تذکرہ
علمای امامیہ پاکستان
(شمالی علاقہ جات)

مؤلف
سید حسین عارف نقوی

ناشر
امامیہ دارالتبلیغ
سی-۳۶۲، جی سکس ٹو اسلام آباد

شناسنامہ کتاب

نام کتاب : تذکرہ علمای امامیہ پاکستان (شمالی علاقہ جات)

مؤلف : سید حسین عارف نقوی

کاتب : مولانا عبدالعزیز

تاریخ اشاعت : ربیع الثانیہ ۱۴۱۵ھ/ستمبر ۱۹۹۴ء

مطبع : ایس ٹی پرنٹرز۔ راولپنڈی

تعداد : ۵۰۰

صفحات : ۲۲۳

قیمت : ۱۲۰ روپے

ناشر : امامیہ دارالتبلیغ، سی۔۳۶۲، جی سکس ٹو، اسلام آباد

فہرست

القسم الثانی: علمائے امامیہ نوربخشیہ

القسم الثالث: علمائے امامیہ اسماعیلیہ

مآخذ

زیادہ حالات تو خود چل کر ہی حاصل کئے ہیں مگر اس کے باوجود بعض کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ ایثار، فدا علی — شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی دعوت، کراچی ۱۹۹۱ء۔
۲۔ برچہ، شیر باز علی خان — تذکرہ اہلِ قلم و شعرای گلگت، گلگت ۱۹۸۹ء۔
۳۔ ضیاء، محمد امین — شمالی علاقے کا اُردو ادب۔
۴۔ سیّد عالم — شمالی علاقہ جات کے لسانی ادب کا جائزہ۔
۵۔ عبداللہ جان — اسماعیلی ادب میں مناقب کا مقام، طبع کراچی۔
۶۔ غلام حسن حسنو — تاریخ بلتستان، میر پور (آزاد کشمیر)، ۱۹۹۲ء۔
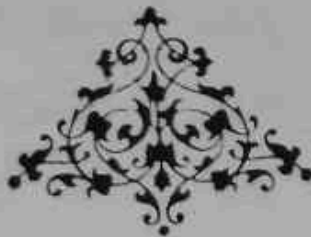
مقدّمہ

۱۹۸۲ء کو تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان اور پھر نظر ثانی کے بعد ۱۹۸۴ء کو شائع ہوئی اس کتاب میں شمالی علاقہ جات کو صحیح نمائندگی نہ مل سکی اس لئے ذہن میں یہ بات رکھی کہ موقع ملنے پر اس علاقے کے علماء پر ایک علیحدہ جلد لکھی جائے.

۱۹۸۵ء کو شیخ حسن فخر الدین نجفی سے اسلام آباد میں ملاقات ہوئی انہوں نے بلتستان آنے کی دعوت دی چنانچہ اسی سال ماہ جون کے وسط میں سکردو گیا اور حضرت شیخ کے ہمراہ تنگر خاص، غواڑی اور خپلو خاص گئے اس سفر کو غنیمت شمار کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علمای کرام کے حالات اکٹھے کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۸۷ء اور ۱۹۸۹ء کو بھی اس علاقے کا سفر کیا، حضرت شیخ نجفی کے ہمراہ کچورہ، کواردو، حشوپی، کرس، کورو، کونیس اور سنو کا سفر اختیار کیا اور اس باب میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کیں.

۱۹۹۲ء کو پھر وارد سکردو ہوا وہاں سے مہدی آباد گیا اتفاقاً شیخ محسن علی نجفی مدظلہم مہتمم جامعہ اہل البیت اسلام آباد اپنے گاؤں منٹوکہ (کھرمنگ) آئے ہوئے تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی اور وہیں شیخ ابوالحسن قمی جو اس وقت جامعہ اہل البیت اسلام آباد میں مدرس تھے، سے بھی ملاقات ہوئی وادی کھرمنگ کا سفر شیخ ابوالحسن مدظلہم کے ہمراہ کیا.

اس سفر میں سواری کم دستیاب ہوئی اور زیادہ تر سفر پیدل کیا۔ چنانچہ مھدی آباد سے غاسنگ، منٹوکہ پیدل گئے، منٹوکہ سے کمنگوہ تک جیپ ہیں، کمنگوہ سے طولتی تک اور طولتی سے پاری تک اور پاری سے میور دو تک پیدل سفر کیا۔ میور دو سے کھرمنگ تک جیپ میں جبکہ کھرمنگ سے باغیچہ تک پیدل، باغیچہ سے ترکتی تک جیپ میں ہمزی گون، ترکتی سے متصل ہے اس سے آگے نہ جا سکے ان مقامات سے زیادہ سے زیادہ علماء کے حالات دریافت کئے۔ ۱۹۹۳ء کو بھی چند دنوں کے لئے بلتستان گیا، خپلو خاص اور گول کے علماء سے ملاقات کی۔

۱۹۸۷ء، ۱۹۹۲ء اور ۱۹۹۳ء کو گلگت بھی گیا، گلگت خاص، دینور، جعفر آباد، علی آباد (ھنزہ)، کریم آباد، گلمت، سست کے علماء شیعہ و اسماعیلیہ سے ملاقات ہوئی اور زیادہ سے زیادہ حالات جمع کئے۔ ہم جس جگہ بھی گئے وہاں کے علماء نے ہماری ہر ممکن طریق سے پذیرائی کی۔

اس کتاب میں لفظ "امامیہ" وسیع تر معنی میں استعمال کیا گیا ہے یعنی

(۱) شیعہ امامیہ اثنا عشریہ۔
(۲) امامیہ صوفیہ نوربخشیہ
(۳) شیعہ امامی اسماعیلیہ۔

شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد بالکل واضح ہیں ان کی کتابیں اور علماء دنیا کے گوشے گوشے میں موجود ہیں، امامیہ صوفیہ نوربخشیہ، حضرت شاہ سید محمد نوربخش (م ۸۶۹ھ) اور میر شمس الدین عراقی (م ۹۳۲ھ) کی طرف منسوب ہیں۔ علاقہ بلتستان میں وادی خپلو، وادی شگر میں نوربخشی حضرات موجود ہیں، اقل قلیل تعداد وادی کھرمنگ میں بھی موجود ہے جبکہ وادی روندو میں اس وقت کوئی بھی نوربخشی نہیں البتہ ان علاقوں

میں خانقاہیں موجود ہیں۔
گلگت و دیامیر میں مقامی طور پر نوربخشی موجود نہیں ہیں۔
اس وقت نوربخشیوں اور شیعہ اثنا عشریوں میں فرق معلوم کرنا مشکل ہے، نوربخشیوں کے بعض عقائد و اعمال یوں ہیں:

۱۔ ائمہ اثنا عشر کی عصمت و امامت پر یقین
۲۔ کلمۂ طیبہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ الفاطمۃ امۃ اللہ الحسن والحسین صفوۃ اللہ علی محبیھم رحمۃ اللہ علی مبغضھم لعنۃ اللہ
۳۔ نماز میں ہاتھ کھولنا۔ پاؤں پر مسح۔ اذان و اقامت میں شہادت ثالثہ حی علی خیر العمل اور اس کے بعد محمدؐ و علیؑ خیر البشر وغیرہ۔
البتہ سجدہ گاہ کا استعمال اور بعد از نماز زیارت پڑھنے کا رواج نہیں ہے کچھ عرصے سے بعض مقامات پر تراویح باجماعت کا رواج ہے۔
۴۔ تلقینِ میت۔
۵۔ نکاحِ متعہ۔
۶۔ مجلسِ ماتم عزاداری سید الشہداء کے مراسم۔
۷۔ ائمہ اثنا عشر کے ایام ہائے ولادت و شہادت پر مجالس۔
۸۔ زیارتِ قبورِ ائمہ وغیرہ وغیرہ۔

اگر میر شمس الدین عراقی کی طرف یہ نسبت درست ہے تو ان کے عقائد کا معلوم کرنا آسان ہے، چنانچہ محمد علی کشمیری جو ایک واسطے سے میر شمس الدین عراقی (م ۹۳۲ھ) کے مرید ہیں اپنی کتاب "تحفۃ الاحباب" فارسی میں لکھتے ہیں:
" ملاقات شدن حضرت میر با حضرت خضر علیہ السلام از آنجملہ از زبان مبارک

آنحضرت منقول است کہ چون از ممالک ری و عراق بیشتر رفتیم و سرحد خراسان رسیدیم روزی از روزھا بیک دو منزل فرود آمدیم و خیمہ و چادر آنجا داشتیم برپا ساختہ اہل و عیال و اولاد و اطفال در آن خیمہ نشاندیم در آن منزل بجانب جنوب ریگستان و صحرای بود بسیار وسیع من اندکی بجانب آن صحرا رفتم و چون از منزل باندک مسافتی دور تر شدم دیدم کہ از طرف مقابل مردی پیدا شد با موی سنی سفید نوراز و جاہتی در غایت صباحت و جوانی و چون نزدیک بمن رسید سلامی با و کردم جواب سلام باز دادہ، پرسید کہ از کجا می آئید، گفتم از عراق آمدہ ام باز پرسید کہ قصد کجا دارید گفتم بہ کشمیر خواہم رفت باز پرسید بکشمیر چہ کار دارید بکدام مہم بروید گفتم کہ حضرت شاہ قاسم فیض بخش کہ فرزند ارجمند حضرت امام نوربخش است مرا بہ ولایت کشمیر جہت ارشاد مردم آن ممالک واہل دیار فرستادند آن مرد فرمود کہ آری حضرت قادر قدیر ترا در ممالک کشمیر توفیق و تائید خواہد بخشید و طوائف کفّار و مشرکان اشرار ببرکت مساعی جمیلہ و اہتمام جزیلہ تو بشرف اسلام مشرف خواہند شد و بہ میمنت قدوم شما قواعد اسلام و ترویج شرائع و رونق احکام در آن ممالک بظہور خواہد رسید و بوسیلہ تربیت و ارشاد و تقویت و اجتہاد شما سائر طوائف فساق و فجار جماعات مفسد و اشرار براہ سداد و اسلام خواہند در آمد اما من ہم بشما نصیحتی می کردم و وصیتی می نمودم اگر قبول می نمودید گفتم ہر چہ مرا میفرمائید بسر و چشم قبول دارم و وصیت و نصیحت شما را بطوع دل و خوشی خاطر بجا آرم خدمت آن مرد عیسٰی دم خضر قدم مرا فرمودند کہ در ممالک کشمیر چون بتوفیق ربّانی موفّق شوید و تائید سبحانی مساعد و ممد احوال شما گردد باید کہ زمام ہمت خود بدان معطوف و مساعی جمیلہ خویش بر آن مصروف دارید کہ مردم مخالف جاہل و ارباب مذاہب باطل و جماعت متعصبان کور دل را بمذاہب ائمہ معصومین ہدایت نمودہ و تطریق مستقیم مشائخ مرشدین ولایت کردہ باشید و تحقیق و یقین نمائید کہ اگر حقّ تعالیٰ شما را در دنیا ہزار

سال عمر دہد و مدت حیات نوحؑ بخشد و دران ھزار سال چنان توفیق ارزانی فرماید کہ ہر روز ہزار ہزار کافر زنار دار مشرک اشرار را مسلمان سازید و در دینِ اسلام و دائرۂ ایمان در آرید ثواب جملہ این عبادت وجزای تمامی این طاعات عند اللہ آن حقدار معظّم و مکرم نباشد کہ یک مردی حنفی یا شافعی یا کسی کہ مخالف المذہب باشد نصیحت نمودہ محب و موافق سازید بمذاہب ائمہ عظام در آید و بطریقہ مستقیم کہ مشائخ دین و ارباب یقین آنرا اختیار نمودند واقف و آشنا سازید البتہ این کار گزیدہ و عمل پسندیدہ را عند اللہ بقبول و مبرور در قیامت از ہمہ طاعات و عبادات بیشتر مثاب و مامور دانستہ باشید وچون آن مخبر غیبی و مہتی لاریبی این وصیت و نصیحت بمن فرمود گفتم این وصایا شما را بجان و دل منت دارم و این نصائح را بسر و چشم بجا آرم و آن مرد غیبی وداع نمودہ بہمان راہ کہ آمدہ بود وھاودت نمود و من ھم بجانب خیمہ گاہ خود باز آمدم و بمنزل و ستان خود مراجعت نمودم و دانستن و یقین کردم کہ این مرد عیسیٰ دم بغیر از خضر مبارک قدم کسی دیگر نخواہد بود حضرت میر شمس الدین محمد قدس سرہٗ را بعد از وصول بممالک کشمیر قادر قدیر توفیقی ارزانی فرمود۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے:

۱۔ شاہ سید محمد نوربخش۔ الفقہ الاحوط ترجمہ از علّامہ محمد بشیر۔
۲۔ 〃 〃 〃 اعتقادیہ 〃 〃 〃
۳۔ 〃 〃 〃 الفقہ الاحوط کا ترجمہ فارسی بنام سراج الاسلام۔
۴۔ شاہ قاسم فیض بخش، دعواتِ صوفیہ ترجمہ علّامہ محمد بشیر۔

ے تحفۃ الاحباب (فارسی۔ قلمی) از ملّا محمد علی کشمیری، صفحات ۳۸-۲۳۷، مملوکہ سید عون علی شاہ مرحوم سابق پیر نوربخشیہ۔

۵۔ مولانا حمزہ علی، فلاح المومنین، مترجمہ دعوات صوفیہ امامیہ۔
۶۔ مولانا غلام مہدی، ریاض الاموات۔
۷۔ شاہ سید محمد نوربخش، رسالہ رفع الاختلاف، ترجمہ سجاد حسین حسینی۔
۸۔ مولانا عبداللہ، نورِ اسلام، مذہب صوفیہ امامیہ نوربخش

آغاخانی حضرات ضلع گلگت میں کافی تعداد میں موجود ہیں، ان علاقوں میں جماعت خانے بکثرت ہیں، البتہ ان حضرات کی طرف سے معلومات بہت ہی کم فراہم کی گئیں، جو مل سکیں حاضر ہیں، جیساکہ قارئین کو علم ہوگا کہ شیعہ امامی آغاخانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد سلسلۂ امامت حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق علیہما السلام کو تقدیم کرتے ہیں اور جب سے اب تک کے تمام ائمہ کو عصمت کبریٰ کا حامل سمجھتے ہیں۔

مرتضیٰ آباد (ھنزہ) سے اندرونِ سنکیانگ تک آغاخانی ایک کثیر تعداد میں آباد ہیں ان علاقوں میں مساجد تو موجود ہیں مگر غیر آباد ہیں، یوں یہ علاقے اذان و نماز سے محروم ہیں، تفصیلات کے لئے دیکھئے:

۱۔ قاضی ابوحنیفہ نعمان بن محمد مغربی، دعائم الاسلام (عربی) ترجمہ یونس شکیب مبارکپوری۔
۲۔ سیدنا حجۃ اللہ المؤید فی الدین الشیرازی، المجالس المؤیدہ (عربی)
۳۔ فدا علی ایثار، شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی دعوت۔ ایک تاریخی جائزہ
۴۔ مرزو اھر موئرو شیخ دیدار علی اسماعیلی تاریخ
۵۔ اسماعیلی تعلیمات شائع کردہ شیعہ امامی اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کراچی۔

۶۔ سیدنا حکیم ناصر خسرو، وجہ دین ترجمہ نصیر الدین نصیر ہونزائی
۷۔ فدا علی ایثار و عبداللہ جان، اسماعیلی ادب میں مناقب کا مقام
۸۔ نصیر الدین نصیر ہونزائی، امام شناسی
۹۔ ڈاکٹر زاہد علی، تاریخ فاطمین مصر
۱۰۔ شیخ حسن علی ملا فدا حسین سارنگپوری، دافع البہتان رد تاریخ فاطمین مصر

شمالی علاقہ جات سے ہماری مراد بلتستان، گلگت★ اور دیامیر ہیں ان علاقوں میں شیعہ اثنا عشری، نور بخشی، آغا خانی اور اہلسنت آباد ہیں۔ اکا دکا افراد کا تعلق بہائی و قادیانی مذاہب سے بھی ہے۔

ان علاقوں کی سیاسی حالت و پس منظر، جغرافیائی کیفیت، آبادی وغیرہ کے لئے درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا جائے:

۱۔ محمد یوسف حسین آبادی، تاریخ بلتستان پر ایک نظر
۲۔ غلام حسین انجم، اسلام۔ گلگت میں
۳۔ غلام حسن سہروردی نوربخشی، تاریخ بلتستان
۴۔ مولوی حشمت اللہ خان، تاریخ جموں
۵۔ وزیر قدرت اللہ بیگ، تاریخ عہد عتیق ریاست ہنزہ (فارسی)

ان علاقوں میں شیعہ اثنا عشریوں کے کافی دینی مدارس ہیں، اہلسنت کے بھی چند ایک مدارس ہیں، نور بخشیوں کا کوئی بھی قابل ذکر مدرسہ نہیں ہے، آغا خانیوں کا دینی

★ شیخ غلام حسین انجم دینوری کے مطابق گلگت میں ایک لاکھ سات ہزار اسماعیلی، ایک لاکھ دو ہزار شیعہ اور اڑتالیس ہزار اہلسنت ہیں۔

مدرسہ گلگت میں موجود ہے، تفصیلات کے لئے دیکھئے:

۱- مجلہ الجامعۃ الاسلامیہ المحمدیہ مہدی آباد - کھرمنگ بلتستان

۲- سالانہ گوشوارہ ۹۳-۱۹۹۲ء جامعہ اسلامیہ صدیقیہ سکردو بلتستان۔

اتفاقاً ۱۹۹۲ء کو جناب ڈاکٹر اندریاس المانی* صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو اسی علاقے کے چند مختلف موضوعات پر کام کر رہے ہیں علماء کے حالات معلوم کرنے کے سلسلے میں ان سے بھی کسی حد تک معلومات حاصل ہوئیں۔ معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب جن موضوعات پر کام کر رہے تھے وہ اشاعت پذیر ہوئے یا نہیں؟

ناشکرگزاری ہوگی اگر اس موقع پر میں شیخ حسن فخرالدین نجفی، شیخ ابوالحسن قمی، آغا محمد ھادی النجفی شیخ غلام حسن** حسنو اور سید محمد رضوی نجفی کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے اس احقر کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کیں۔

---

* ڈاکٹر اندریاس ریک ۱۹۵۴ء کو جرمنی میں پیدا ہوئے، شیعیت پر متخصص تصور کئے جاتے ہیں سینکڑوں مقالات کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں:

۱- آیت اللہ محمد باقر الصدرؒ (م ۱۹۸۰ء) کی کتاب "اقتصادنا" (عربی) کا ترجمہ و تشریح بزبان المانی۔

۲- شیعیانِ لبنان کا سیاسی کردار، از ۱۹۵۸ء تا ۱۹۸۸ء (المانی)۔

۳- شمالی علاقہ جات - یہاں کے علماء بحیثیت عامل انقلاب (مقالہ - انگریزی)۔

آپ کے استاد جناب ورنر اینڈ المانی بھی شیعیت کے متعلق متخصص مانے جاتے ہیں احقر کی نگاہ سے آپ کا ایک مقالہ بعنوان: THE FLAGELATIONS OF MUHARRam AND THE SHI'AT ULAMA

** غلام حسن حسنو ابن مولانا محمد حسین نوربخشی ۱۰ جنوری ۱۹۵۵ء کو خپلو خاص میں پیدا ہوئے

←

شمالی علاقہ جات کے راجگان کی اکثریت خود اہلِ علم تھی اُن میں سے بعض صاحبان دیوان شعراء گزرے ہیں، یہ دواوین فارسی میں ہیں، فارسی کی جھلک آج بھی ان علاقوں میں پائی جاتی ہے، بعض راجگان کا کلام درجِ ذیل ہے:

۱۔ راجہ حاتم خان حاتمؔ خپلو:

محرم راز خدائی یاحسین ۔۔۔ زیب دوش مصطفای یاحسین
نورِ چشم مرتضای یاحسین ۔۔۔ زینت عرش علای یاحسین
حافظ قالوا بلای یاحسین

ابتدائی دینی تعلیم والد صاحب سے حاصل کرنے کے بعد جامعہ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں چندماہ رہے بعد ازاں جامعہ نعیمیہ لاہور چلے گئے جہاں ۱۹۷۶-۱۹۷۰ء تک رہے اور یہیں دورۂ حدیث کی تکمیل کی اُس مدرسے میں مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا غلام رسول سعیدی اور مولانا عبدالحلیم چشتی سے اخذ فیض کیا آجکل ایف جی ہائر سیکنڈری سکول خپلو میں استاذ ہیں مندرجہ ذیل کتابوں کا ترجمہ کیا ہے:

۱۔ ذکریہ، مراۃ التابعین، خواطریہ، تلقینیہ، عقلیہ، فقریہ، داؤدیہ، درویشیہ، عیقات یاقدوسیہ، ہمدانیہ از امیر کبیر سیّد علی ہمدانیؒ

۲۔ انوارِ حج۔

۳۔ انسان نامہ، نفس شناسی از شاہ سید محمد نوربخشؒ

۴۔ ذکریہ۔

۵۔ کرامت نامہ (فارسی) یعنی تذکرہ اولیاے سہروردیہ از شفیع الدین قادری۔

۶۔ رشف النصائح الایمانیہ از شیخ شہاب الدین سہروردی۔

۷۔ تاریخ بلتستان (تصنیف)۔

ای ہمہ عالم ثناخوان شماست عقل کل گہوارہ جنبان شماست
من سگ کوی غلامان شماست سائل درگاہ احسان شماست

مقصد شاہ و گدای یا حسین

۲۔ راجہ محمد علی خان عزیز کرس (م ۱۹۵۳م):

نوید وقت بہار و دمیدن گلہا شگفتہ گشت ازین مژدہ غنچہ دلہا
جہان چو باغ جنانست و تازہ و شاداب نمودہ فخر بگلگشت جنت الماوی
رسید بانگ مبارک ز مؤمنین بفلک چو یافت شرع نبیؐ را دوبارہ نور و ضیا
فراز تخت نبیؐ چون نشست شیر خداؑ گرفت حق خلافت چو سر حق خفا

۳۔ راجہ حیدر خان (م ۱۸۶۰م):

محمدؐ بود باعث کائنات ہمہ عاصیان راست راہ نجات
ثنای علیؑ قدرت کردگار ثنای علیؑ قاسم خلد و نار
نبی چون گلست و علی چون گلاب ضیاء مرتضیٰؑ، مصطفیٰؐ آفتاب

۴۔ راجہ شاہ عباس سکردو:

ایکہ ممدوح خدا داماد خیر المرسلین وی شہ مشکل کشا داماد خیر المرسلین
سر حق شاہ ولایت ہم ولی اللہ بود ابن عم مصطفیٰ داماد خیر المرسلین

۵۔ راجہ مراد علی خان بن راجہ حیدر خان:

بنام خداوند عز و علا بنام خداوند ارض و سما
خدای کہ بخشد بما ہوش و جان بتن تا و توش و روان و توا
دین من مدح آل یسین است مذہبم لعن دشمن دین است

۶۔ راجہ حسن خان:

چون از باد سحرگاہ دلبرم را گیسوان لرزد سیاہ ابری ببالای قمر سیماب سان لرزد

۷۔ محمد علی طالب شگری

بخیزید اہل بلتستان بخیزید	بہ اسباب زوال خود ستیزید
سر کار اند مہر و ماہ و انجم	مگر صد حیف بیکار اند مردم
شما زنگونہ مست جام خوابید	کہ گلبانگ تیقظ بر نتابید
چرا خوابیدہ ای قوم مدہوش	شدی فارغ ز عقل وہمت وہوش
الا این شغل نان وآب تاکے	ہمیں مانی رہین خواب تاکے
بدست آور زراعت ہم تجارت	چنین دریاب صنعت نیز حرفت
نہ وقتیست اینکہ در عزلت نشینی	کنی بیہودہ مضمون آفرینی
ز طالب این سخن را یاد داری	بعالم شد عمل چون روح ساری

(ہفت روزہ در نجف یکم جنوری ۱۹۲۵ء)

سینکڑوں سے متجاوز ایسے علماء کے حالات اس کتاب میں نہ آسکے جن کے بارے میں ہر ممکن کوشش کی مگر ناکامی کے سوا کچھ نہ ملا، انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

یقیناً اس میں بیسیوں اغلاط ہوں گی، قارئین سے گزارش ہے کہ اس بارے میں مؤلف کو اطلاع بہم پہنچا کر مشکور ہوں۔

سید حسین عارف نقوی عفی اللہ عنہ
۳/۳ ای، گلی ۵۴، ایف ۶/۴
اسلام آباد

۲۲ ستمبر ۱۹۹۴ء

از: شیخ غلام حسین انجم دنیوری

گلگت میں اسلام اور شیعیت

اسلام ایک فطری نظامِ معاشرت ہے، اس نظامِ حیات میں انسانی معاشرتی ضروریات کا مکمل اور ٹھوس حل موجود ہے، اسلام ہی وہ واحد دستور العمل ہے جس میں انسانی زندگی کا جامع پروگرام موجود ہے، انسانیت اپنے خالق و مالک کے بنائے ہوئے قانون اسلام کی طرزِ معاشرت ہی سے ایک متمدن اور آسان زندگی گزار سکتی ہے اور اسلام کا مقدس دستور ہی اپنے روشن اور واضح رہنما اصولوں کی بنا پر ہر دور اور زمانے میں ہر سماج اور معاشرے میں نیز ہر فرد یا افراد میں اور ہر قوم اور ملل میں قابلِ قبول اور آسانی سے نافذ العمل ہے۔ اسلام کا طرزِ جہانبانی اور رہنمائی آفاقی اور فطری ہے اور فطرت کے بنائے ہوئے اصول بے عیب ہوتے ہیں ان اصولوں میں نقص ناممکن ہے، اگر انسان ان قدرتی سنہری اصولوں کو نہ سمجھے یا ان فطری قوانین کو پسِ پشت ڈال دے تو یہ انسان کی اپنی غلطی اور نادانی ہوتی مگر اسلام کی کمزوری نہیں، اسلام خدائی نظامِ حیات ہے اور یہ نظامِ حیات آدمیت کی ابتدائی خلقت سے نافذ العمل اور قابل رفتار رہے نیز یہ طرزِ زندگی ہر دور اور تمدن میں سماجی مسائل کو ختم کر کے ایک صالح معاشرے کی تشکیل میں آدمیت کی رہنمائی کرتا ہے، اسلام کے روشن اور ناقابلِ تنسیخ و تبدیل اصول اور پروگرام قیامِ قیامت تک نافذ العمل رہیں گے۔

خطہ شمال گلگت اپنی جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے دنیا میں سب سے زیادہ پُر پیچ اور پر خطر رہا ہے اس پُراسرار خطے کو ابتدائے آفرینش آدم کے بعد ہی انسانوں نے اپنے قدموں سے آباد کیا ہے کیونکہ قدیم تہذیبوں نے مختلف ادوار میں اس خطے کو اپنی آماجگاہ بنایا ہے، تاریخی

شواہد سے اس بارے میں ناقابلِ تردید واقعات، علامات اور نشانات کا واضح پتہ چلتا ہے، اسلام ہی وہ جامع نظریۂ حیات ہے جو مختلف تہذیبوں کے ساتھ سلامتی اور امن کا فطری تصوّر لے کر سماج اور معاشرے میں اثر پذیر ہوتا رہا ہے، جب خدا کا فطری نظام اسلام کے نام سے بعثت پیغمبر آخر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد باقاعدہ طور پر اپنا مکمل اور منظم پروگرام لے کر سرزمین عرب سے ظہور پذیر ہوا تو سماج کی ستائی ہوئی انسانیت نے اس امن و سلامتی کے دستور العمل کو اپنایا نیز یہ جامع اور فطری پروگرام طوفانوں کا منہ موڑ کر سماجی اور معاشرتی برائیوں کو پامال کرتا ہوا چہار دانگِ عالم میں پھیل گیا۔

گلگت کی سرزمین میں اسلام کا ابدی پیغام غیر ارادی طور پر ایران کے ایک شہزادے آذر جمشید کیانی کے حوالے سے پہنچا مگر اسلام کے ابتدائی دور میں ملوکیت کے حوالے سے اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی شہزادہ آذر جمشید کیانی کا اپنے ملک ایران سے ہجرت کر کے ان علاقوں کی طرف آجانا بھی ظلم و زیادتی کا پیش خیمہ تھا، نیز اس خطۂ شمالی میں آنے کے بعد ظلم کو بزور شمشیر ختم کرنے کی کوشش بھی انسانیت سوز مظالم کو ختم کرنے کی ایک کوشش تھی ان کی یہ کوشش اسلام کی سلامتی کے پیغام سے متاثر ہونا تھی۔ گلگت کے آدم خور راجہ شری بدھت کا انسانی گوشت کھانا ایک فطری ظالم سماج کا عمل تھا۔ اس سماجی زیادتی کو ختم کرنے کی خاطر آخری بدھ راجہ شری بدھت کا قتل ایک متمدّن اور مہذب معاشرے کی غمازی کرتا ہے، شہزادہ آذر جمشید راجہ شری بدھت کا داماد بنا تھا، شہزادی نور بخت سے شادی کے بعد موصوف نے انسانیت سوز مظالم کا خاتمہ کر دیا۔ آذر جمشید اور نور بخت کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام سو ملک رکھا گیا۔ راجہ سو ملک کی حکومت (سو ملکئی راجی) کا شہرہ آج بھی خطّہ شمال گلگت میں عام ہے، نوشیروان عادل کی حکومت کا چرچا آج تک دنیا میں عام ہے اسی طرح راجہ سو ملک اوّل کی حکومت کا چرچا بھی خطّہ شمالی گلگت میں زبان زد خاص و عام ہے۔

راجہ سو ملک اوّل کی حکومت کے دوران میں ۱۰۵ھ مطابق ۷۲۵ء کو اسلام کا ابدی اور

خصوصی پیغام لے کر ایک روحانی بزرگ اور عالم دین حضرت سید شاہ افضل رحمۃ اللہ علیہ ایران کے راستے بدخشاں ہوتے ہوئے وارد گلگت ہوئے، اس وقت روحانیت اور امامت کا تاج صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سر پر سجا ہوا تھا اور تخت ملوکیت پر منصور دوانیقی متمکن تھا، جناب سید شاہ افضل رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی مساعی سے راجہ سو ملک اوّل توحید خداوندی، رسالت پیغمبر خاتم اور امامت آل محمد علیہم السلام کا پابند ہوا بلکہ اسی راجہ کی وجہ سے رعایا میں اسلام کا عبادی اور اخلاقی پیغام عام ہوا۔ راجہ موصوف کی وجہ سے اسلام اور شیعیت کے انمٹ نقوش اس خطے میں ثبت ہوئے کیونکہ "الناس علیٰ دین ملوکھم" لوگ اپنے آقاؤں کے طریقے پر چلتے ہیں، راجہ موصوف اور سید شاہ افضلؒ کی وجہ سے اسلام کے اخلاقی پیغام حرام وحلال کی تمیز نے اس خطے کو منور کر دیا۔ راجہ کو تخت کے وارث کی ضرورت تھی موصوف نے اپنے پیر و مرشد سید شاہ افضلؒ سے درخواست کی کہ اولاد نرینہ کی خاطر ان کے حق میں دعا کرے، موصوف کی دعا سے خداوند کریم نے اپنے کرم سے راجہ کو بیٹا عطا کیا۔ اس لڑکے کا نام شاہ ملک رکھا گیا۔ گلگت کی تاریخ میں شاہ ملک (گلیت ملیکا) کے حوالے سے بڑے واقعات موجود ہیں، مبلغ اسلام وشیعیت حضرت سید شاہ افضل رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو راجہ موصوف نے قلعہ فردوسیہ (کوٹ مملہ) گلگت میں احترام اور اعزاز کے ساتھ دفنا دیا، آپ کی قبر اب تک موجود ہے، اس سلسلے میں راقم کی کتاب "اسلام گلگت میں" کا مطالعہ کافی معلومات فراہم کرے گا۔

جب گلگت میں اسلام اور شیعیت کا آغاز ہوا تو سابق ریاست نگر کے مقابلے میں ریاست ہنزہ کے لوگوں نے اسلام اور شیعیت کو جلد قبول کیا، یہی وجہ ہے کہ ریاست ہنزہ میں اس دور کی مساجد کی کافی تعداد موجود ہے جب شاہ تاج مغل نے ۱۲۷۵ء مطابق ۶۵۵ھ کو دعوت اسمٰعیلیہ پھیلائی تو اس دعوت کے بعد بھی نگر اور ہنزہ کے راجوں کی باہمی لڑائیوں کی وجہ سے مذہبی تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ میری تحقیق کے مطابق ہنزہ میں قدیم مساجد کی تعداد سترہ ہے، ان مساجد میں سے بعض کا وجود ختم ہو گیا ہے۔

اور بعض مساجد کو مختلف مقاصد یعنی لائبریری اور کمیونٹی سنٹرز وغیرہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، مگر قرآن وسنّت کی روشنی میں مسجد کو کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال کرنا حرام ہے۔

حضرت پیر ناصر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰۱ء مطابق ۴۸۱ھ کو پیغام اسلام اور دعوت شیعہ اسمٰعیلیہ لے کر وارد بدخشاں ہوئے اور یمگان میں مقیم رہے۔ پیر ناصر خسروؒ کے ۱۷۴ سال بعد راجہ تاج مغل نے دعوت اسمٰعیلیہ کو عام کرنے کی خاطر بدخشاں سے چترال اور گلگت پر چڑھائی کر دی۔ اس دور میں گلگت میں راجہ طرہ خان اوّل کی حکومت تھی۔ راجہ موصوف نے خون خرابہ سے بچنے کے لئے تاج مغل کی دعوت کا اعلان کر دیا، گلگت سے تاج مغل ہنزہ کی طرف گیا اور ہنزہ میں مبلغین اور واعظین کا تقرر کرنے کے بعد وطن مالوف بدخشاں کی طرف واپس ہوا تاج مغل کے حوالے سے ہنزہ والوں کو مغلی کہا جاتا ہے۔ تاج مغل کی واپسی کے بعد راجہ گلگت طرہ خان اوّل اور اس کی رعایا اپنے سابقہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ پر قائم رہے، مگر ہنزہ کے واعظین کی شکایت پر شاہ تاج مغل نے ایک بار پھر گلگت کی طرف پیش قدمی کر دی۔ راجہ شاہ تاج مغل اپنی سپاہ کے ساتھ موضع سیر قلعہ پہنچا تھا۔ گلگت سے چالیس میل کے فاصلے پر راجہ طرہ خان اوّل کی فوج نے ان کا راستہ روک کر مقابلہ کیا اور تاج مغل شکست کھا کر بدخشاں واپس ہوا۔ ہنزہ پر دعوت اسمٰعیلیہ کا غلبہ جاری رہا۔ میران نگر اور میران ہنزہ کی باہمی لڑائیوں کی وجہ سے مختلف ادوار میں ہنزہ پر راجگان نگر کا جزوی تسلط رہا۔ نیز بلتستان سے شادی کی وجہ سے ہنزہ سے مذہب اثنا عشریہ کا خاتمہ ناممکن رہا ہے اور اس وقت بھی پندرہ فی صد شیعہ اثنا عشریہ ہنزہ میں آباد ہیں اور مراسم عزاداری کا شان وشوکت سے اہتمام کرتے ہیں

۱۵۲۲ء مطابق ۹۰۲ھ سے ۱۵۶۱ء مطابق ۹۷۱ھ کے درمیان حضرت سید شاہ بریا ولی اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نگر بلتستان سے ہیپر نگر کا پہاڑی درہ عبور کر کے ریاست نگر پہنچے۔ راجہ شاہ کمال اور اس کی رعایا کو اسلام اور شیعیت سے آگاہ کیا، گلگت، گجروٹ وغیرہ میں آپ

نے تبلیغی دورے کئے اور چترال میں جاکر آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت شاہ سلطان علی عارف حسینی جلالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۶۷۰ء مطابق ۱۰۸۰ھ کی گلگت آمد کے وقت راجہ غوری تھم (گرمی تھم) کی حکومت تھی، راجہ نے موصوف کی صحبت سے علمی اور روحانی فیض پایا اور اپنی سرپرستی میں باقاعدہ مجالس عزا کا اہتمام کرایا اور اپنے نوے سالہ دورِ حکومت میں محرم اربعین اور اکیس رمضان کو شہادت حضرت علی علیہ السلام کے موقع پر قصرِ خضرا (نیلور) کو میں مجالس منعقد کراتا تھا اور خود بھی ذکرِ شہادت کرتے تھے۔ ان کے دور میں مذہبی رسومات پر باقاعدہ عمل ہوتا تھا اور یہ پہلا راجہ تھا جو سونے کی شکل میں خمس ہر سال اپنے نمائندوں کے ذریعے نجفِ اشرف بھیجتا تھا۔ موصوف اپنے دورِ حکومت میں بلا تفریق مذہب علماء اور ذاکرین کی سرپرستی کرتے تھے اور لوگ بلا جھجک اسلام کا پرچار کرتے تھے۔ مختصر راجہ سوملک اوّل سے راجہ گوہر امان تک تقریباً گیارہ سو پینتیس سال (۱۱۳۵) میں سے (۱۱۲۵) سال تک گلگت میں اثنا عشری راجوں کی حکومت رہی ہے، جب ۱۸۶۰ء مطابق ۱۲۴۰ھ کو راجہ گوہر امان فوت ہوا تو پھر سے شیعہ اثنا عشریہ راجوں کا دور شروع ہوا۔ ۱۹۴۸ء کی جنگِ آزادی کے بعد گلگت میں راجگی نظام برائے نام رہ گیا، پھر پیپلز پارٹی کی حکومت نے ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۴ء کو سارے شمالی خطہ سے راجگی نظام کا خاتمہ کر دیا۔ شیعیت اس خطہ کی ایک مضبوط اور انمٹ اکائی ہے مگر اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے پاکستان کی مرکزی حکومت کے نام نہاد نمائندے اس خطہ پر اپنی سرپرستی میں ناصبیت کو فروغ دینے اور شیعیت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ملّتِ شیعہ اپنا تابناک ماضی اور روشن مستقبل فراموش نہیں کر سکتی۔ اس خطہ شمالی کی ترقی تحفظ اور بقاء کی خاطر مکتب تشیع کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سیّد ابرار حسین رضوی قمی

ولدیت : سیّد احمد شاہ

ولادت : ۱۹۶۴ م

استور ضلع دیامر میں پیدا ہوئے، ۱۹۸۰ م کو میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد مدرسہ جعفریہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۸۷ م تک رہے اور شیخ نوروز علی، شیخ مستان علی سے علوم آلِ محمدؐ سے شناسائی حاصل کی، ۱۹۸۷ م کو قم چلے گئے، شیخ فخر الدّین وجدانی، شیخ جہانگیر حسین مناوری شہید (م ۱۹۸۸ م)، استاد محمدّی اور استاد نیکونام سے علومِ دین حاصل کئے، آج کل قم ہی میں ہیں۔

شیخ ابراہیم نجفی

ولدیت : زوّار علی یار (م ۱۹۷۳ م)

ولادت : ۱۹۳۹ م

نگر خاص میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۲-۱۹۵۶ م تک اپنے بھائی شیخ علی محمدؐ کے ہمراہ مدرسہ حاجی خلیل نجفِ اشرف میں رہے، جہاں شیخ محمدّ علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ م)، آقا فلسفی اور سیّد کاظم یزدی سے اخذ فیض کیا، بہترین خطیب ہیں، وطن ہی میں مقیم ہیں۔

شیخ ابراہیم نجفی

ولدیت : عبد الحسین

ولادت : ۱۹۴۵ م

بروق بوس گلتری میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم شیخ محمدّ خان نجفی سے حاصل کی، پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں گیارہ سال تک رہے، شیخ غلام حسن، شیخ علی بلتستانی اور شیخ محمدّ علی مدرس افغانی سے اخذ فیض کیا، آجکل وطن ہی میں درس و تدریس کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

شیخ ابراہیم نجفی

ولدیت : حاجی غلام حسن

ولادت : ۱۹۳۲ م

واسو (شگر) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم آغا سیّد محمدّ طٰہٰ آف چھترون سے حاصل کی،

۱۹۷۲م سے ۱۹۷۵م تک مدرسہ قوام نجفِ اشرف میں آیت اللہ سیّد ابو القاسم الخوئی (م ۱۹۹۲م)، آیت اللہ سیّد روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م)، آیت اللہ محمّد باقر الصدر (م ۱۹۸۰م) اور سیّد محمّد رضا حکیم سے اخذ فیض کیا، آجکل مدرسہ اھل البیت داسو میں مدرس ہیں۔

شیخ ابو الحسن خطیب

ولدیت : حاجی حسین

ولادت : ۱۹۳۰م

بریسل (کھرمنگ) میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۲م کو نجفِ اشرف گئے، جہاں ۱۹۶۵م تک رہے، شیخ غلام حسن کرگلی، شیخ علی تسگری اور سیّد جواد تبریزی سے اخذ فیض کیا، وطن واپسی کے بعد بریسل ہی میں مصروفِ تبلیغ رہے، ۱۹۷۱م کی جنگ پاک وہند میں سکردو منتقل ہوگئے اور اب مستقل طور پر وہیں قیام ہے، حبیب کالونی سکردو میں مدرسہ عباسیہ کی بنیاد رکھی ہے اور وہیں مصروفِ تدریس ہیں، شیخ احمد اور شیخ محمّد رضا دونوں آپ کے شاگرد ہیں جو بریسل میں ہیں۔

شیخ ابو الحسن قمی

ولدیت : اخوند حیدر

ولادت : ۱۹۶۳م

انگوت کھرمنگ میں پیدا ہوئے، ۱۹۸۰م سے ۱۹۸۳م تک جامعہ محمّدی مھدی آباد میں پڑھتے رہے، شیخ محمّد ھادی، سیّد علی موسوی گوھری اور سید حسن شاہ گوھری آپ کے اساتذہ میں سے ہیں، ۱۹۸۳م سے ۱۹۸۷م تک جامعہ اہلبیت اسلام آباد میں پڑھتے رہے، جہاں شیخ محسن علی نجفی آپ کے استاذ تھے، ۱۹۸۷م سے ۱۹۹۱م تک مدرسہ حجتیہ قم میں علومِ دینی حاصل کئے، آقای وجدانی و آقای اعتمادی آپکے اساتذہ میں تھے، اس کے بعد ایک سال تک جامعہ اہلبیت اسلام آباد میں مدرس رہے۔

مولانا ابو الحسن انتہائی محنتی، ذہین قابل اور نیک ہیں، میرے دورۂ کھرمنگ کے دَوران مکمّل طور پر ساتھ رہے، بیسیوں کلومیٹر پیدل چلتے رہے اور وہ بھی محض دینی معلومات احقر کو فراہم پہنچانے کے لئے۔ جزاہ اللہ۔

سید ابراہیم رضوی

ولدیت : سیّد احمد رضوی

ولادت : ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء

وفات : ۲۰ شعبان ۱۴۱۱ھ/۸ مارچ ۱۹۹۱ء

مدفن : سکردو

غندوس۔کھرمنگ میں پیدا ہوئے اپنے تایا سیّد محمود شاہ اور طولتی کے اخوند مہدی مرحوم سے تعلیم حاصل کی مسائلِ دین میں ماہر تھے، آپ کے شرعی فیصلے بڑے مشہور ہیں بہترین خطیب تھے۔ سیّد علی رضوی نجفی (م ۱۹۹۳ء) اور حجۃ الاسلام سیّد محمد علی شاہ رضوی نجفی آپ کے صاحبزادگان ہیں۔ جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے تاریخ وفات کہی :

واعظ یاری محب مؤمنان	سید ابراہیم امیر واعظان
روی او پیوستہ سوی کربلا	اہل بیت مصطفیٰ را نوحہ خوان
"وصلِ جاناں واعظ یاری گذشت	عاشقانہ سوئے جنت شد روان

شیخ ابراہیم قمی صرفی

ولدیت : حاجی محمد حسین

کچھ عرصے فیصل آباد میں ایک مدرسے میں صدر مدرس رہے آجکل قم میں ہیں۔

سیّد احمد شاہ رضوی

ولدیت : سیّد اکبر شاہ

کھرمنگ میں پیدا ہوئے، تمام عمر دینی تبلیغ میں گزاری

سیّد احمد رضوی

مدفن : کھرمنگ

کھرمنگ میں پیدا ہوئے چودھویں صدی ہجری کے اوائل کے مشہور واعظین میں سے ہیں۔غندوس کے میر واعظ تھے، سکردو اور کھرمنگ میں آپ کی بعض تقاریر مشہور ہیں، آپ بلتی زبان میں نوحے

بھی کہتے تھے آپ کو کھرمنگ کے مرکزی اماماباڑے میں پہلی بار وعظ وہدایت کی اجازت ملی کیونکہ اس اما مبارگاہ میں سوائے ذکر فضائل و مصائب کے احکام دین بتانا یا منبر پر بیٹھنا راجہ کی توہین سمجھی جاتی تھی۔

سید اکبر شاہ رضوی

ولدیت : سید احمد شاہ رضوی

مدفن : کھرمنگ خاص

کھرمنگ میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم حاصل کی۔ کھرمنگ کے سادات اکبر شاہی انہی سے منسوب ہیں، آپ کا مزار راجہ کھرمنگ کے محل اور اما مبارگاہ مرکزی کے درمیان واقع ہے۔ آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قلمی نسخہ میورد و میں سید محمد علی شاہ رضوی نجفی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے، جس پر ۱۲۷۶ھ درج ہے، آپ فارسی کے بہترین شاعر بھی تھے، آپ کا شجرۂ نسب تین واسطوں سے میر سید علی رضوی سے جا ملتا ہے۔

نمونۂ کلام:

گوہر درّ صفاییت یا علی موسیٰ رضاؑ — اختر برج کرامت یا علی موسیٰ رضاؑ

بر سر تخت سعادت با کلاہ انّما — تاجدار لافتیٰ ی یا علی موسیٰ رضاؑ

با ہزاراں حجّت حق در امامت خلق را — بعد کاظم پیشوای یا علی موسیٰ رضاؑ

در فصاحت مصطفےٰ او در شجاعت مرتضیٰ — زیور آل عبایی یا علی موسیٰ رضاؑ

از رہ علم سلونی درمیان اهل فضل — معجز مشکل کشائی یا علی موسیٰ رضاؑ

من بمدّت زندہ ام چون جان از مہر توام — سید خورشید رائیؑ یا علی موسیٰ رضاؑ

از نسیم سنبل گیسوی مشکینت شکن — قیمت مشکین خطائیؑ یا علی موسیٰ رضاؑ

از خراسان ظلمت غم تا بکی باشد اگر
تو نبودی رهنمایی یا علی موسیٰ رضا

شیخ ابوالحسن نجفی

ولدیت : شیخ مستان علی (م ۱۹۷۲م)

ولادت : ۱۹۵۲م

چھروٹ نگر میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۳م سے ۱۹۷۱م تک نجف اشرف میں جید علماء سے دروس حاصل کئے، وطن ہی میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

سیّد ابوالقاسم مجتہد

ولدیت : سیّد محمود

ولادت : ۱۸۹۹م

وفات : ۱۹۶۱م ۔ مدفن : گلگت

خوانسار، ایران میں پیدا ہوئے اس وقت کے جیّد علماء سے علوم دینیہ حاصل کرنے میں مصروف رہے، ۱۹۳۵م کو میر آف نگر کی خواہش پر گلگت آئے اور تا دم آخر یہیں تبلیغ میں مصروف رہے، تمام عمر تنگدستی میں گزاری، شاعر بھی تھے دس ہزار سے زیادہ اشعار کہے کئی کتابوں کے مصنّف تھے جن میں سے مختصر تسہیل القسمۃ (عربی) علم ریاضی سے متعلق ہے، کلامِ اقبال پر خاص دسترس تھی۔

سیّد احمد الحسینی نجفی

ولدیت : سیّد مھدی

ولادت : ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵م

طورمیک روندو میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم شیخ محمّد جوکواردوی سے حاصل کی، پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ حسن ماکوئی، سیّد عبدالحسین زوّار، شیخ مجتبیٰ لنکرانی، سیّد محسن تبریزی، سیّد محمّد ھادی شبستری اور شیخ محمّد افغانی سے اخذِ فیض کیا، وطن واپسی پر اپنے بناکردہ مدرسہ، مدرسہ احمدیہ★ پاک چشمہ طورمیک میں مشغولِ درس و تدریس ہیں، آپ کے شاگردوں میں سیّد علی، سیّد احمد، سیّد طاہر، احمد علی، شبیر محمّد، سیّد جوّاد شاہ، سیّد زاھد حسین، اخوند احمد، اخوند خلیل، شیخ علی معروف ہیں۔

★ یہ مدرسہ ۱۳۹۰ھ کو شروع ہوا، ۲۵ طلباء ہیں اور دو اساتذہ۔

سید احمد شاہ رضوی نجفی

ولدیت : سید مھدی شاہ رضوی

ولادت : ۱۹۲۷م

سکونت : ترکتی ۔ کھرمنگ

ترکتی میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد شیخ علی برلموی (م ۱۹۷۴م) سے اخذ فیض کیا، پھر نجف اشرف تشریف لے گئے، جہاں شیخ جواد ناصری، سید اسد اللہ مدنی (م ۱۴۰۱ھ) اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م سے اخذ فیض کیا، ۱۹۷۱م کو واپس وطن آئے ۱۹۷۳م کو قم گئے، جہاں آیت اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفی (م ۱۹۹۱م) اور آیت اللہ سید محمد رضا گلپائیگانی (م ۱۹۹۳م) سے اخذ فیض کیا، واپسی پر ایک سال تک مسجد جعفر طیار کراچی میں خطیب رہے، آجکل ترکتی میں ایک مدرسے کی تاسیس فرما رہے ہیں۔

اہل علم اور مقدس شخصیت ہیں، جولائی ۱۹۹۲م کو احقر کی ترکتی میں آپ سے ملاقات ہوئی رات کو آپ ہی کے دولت کدہ پر قیام کیا، میرے ہمراہ مولانا ابوالحسن قمی بھی تھے۔

سید احمد شاہ کاظمی ایم۔اے

ولدیت : سید حسن شاہ

ولادت : ۱۹۵۲م

سکونت : گوہری کھرمنگ

گوھری (کھرمنگ) میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم منٹوکہ میں حاصل کی ۱۹۶۸م کو جامعہ امامیہ کراچی میں داخل ہوئے، جہاں مولانا سید ظفر حسن امروھی (م ۱۴۰۹ھ)، مولانا طالب جوہری اور مولانا غلام حسین سے اخذ فیض کیا، ۱۹۷۰م کو مدرسہ جعفریہ کراچی میں داخلہ لیا، شیخ نوروز علی اور آقای سلطانی ایرانی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ۱۹۷۴م میں فاضل فارسی، ۱۹۷۰م میں فاضل عربی، ۱۹۷۷م میں ایم۔اے (فارسی)، ۱۹۷۸م کو ایل ایل بی اور ۱۹۸۳م کو پشاور یونیورسٹی سے بی ایڈ کا امتحان پاس کیا، آجکل ایف جی ہائی سکول مھدی آباد میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔

سیّد احمد موسوی شگری ایم اے۔ بی ایڈ

ولدیت : آغا سیّد علی موسوی

ولادت : ۱۹۵۲ء

۱۹۵۲ء کو شگر میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور بھائی مولانا سیّد حسین نجفی سے حاصل کی میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد نومبر ۱۹۷۱ء کو جامعہ امامیہ کراچی میں داخلہ لیا، جہاں سے ۱۹۷۹ء کو مروّجہ درسِ نظامی کی تکمیل کی، یہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا سیّد ظفر حسن امروھی (م ۱۴۰۹ھ)

۲۔ مولانا شیخ محمّد موسیٰ

۳۔ مولانا میرزا بندہ حیدرؒ

۴۔ مولانا اصغر علی

۵۔ مولانا شیخ سلطان علی (م ۱۳۹۲ھ)

۶۔ مولانا شیخ سلمان اور شیخ محمّد علی

۱۹۸۰ء کو کراچی یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا، ڈاکٹر اسلم فرخی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی اور ڈاکٹر عبدالقیوّم سے استفادہ کیا، بعدازاں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی ایڈ کا امتحان پاس کیا، آجکل دینی خدمت کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ ھائی سکول شگر میں استاذ ہیں۔

سیّد احمد موسوی نجفی

ولدیت : سید محمّد

ولادت : ۱۹۱۵ء

سکونت : گوھری بلتستان

مولانا سیّد احمد موسوی ۱۹۱۵ء میں گوہری بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، ۱۹۴۲ء میں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آٹھ سال تک رہے۔ فقہ، اصول اور علم نحو میں مہارت حاصل کی، وطن واپسی پر اپنے گھر پر ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

آپ بہترین خطیب ہیں، انجمن تحفظ امور شرعیہ کے صدر رہ چکے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سیّد علی موسوی جیّد عالم ہیں، ۱۹۴۰ء میں بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، ۱۹۶۲ء میں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں داخل ہو گئے، ۱۹۷۲ء میں وطن تشریف لائے اور آج کل وطن ہی میں دینی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔*

شیخ احمد حسین فخر الدین

ولدیت : محمّد رضا

ولادت : ۱۹۶۴ء

یورنگوت (کھرمنگ) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم جامعہ محمّدیہ مہدی آباد میں شیخ محمد اسماعیل سے حاصل کی، ۱۹۸۳ء سے چار سال تک جامعہ اہلبیت اسلام آباد میں شیخ محسن علی نجفی، قاضی مرتضیٰ حسینؔ اور شیخ محمّد شفا نجفی سے استفادہ کیا، ۱۹۸۷ء کو قم گئے اور مدرسہ حجتیہ میں داخلہ لیا، جہاں شیخ وجدانی، شیخ صالحی اور شیخ اعتمادی سے استفادہ کیا، آجکل جامعہ اہلبیت اسلام آباد میں مدرس ہیں۔

شیخ احمد صفا فیضی

ولدیت : ملّا عبد الرحیم

ولادت : ۱۹۲۰ء

اسکردو اسں نگر میں پیدا ہوئے، ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۹ء مدرسہ نواب مشہد میں سیّد سبزواری، آقای ادیب اور شیخ علی اکبر نہاوندی سے اخذ فیض کیا، مزید علم کی پیاس بجھانے کے لئے ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۶ء تک مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں وہاں کے علماء سے اخذ فیض کیا، ۱۹۸۴ء کو اسکردو میں مدرسہ صاحب الزمان کی بنیاد رکھی، آپ "حکایت ماتم و مجلس" کے مصنف ہیں۔

* تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۲۵۔

سیّد احمد علی شاہ نجفی

ولدیت : سیّد عبداللہ شاہ الموسوی

ولادت : یکم رجب ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳م

وفات : ۱۹۸۹م

مدفن : سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے، ۱۳۵۳ھ کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور آٹھ سال تک وہاں رہے جہاں شیخ محمد علی بربری اور سید فاضل سے استفادہ کیا، ۱۳۶۱ھ کو وطن واپس آئے اور تبلیغ دین میں مصروف ہو گئے، کونسلر بھی منتخب ہوئے اور انسانیت کی خوب خدمت کی. صدر پاکستان محمد ضیاء الحق (م ۱۹۸۸م) کے مشیر برائے شمالی علاقہ جات مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۹م کو واصل بحق ہوئے.

قاضی شیخ احمد علی نجفی

ولدیت : حاجی حسین

ولادت : ۱۹۴۲م

بریسل کھرمنگ میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۵م سے ۱۹۷۳م تک نجفِ اشرف میں رہے جہاں آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی (م ۱۹۸۱م)، آیت اللہ صدرا، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ محمد اصفہانی اور شیخ مجتبیٰ لنکرانی سے اخذِ فیض کیا۔ آپ بریسل کے قاضی شریعت ہیں اور مدرسہ جعفریہ★ بریسل کے مہتمم ــــــ علاقے میں آپ کے فیصلے معروف ہیں؛ جن میں اولڈنگ کی نہر کا فیصلہ، ترکتی کی زمین کا فیصلہ اور بلاگور کی چراگاہ کا فیصلہ بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے.

★ اس مدرسے میں ۲۴ طلباء ہیں، شیخ غلام محمد نجفی اور شیخ محمد رضا نجفی مدرس ہیں۔ علاقہ محاذ پر واقع ہے.

شیخ احمد علی غروی نجفی

ولدیت : حاجی محمد علی

ولادت : ۱۹۴۰م

سکونت : شیعہ جامع مسجد شاہدرہ ٹاؤن، لاہور

سکردو میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم وطن ہی میں حاجی محمد علی اور شیخ مہدی مومنی سے حاصل کی، ۱۹۶۴م/۱۳۸۳ھ کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں گیارہ سال تک رہے، شیخ سعید محسن کھرمنگی، مولانا سید مبارک علی شاہ، شیخ محمد علی مدرس افغانی (۱۹۸۶م)، آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی (م ۱۴۰۱ھ) آیت اللہ سید مرتضوی شیرازی، شیخ محمد علی غروی اور شیخ مجتبیٰ لنکرانی سے استفادہ فرمانے کے بعد ۱۹۷۴م/۱۳۹۴ھ کو سکردو واپس آئے جہاں تین سال تک رہنے کے بعد شاہدرہ تشریف لائے، جہاں آجکل خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

شیخ احمد علی نوری قمی

ولدیت : حاجی محمد نوری

ولادت : ۱۹۶۴م

نورپور گول میں پیدا ہوئے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۷۹م کو قم چلے گئے جہاں نو سال تک رہے، ابتدائی تعلیم مدرسہ موسیٰ بن جعفر میں استاذ حجت ہاشمی سے اور بقیہ تعلیم مدرسہ جعفریہ میں استاذ صالحی سے حاصل کی ــــــــــــ۔ ۱۹۸۹م کو جامعہ معاصیہ غواڑی میں آگئے، آجکل وہیں طلبہ کو علومِ اہلبیت سے آشنا کر رہے ہیں۔

مولانا احمد علی رحؒ

ولادت : ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰م

وفات : ۱۴۰۰ھ/۱۹۷۹م

مولانا احمد علی ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰م میں سکردو بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے، ایک عرصے تک وہاں پڑھتے رہے، بلتستان آنے کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ حیدریہ میں مدرس رہے، محرم ۱۴۰۰ھ/۱۲ دسمبر ۱۹۷۹م میں انتقال فرمایا۔*

* سید حسین عارف نقوی۔ تذکرہ علمای امامیہ پاکستان، ص ۳۰۔

شیخ احمد علی صادقی نجفی

ولدیت : حاجی اکبر علی مرحوم
ولادت : ۱۹۳۱ء
سکونت : مسجد بلتستانیہ۔ انگد پورہ۔ راولپنڈی

مولانا شیخ احمد علی صادقی "چندا" بلتستان میں ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی کتب کی طرف متوجہ ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد اور اپنے چچا مولانا عبدالرحیم مرحوم سے حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا شیخ محمد علی غروی سے اخذِ فیض کیا۔ پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے "شرحِ لمعہ" جلدین وہاں ختم کیں اور "مکاسب" کی تعلیم شروع کی مگر بوجوہ چند درچند وطن مراجعت فرمانی پڑی اور ۱۹۶۸ء میں بلتستان واپس آگئے اور یہاں کے سب سے بڑے عالم حضرت مولانا علامہ السید محسن الجلالی اعلی اللہ مقامہٗ کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد راولپنڈی تشریف لائے اور مسجد بلتستانیہ انگد پورہ راولپنڈی کی خطابت و امامت سنبھالی اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تک اسی عہدے پر فائز ہیں، وہیں مقامی طور پر درس و تدریس کا سلسلہ بھی قائم ہے۔★

اخوند اسحاق آخوندی

ولدیت : اخوند حسن
ولادت : ۱۹۵۵ء

طورغون میں پیدا ہوئے آجکل مدرسہ سجادیہ میں مدرس ہیں۔

شیخ اسماعیل نجفی

ولدیت : اخوند مہدی
ولادت : ۱۹۵۵ء

کوارد و سکردو میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۴ء کو نجفِ اشرف

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۳۱۔

تشریف لے گئے جہاں شیخ محمّد علی مدرس افغانی اور شیخ مجتبیٰ لنکرانی سے اخذ فیض کیا، وطن واپسی پر ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک کلیۃ النجف نارنگ سیداں ضلع چکوال میں مدرس رہے، آجکل کواردو ہی میں وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں۔

اسدی، شیخ محمّد حسن نجفی

ولادت : ۱۹۳۲ء

کرس (بلتستان) میں پیدا ہوئے اخوند محمّد علی کرسی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک جامع المنتظر لاہور میں پڑھتے رہے، اسی سال عازمِ نجفِ اشرف ہوئے جہاں ۱۹۷۳ء تک رہے بعدازاں دو سال تک قم میں بھی رہے، آج کل مدرسہ سجّادیہ کرس میں مدرس ہیں۔

اخوند اصغر مرحوم

ولدیت : اخوند ابوالقاسم
وفات : ۱۹۳۵ء
مدفن : کھرمنگ

فنونِ، فلسفہ، منطق و فقہ پر کتابیں لکھیں، عربی زبان میں قرآنِ پاک کی تفسیر لکھی، عربی و فارسی کے شاعر تھے۔

سیّد اکبر شاہ موسوی

ولدیت : سیّد محمّد علی موسوی
ولادت : ۱۹۴۲ء

مدرسہ امامیہ کراچی میں تعلیم حاصل کی کمنگو کے ملحقات میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

سیّد اکبر علی شاہ (مولوی فاضل و منشی فاضل)

ولدیت : سیّد رضا شاہ
ولادت : ۲ مئی ۱۹۳۲ء

کھرمنگ خاص میں پیدا ہوئے میٹرک پاس کرنے کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخلہ لیا، جہاں مولانا حکیم سیّد قمرالزمان (م ۱۹۶۰ء) سے اخذ فیض کیا، بعدازاں سلطان المدارس لکھنؤ چلے

گئے وطن واپسی پر مولوی فاضل و منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے، آجکل خپلو میں امام جماعت ہیں، آپ کے صاحبزادے سید الطاف حسین مدرسہ دار الحکمۃ کراچی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ اکبر علی نجفی

ولدیت : حاجی اخوند رحیم

ولادت : ۱۹۳۵ء

رنگا سکردو میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۴ء کو نجف اشرف گئے وہاں آپکے درج ذیل اساتذہ تھے:

شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ علی شگری، آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی شہید (م ۱۴۰۱ھ)، شیخ علی محمد بلتستانی۔

۱۹۶۳ء کو وطن واپس تشریف لائے اور آجکل وعظ و نصیحت میں مشغول ہیں، اخوند فرمان علی اور ذاکر اہلبیت نمبردار یوسف آپکے شاگردوں میں ہیں۔

سید الف شاہ رضوی

ولدیت : سید مہدی شاہ

ولادت : ۱۹۰۸ء

وفات : ۱۹۷۸ء

مدفن : غلمت (ولی آباد) گلگت۔

گلگت میں پیدا ہوئے، مقامی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، تمام عمر ذکر اہلبیت علیہم السلام کو عام کرتے میں گزار دی۔

اخوند امداد علی

ولدیت : اخوند محمد حسن

ولادت : ۱۹۴۴ء

کھرمنگ خاص میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم یہیں حاصل کی۔ تبلیغ میں مصروف ہیں۔

وفات : ۱۹۷۳م

مولانا سید امیر شاہ

مولانا سید امیر شاہ بلتستان میں پیدا ہوئے، عراق میں تعلیم حاصل کی آیت اللہ حسین حمامی سے اجازہ رکھتے تھے۔ ۱۹۷۳م میں واصل بحق ہوئے، آپ کے صاحبزادے مولانا شیخ محمد نجفی آپ کی علمی روایات کے وارث ہیں۔*

ولدیت : سید رحمت

سید امیر شاہ مرحوم

وفات : ۱۹۰۵م

مدفن : گمبہ سکردو

کشمیر سے آکر انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں سکردو میں آباد ہوئے تمام تر تعلیم کشمیر ہی میں حاصل کی، انتہائی متقی اور مقدس تھے۔ گمبہ سکردو میں مدفون ہیں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے، آپ کی اولاد میں سید فاضل علی شاہ اور سید جواد شاہ عالم و صاحب کرامت تھے۔

شیخ امیر حسین نجفی

ولدیت : محمد خان

ولادت : ۱۹۴۴م

بشو سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کرنے کے بعد دار العلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہوئے، جہاں مولانا ملک اعجاز حسین نجفی اور آغا محمد علی بلتستانی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۷م کو عازم نجفِ اشرف ہوئے جہاں ایک سال رہے اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (۱۹۸۶م) کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا۔ ۱۹۷۸م سے ۱۹۸۵م تک قم میں رہے جہاں

* سید حسین عارف نقوی، تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۵۳۔

شیخ محمد احمدی اور آقای وجدانی شیخ محمد تقی عرف سیبویہ بلتستانی سے اخذ فیض کیا، وطن میں واپسی پر کچھ عرصے میر پور خاص سندھ میں تبلیغ کی آجکل جامعہ جوھریہ سنو خپلو میں مدرس ہیں۔

انجم، شیخ غلام حسین

ولدیت : احسان علی

ولادت : ۱۹۴۷م

دینور۔ گلگت میں پیدا ہوئے، ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۵م کو جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہو گئے جہاں شیخ اختر عباس نجفی، مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹م) سے استفادہ کیا۔ ۱۹۶۹م کو جامعہ امامیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں چار سال تک رہے۔ مولانا سید ظفر حسن امروھی (م ۱۹۸۹م)، علامہ طالب جوہری اور مولانا محمد موسیٰ نجفی سے اخذ فیض کیا۔

صاحب علم و تقویٰ ہیں۔ تبلیغ دین میں لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر مصروف عمل ہیں، ذہن رسا پایا ہے سیاست کی اونچ نیچ سے واقف ہیں ان سطور کا راقم ایک دن آپ کے ہمراہ دینور میں رہا خُلق و خدمت کی دولت سے مالا مال ہیں۔ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں:

۱۔ تنبیہ المسلمین ترجمہ تنبیہ الغافلین (فارسی)

۲۔ اصولِ خمسہ

۳۔ پیغام اہلبیت ترجمہ مکتب اہلبیت (فارسی) از استاذ محمد تقی فلسفی

۴۔ جلال آباد کیوں جل گیا۔ مئی ۱۹۸۸م میں گلگت میں شیعوں کے قتل عام کی تفصیلات

۵۔ اسلام۔ گلگت میں۔

مولانا باقر علی

ولدیت : اخوند غلام محمد

ولادت : ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵م

سکونت : مدرس جامع المنتظر۔ لاہور

مولانا باقر علی، علاقہ شگر بلتستان میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل

کی، پھر جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا، درسِ نظامی کی تکمیل اسی مدرسے میں کی، اس کے بعد میٹرک، ایف اے اور او، ٹی کے امتحانات پاس کئے، آج کل جامعۃ المنتظر لاہور میں مدرس ہیں۔ ★

باقر محمد ازہری

ولدیت : محمد
ولادت : ۱۹۲۳ء
سکونت : قم

بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم بلتستان ہی میں شیخ غلام علیؒ سے حاصل کی، ۱۹۴۳ء کو عازم نجف اشرف ہوئے، جہاں شیخ کاظم، آیت اللہ سید ابو القاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) اور آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹ء) سے اخذ فیض کیا، آجکل قم میں ہیں۔

حاجی برکت علی

ولدیت : حاجی محمد سلطان کربلائی (م ۱۹۶۰ء)
ولادت : ۱۹۲۵ء

سندس سکردو میں پیدا ہوتے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی، ۱۹۳۷ء کو نجف اشرف تشریف لے گئے، تمامتر تعلیم شیخ جوادؒ سے حاصل کی آج کل سندس ہی میں خطیب ہیں، روضہ خوانی بھی کرتے ہیں گھر میں طالبات کے لئے مدرسہ بھی کھولا ہوا ہے آپ کے صاجزادے محمد الیاس زاہدی مشہدِ مقدس میں زیرِ تعلیم ہیں۔

شیخ بشیر احمد نجفی

ولدیت : شیر محمد
ولادت : ۱۹۴۴ء

بگروٹ (گلگت) میں پیدا ہوئے، ۶۷-۱۹۶۳ء میں مدرسہ کلانتر نجفِ اشرف میں شیخ جبار رونداوی، سید محمد حسین اور شیخ محمد علی افغانی سے اخذ فیض کیا، آپ مدرسۂ معصومین میں مدرس ہیں۔

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۶۴۔

تبسمؔ، اخوند تراب علی

ولدیت : اخوند حیدر

ولادت : ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء

گول۔ سکردو میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ حبیبیہ گول میں داخلہ لیا اور مولانا سید عنایت حسن نجفی سے اخذ فیض کیا۔ شعر و شاعری سے بھی شغف ہے۔ تبسمؔ تخلص ہے۔★

سید جعفر حسین موسوی (فخر الافاضل)

ولدیت : سید اصغر شاہ

ولادت : ۱۹۴۷ء

سکونت : جھنگ

کورو کریس میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کی، ابتدائی دینی تعلیم مولانا سید مرتضیٰ سے حاصل کی، صرف و نحو کی تعلیم جامعہ محمدیہ مہدی آباد میں مولانا سید حسن شاہ موسوی اور مولانا اخوند حاجی حسین سے حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء کو مدرسہ باب العلوم ملتان تشریف لے گئے، جہاں مولانا سید محمد یار شاہ نجفی (م ۱۹۹۰ء) اور مولانا سید رضی عباس کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، اگلے سال جامعہ حسینیہ جھنگ تشریف لے گئے، جہاں مولانا سید محمد عارف (م ۱۹۸۸ء) سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۸۴ء کو فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ آجکل جھنگ کے ایک سکول میں عربی کے استاذ ہیں۔

جلال الدین، شیخ محمد حسن نجفی

ولدیت : علی

ولادت : ۱۹۴۳ء

تھور گو۔ شگر میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آغا طٰہٰ آف چھتروں کے پاس حاصل کی بعد ازاں نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، مولانا سید

★ وزیر فدا حسین۔ گل عباس، ص ۹۹۔

علی شرف الدین بلتستانی، شیخ غلام حسین ناظم الدین بلتستانی، شیخ محسن علی بلتستانی سے اخذ فیض کیا۔ آج کل وطن ہی میں ارشاد و تبلیغ میں مصروف ہیں۔

سید جمال الدین موسوی الصفوی

ولدیت : سید ابوالقاسم موسوی الصفوی
ولادت : ۱۶ دسمبر ۱۹۵۹ء

۱۹۸۱ء کو ایف جی بوائز سیکنڈری سکول گلگت سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد جامعہ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں دو سال تک رہے، مولانا سید صفدر حسین (م ۱۹۸۹ء)، مولانا شیخ محمد شفیع نجفی، حافظ سید ریاض حسین نجفی، مولانا سید کرامت علی نجفی، مولانا سید محمد عباس اور شیخ محمد شفا نجفی سے اخذ فیض کیا بعد ازاں قم چلے گئے، جہاں سید محمد جواد ھادی، آقای شمائی اور آقای حجۃ الاسلام صالحی افغانی سے اصول فقہ، آقای اعتمادی سے رسائل و کفایہ کا درس لیا جبکہ آقای موسوی سے مکاسب کا۔

دوران تعلیم کچھ عرصے کے لئے بعض افریقی ممالک کا تبلیغی دورہ کیا، آجکل حوزہ علمیہ رسول اعظم ایبٹ آباد میں مدرس اور جامع مسجد امام الھادی میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

سید جواد

ولدیت : میر عباس
ولادت : ۱۹۲۵ء
سکونت : کشمل ڈاکخانہ بھوار روندو

تمامتر تعلیم شیخ علی کشمیری سے حاصل کی آجکل کشمل میں امام جماعت ہیں۔

شیخ جواد مقدسی

ولدیت : شیخ احمد
ولادت : ۱۹۳۵ء

غندی کھرمنگ میں پیدا ہوئے ساتویں کلاس تک سکول میں پڑھنے کے بعد دینی مدارس میں چلے گئے، ۱۹۷۱ء سے تا انقلاب ایران قم میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

شیخ جوّاد علی مقدسی

ولدیت : حاج کاظم

ولادت : ۱۹۵۳ء

رزستا سکردو میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد پانچ سال جامعۃ المنتظر لاہور میں رہے اور درسِ نظامی کی تکمیل کی۔

شیخ جہانگیر خان قمی

ولدیت : نواب

ولادت : ۱۹۵۰ء

شہادت : ۱۹۸۸ء

مدفن : گلگت

مناور (گلگت) میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کی، بعدازاں کراچی جاکر ملازمت اختیار کی، کراچی میں کسی شیعہ عالم کی تقریر سنی بعدازاں مذہبی تحقیق میں مصروف ہو گئے، بالآخر شیعہ ہونے کا اعلان کیا جس کا گھر والوں کی طرف سے سخت ردِّعمل ہوا بعدازاں مدرسہ جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں پانچ سال تک پڑھتے رہے، پھر ایران چلے گئے اور قم میں علوم آلِ محمّد حاصل کرتے رہے، ۱۹۸۸ء کو سند فراغت حاصل کر کے گلگت آئے، مئی ۱۹۸۸ء کو گلگت میں شیعوں کے خلاف لشکرکشی ہوئی، اسی ہنگامے میں آپ کو بھی شہید کر دیا گیا۔ آپ وارداتِ قلبی اشعار کی زبان میں بھی بیان کرتے تھے۔

نمونۂ کلام:-

تمہارے دِل کی آخر جب زبان تک بات پہنچے گی
کہ مجھ تک ہی نہیں سارے جہان تک بات پہنچے گی

رسول اللہؐ کے قربیٰ سے کد تو بہ معاذاللہ
ستمگارو! ذرا سوچو کہاں تک بات پہنچے گی

علیؑ مرتضیٰ کا نام لے کر کوسنے والو
کہ آخر یہ علیؑ کے مقتدا تک بات پہنچے گی

گزارو زندگی اپنی جہانگیراں کی طاعت میں
صلہ مِل جائے گا آلِ عبا تک بات پہنچے گی

اپنی شہادت سے دو ماہ قبل اپنے دوست شعبان علی کو ایک منظوم خط لکھا:

خدا کے نام سے کی ابتدا ہے — کہ وہ ہے ابتدا اور انتہا ہے
یہ نامہ ہے بھئی شعبان علی کا — کہ شیدائی ہے جو حق کے ولی کا
سلامِ عجز ہے یہ مخلصانہ — اور اس کے بعد ہے اپنا فسانہ
ہے موسم آج کل قم کا سہانہ — یہی ہے بے کسوں کا آشیانہ
بہار آتی ہے یاں پر فروری سے — چہکتے ہیں عنادِل بھی خوشی سے
فضائے قم میں ہے جنت کا منظر — یہی جنت یہاں پہ آب کوثر
خدا نابود کر دے ظالموں کو — بروں کو، حاجیوں کے قاتلوں کو
خدا حافظ یہ کہتا ہے جہانگیر — کہ جس کے پاؤں میں ہجراں کی زنجیر ★

جوھری، شیخ علی نجفی

ولدیت : شیخ حسن مقدس

ولادت : ۱۹۴۵ء

شگر میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، ما بعد پانچ سال تک چھترون میں آغا محمد طٰہٰ سے اخذ فیض کیا، پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ محمد صادق صادقی، شیخ معرفت، شیخ رضوانی اور آقای رشدی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ آجکل جامعہ منصوریہ سکردو میں مدرس ہیں۔

آغا سید حسن نجفی

ولدیت : آغا سید نظام الدین

ولادت : ۱۹۰۶ء

وفات : ۱۹۸۶ء

مدفن : حسین آباد۔ سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم کی ابتدا آغا شاہ عباس آف چھترون (شگر) سے کی

★ بیان پروفیسر فاضل شاہ سکردو۔

قم میں شیخ عبدالکریم یزدی (م۱۹۳۶ م) کے درس خارج میں شرکت کی، آیت اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) سے بھی استفادہ کیا، تمام عمر امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تبلیغِ دین میں صرف کی۔ احقر کی آپ سے ملاقات ۱۹۸۵م میں اس جیپ میں ہوئی جس میں مجھے شگر جانا تھا اور مولانا مرحوم کو حسین آباد اترنا تھا۔

شیخ حسن نجفی

ولدیت : خانچو

ولادت : ۱۹۰۲م

وفات : ۱۹۷۲م

مدفن : نجف اشرف

کچورہ میں پیدا ہوئے، برولمو کھرمنگ میں شیخ علی (م ۱۹۷۴م) سے اخذ فیض کیا۔ بعدازاں نجف اشرف تشریف لے گئے، شیخ محمد علی افغانیؒ اور شیخ زاہدی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

شیخ حسن نجفی

ولدیت : شیخ علی

ولادت : ۱۹۵۰م

بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) کے درس خارج میں شرکت فرمائی وطن مراجعت فرمانے کے بعد کچھ عرصے جامعۃ المؤمنین راولپنڈی میں بھی مدرس رہے آجکل بلتستان ہی میں ہیں۔

شیخ حسن بہشتی

ولدیت : حاجی حسین

ولادت : ۱۹۳۵م

سکونت : جلالپور جٹاں، ضلع گجرات

تسوگول سکردو میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۳م/۱۳۸۲ھ کو نجف اشرف گئے جہاں سولہ سال تک مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کرتے رہے:

شیخ محمد علی افغانی ؟، شیخ حسن نیشاپوری، شیخ علی بلتستانی۔

شیخ حسن سعیدی نجفی

ولدیت : اخوند جواد

ولادت : ۱۹ر جنوری ۱۹۴۸م

رگیول سکردو میں پیدا ہوئے جامع المنتظر لاہور اور مدرسہ شیرازی نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، آپکے اساتذہ میں شیخ حسن فخرالدین نجفی، سید ھادی منطقی، مولانا محمد عباس نقوی اور مولانا حسین بخش نجفی (م ۱۹۹۰م) شامل ہیں۔

شیخ حسن شریفی نجفی

ولدیت : حاجی یوسف

ولادت : ۱۹۵۰م

کواردو (بلتستان) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم شیخ محمد جواد اور شیخ مہدی علی شگری سے حاصل کی ۷۴-۱۹۶۹م مدرسہ قوام نجفِ اشرف میں رہے، وطن واپسی کے بعد دینی خدمت میں مصروف ہیں۔

شیخ حسن غفوری نجفی

ولدیت : حاجی عبداللہ

ولادت : ۱۹۳۵م

گیول سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم شیخ علی محمد مرحوم سے حاصل کی ۱۹۵۱م کو نجف اشرف گئے جہاں نوسال تک رہے اور سید محسن جلالی (م ۱۹۷۶م)، شیخ اکبر ہمدانی اور شیخ علی مدرس بلتستانی سے اخذ فیض کیا وطن واپسی پر مدرسہ جواد گیول اور مدرسہ مصطفویہ ھمزی گند کھرمنگ میں مدرس رہے آجکل مدرسہ الحجۃ شگری کلاں سکردو میں مدرس ہیں۔

شیخ حسن مدبّری

ولدیت : حاجی حیدر

ولادت : ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳م

سکونت : خطیب جامع مسجد امامیہ۔ جہلم

شیخ حسن مدبّری بمقام حطو سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم وطن ہی میں مولانا شیخ

علی برو لموی (م ۱۹۷۴م) سے حاصل کی، ۱۳۸۰ھ کو مدرسہ ھندی نجف اشرف میں داخل ہوئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ محمد صدرا، شیخ مرتضیٰ لنکرانی سے اخذ فیض کیا۔ آیت اللہ سید نصر اللہ مستنبط کے درس خارج میں شرکت کی، ۱۳۹۴ھ کو وطن مراجعت فرمائی، ۱۳۹۸ھ سے جامعہ امامیہ جہلم میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں شام کو آپ قرآن پاک اور دینیات کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔★

سید حسن موسوی

ولدیت : سید محمد شاہ موسوی (م ۱۹۹۴م)

ولادت : ۱۹۳۷م

گمبہ سکردو میں پیدا ہوئے اپنے نانا سید محمد شاہ اور مولانا سید علی موسوی کریسی سے اخذ فیض کیا۔ آج کل سکردو ہی میں تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

شیخ حسن فخرالدین نجفی

ولدیت : شیخ محمد جو نجفی

ولادت : ۱۹۵۲م

سکونت : مکتبہ المذاہب العالمیہ سکردو

کواردو میں پیدا ہوئے چھوٹی ہی عمر میں نجف اشرف چلے گئے جہاں مدرسہ ثانی آیت اللہ بروجردی میں داخلہ لیا اور اپنے والد کے علاوہ شیخ روشن علی ہندی و آغا راستی وغیرہ سے اخذ فیض کیا ادب عربی میں مہارت حاصل کی مولانای محترم فن مناظرہ میں ثانی نہیں رکھتے حامل مکتبہ عظیم ہیں۔ تبلیغ مذہب کا جذبۂ صادق رکھتے ہیں اپنے اور غیروں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ان سطور کے راقم کا سفر بلتستان اکثر آپ ہی کے ہمراہ رہا۔ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں:

- اصلی اہلسنت کون؟ تین جلدیں، صرف پہلی جلد شائع ہوئی ہے۔
- دیوبندیوں اور وہابیوں کے بارے میں تمام علمائے اہل سنت کا متفقہ فیصلہ۔

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۴۳۶۔

- تحفۃ الامجاد فی معرفۃ الاضداد (عربی۔ غیر مطبوعہ)۔
- سوانح و عقائد سید محمّد نور بخش (فارسی۔ غیر مطبوعہ)۔
- الف مناقب فی حق علی بن ابی طالب۔
- رجال الحدیث (عربی)۔
- الموسوعہ فی الفقہ (عربی)۔
- صحیح بخاری۔ محققین کی نظر میں۔
- سوانح ائمہ اربعہ۔
- سلاسل صوفیہ (فارسی)۔
- سنّت و بدعت۔
- الموسوعہ فی مناقب الموضوعہ (عربی)۔
- تحریفِ قرآن کا قائل کون ؟۔
- حکم اللواط فی الکتاب والسنہ (عربی) وغیرہ۔

شیخ حسین علی نجفی

ولدیت : شیخ محمّد علی

ولادت : ۱۹۴۴م

کریس (دگانچھے) میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، آٹھویں جماعت مڈل سکول مہدی آباد سے حاصل کی، دینی تعلیم کے شوق میں بلتستان سے دھنی (آزاد کشمیر) تک سفر پیدل کیا، لاہور آئے جامعۃ المنتظر میں ۶۸-۱۹۶۲م تک پڑھتے رہے، بعد ازاں نجفِ اشرف چلے گئے جہاں ۷۳-۱۹۶۸م تک رہے اس دوران آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے: مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹م)، شیخ محمّد شفیع نجفی، شیخ محمّد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، آقای زاہدی ایرانی' لاہور بورڈ سے منشی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ ۱۹۷۵م سے تادم تحریر جامع مسجد علامہ حائری وسن پورہ لاہور میں خطیب ہیں۔

سیّد حسین موسوی

ولدیت : سیّد ابراہیم
وفات : ۱۹۶۴ء
مدفن : مہدی آباد

شیخ حسین نجفی

ولدیت : حاجی حسین
ولادت : ۱۹۴۶ء
سکونت : شیعہ جامع مسجد بھالیہ گجرات

گول سکردو میں پیدا ہوئے ساڑھے پانچ سال تک گول ہی میں مولانا سیّد عنایت حسن شاہ اور شیخ غلام علی سے تعلیم حاصل کی اس کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں نو سال رہ کر شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، علامہ سیّد علی جوہری افغانی، شیخ حسن تبشاپوری سے اخذِ فیض کیا، آجکل بھالیہ میں تبلیغ و ارشاد میں مشغول ہیں۔

سیّد حسین نجفی

ولدیت : آغا سیّد علی مرحوم
ولادت : ۳ شعبان ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۰ء

تنگر خاص میں پیدا ہوئے سکول میں ساتویں کلاس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ اخوند محمد مرحوم تنگر میں داخلہ لیا، بعد ازاں نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور مدرسہ کاشف الغطاء میں داخلہ لیا جہاں اخوند محمد، سیّد محمد رضا آف سامرہ، شیخ مجتبیٰ اور شیخ موسیٰ سے استفادہ کیا واپسی پر مدرسہ امامیہ تنگر کی بنیاد رکھی اور وہیں مشغول تبلیغ و تدریس ہیں۔

شیخ حسین خان

ولدیت : حیدر
ولادت : ۱۹۵۰ء

مٹیال گلتری بلتستان میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ غلام حسن کرگل، شیخ احمد ہرداسی نجفی اور شیخ محمد علی مدرس افغانیؒ سے اخذِ فیض کیا، گیارہ سال کے بعد وطن واپس آئے آجکل مدرسہ مہدیہ مٹیال تنگر علاقہ

شگر علاقہ گلتری میں تعلیم اطفال میں مصروف ہیں۔

سید حسین مرحوم

ولدیت : میر عباس
ولادت : ۱۹۱۰م
وفات : ۱۹۷۰م
مدفن : شوت

تمام تر تعلیم شیخ محمد جو کواردوی سے حاصل کی، بہترین خطیب تھے۔

اخوند حسین

ولدیت : عبد الحکیم
ولادت : ۱۸۸۵م
وفات : ۱۹۶۰م

شیخ محمد حسن فلسفی کے والد تھے، اخوندی غاسنگ میں پیدا ہوئے، علاقے کے اکثر علما آپ کے شاگرد ہیں۔

سید حسین

ولدیت : سید احمد علی شاہ
ولادت : ۱۹۵۲م

ہمزی گون کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمام تر تعلیم جامع المنتظر لاہور میں حاصل کی مدرسہ مصطفویہ ہمزی گون میں مدرس ہیں۔

سید حسین شاہ ترابی

ولدیت : سید مہدی
ولادت : ۱۹۵۱م

مدرسۃ الواعظین کراچی میں تعلیم حاصل کی، کمنگو میں قیام ہے۔

سید حسین شاہ نجفی

ولدیت : سید محمد علی

ولادت : ۴ ۱۳۵ھ/۱۹۳۵م

وفات : ۱۹۹۱م

مدفن : گوہری

۱۹۵۶م سے ۱۹۶۲م تک نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی۔

اخوند حسین جو

ولدیت : اخوند حیدر جو

ولادت : ۴ اپریل ۱۹۵۷م

شگر میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم کے علاوہ میٹرک تک بھی تعلیم حاصل کی آجکل شگر کے پرائمری سکول میں مدرس ہیں۔

مولانا حسین اکبر

ولدیت : اخوند مہربان علی

ولادت : مئی ۱۹۴۲م

سکونت : مرکز تہذیب الاطفال، مدرسہ اخوند مہربان علی مرحوم مہربانپورہ، گلگت۔

مولانا اخوندزادہ حسین اکبر، مئی ۱۹۴۲م میں گلگت میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مولانا مہربان علیؒ گلگت کے معروف عالمِ دین اور خطیب تھے، مولانا حسین اکبر نے ابتدائی دینی تعلیم مقامی مدرسے میں حاصل کی، اس کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہو گئے اور کچھ عرصے وہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی واقفیت حاصل کی۔

مولانا حسین اکبر بہترین خطیب ہیں۔ شینا زبان میں مرثیہ نگاری بھی کرتے ہیں، علاقے کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں*۔

---

* سید حسین عارف نقوی۔ تذکرہ علمای امامیہ پاکستان، ص ۸۴۔

شیخ حسین جان مرحوم

ولدیت : عبدالحلیم مرحوم
ولادت : ۱۹۲۲ء
وفات : ۱۹۷۳ء
مدفن : منتوکہ کھرمنگ

مولانا شیخ حسین جان منتوکہ کھرمنگ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، تمام تر دینی تعلیم حضرت مولانا علامہ سید حسین آف چھتروں سے حاصل کی۔ علمِ فقہ میں آپ کو خصوصی مہارت تھی، حضرت مولانا سید علی بلتستانی مدظلہ، مولانا شیخ حسین جان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

احد اعلام بلتستان وکان عالمًا مجاهدًا شاعرًا عابدًا زاهدًا وداعیًا حریصًا علی تبلیغ الاحکام الشرعیّة و قد نظم اصول العقائد فی ابیات عددها نحو مأة بیت ونظم احکام شکیات الصّلوٰة وله مراثی عدیدة فی مدح الرّسول الاعظم صلّی الله علیه وآله وسلّم۔★

مولانا مرحوم نے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد ترویج علمِ دین شروع کی، تعلیمِ بالغان کا بھرپور اور وسیع سلسلہ شروع کیا جس میں خواتین کو بھی مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔

آپ نے تمام شکیاتِ نماز کو عام افراد کی آسانی کے لئے نظم کیا، اصولِ عقائد کو بھی نظم کیا جن کے ساتھ ساتھ دلائل بھی تھے، مراثی و قصائد بھی کہے، نمازِ تہجد کے پابند تھے، نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے مصائب اہلِ بیت علیہم السلام بیان فرماتے تھے۔

۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں واصلِ بحق ہوئے۔★★

آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا علامہ شیخ محسن علی نجفی مدظلہ، اس وقت جامعۃ اہل البیتؑ کے مؤسس و مدرسِ اعلیٰ ہیں۔

★ مولانا سید علی بلتستانی: النہج السّوی۔ د ب ط نجفِ اشرف۔
★★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۸۷۔

سیّد حسین علی رضوی نجفی

ولدیت : سیّد قاسم شاہ

ولادت : ۱۹۲۹ء

فکر۔ نگر میں پیدا ہوئے ۷۶۔۱۳۷۱ھ تک مدرسہ حاجی خلیل و مدرسہ باد قبا نجفِ اشرف میں اکتسابِ علومِ آلِ محمدؐ کرتے رہے، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے بطورِ خاص اخذ فیض کیا، آجکل غلمت۔ نگر میں ہیں۔

شیخ حسین علی محقق نجفی

ولادت : ۱۹۲۲ء

طورغون میں پیدا ہوئے، مدرسہ سجادیہ طورغون میں مدرس ہیں نجف اشرف میں تعلیم پائی۔

شیخ حسین علی

ولدیت : اخون محمد

ولادت : ۱۹۱۳ء

مہدی آباد میں پیدا ہوئے، چوتھی جماعت تک سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ محمدیہ مہدی آباد میں داخلہ لیا، مولانا شیخ غلام حسین نجفی سے اخذِ فیض کیا، ایک عرصے تک مدرسہ محمدیہ مہدی آباد میں مدرس رہے اور تشنگانِ علومِ آلِ محمدؐ کی پیاس بجھاتے رہے۔

اخوند حیدر جو

ولدیت : اخوند جعفر جو

ولادت : ۱۹۰۵ء

شگر میں پیدا ہوئے اور یہیں کے اخوند محمدؒ سے تعلیم حاصل کی فارسی میں "منتخب المصائب" نامی کتاب لکھی جو چھپ نہ سکی آپ کے والد اخوند جعفر قبل استقلالِ پاکستان واصل بحق ہوئے، آپ کا مزار شگر میں ہے۔

شیخ حیدر شاہ قزلباش نجفی

ولدیت : پویا علی

ولادت : ۱۹۳۵ء

پکورہ استور (دیامر) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گلگت میں میر فاضل شاہ (م ۱۹۹۲ء) اور میر احمد شاہ سے حاصل کی بعد ازاں نجفِ اشرف چلے گئے جہاں شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ فیاض، شیخ محمد تقی جواہری، شیخ مہدی معرفت اور شیخ مسلم ملکوتی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۶ء تک قم میں رہے، مدرسہ حجتیہ میں بھی رہے جہاں شیخ اسداللہ بیات، حجۃ الاسلام موسوی تبریزی اور شیخ محمد مہدی آصفی سے اخذ فیض کیا، ۱۹۸۱ء میں دارالعلوم پکورہ کی بنیاد رکھی اس مدرسے میں آپ کے بھانجے شیخ امیر حیات قمی، شیخ غلام محمد اور شیخ شیر احمد مدرس ہیں۔

سید حمید حسین نجفی

ولدیت : سید حسین

ولادت : ۱۹۴۰ء

شوت روندو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامع المقدمات وغیرہ اپنے چچا سید جواد حسین سے پڑھے ۱۹۶۹ء کو نجف اشرف گئے جہاں ۱۹۷۶ء تک رہے، شیخ محمد علی مدرس افغانی رح، شیخ علی بلتستانی رح، آغا طیب جزائری سے اخذ فیض کیا، آجکل دارالعلوم حیدریہ★ ہرلوہ روندو میں مدرسِ اعلیٰ ہیں اور یہیں خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

★ اس مدرسے میں ۵۰ طلبہ اور ۳۰ طالبات ہیں جو ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں شیخ اصغر علی نجفی، شیخ محمد تقی اور ملکہ خاتون مدرس ہیں، مدرسے کی لائبریری بھی ہے۔

شیخ دولت علی نجفی

ولدیت : حاجی محمد سلطان کربلائی (م ۱۹۶۰ء)

ولادت : ۱۹۳۳ء وفات : ۱۹۷۸ء

سندس سکردو میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ء کو نجف اشرف چلے گئے، دس سال تک نجف اشرف میں رہے، نجفِ اشرف سے واپسی پر تمام عمر وعظ و نصیحت فرماتے رہے آپ کے والد حاجی محمد سلطان بلتی زبان کے شاعر تھے، شیخ مرحوم نے ان کا دیوان چھپوایا، آپ کا مزار سندس میں ہے۔

مولانا ذاکر حسین

(فاضل عربی)

ولدیت : مولانا شیخ مہدی علی

ولادت : دسمبر ۱۹۵۶ء

سکونت : مسجد نبوی امام بارگاہِ حسینی سیکٹر 5/E نئی کراچی

مولانا ذاکر حسین، دسمبر ۱۹۵۶ء میں شگر بلتستان میں پیدا ہوئے، آپ کا گھرانہ ایک علمی گھرانہ ہے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا شیخ مہدی علی مدظلہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ جامعۃ المنتظر لاہور میں داخل ہوگئے، جہاں آپنے درسِ نظامی کی تکمیل کی اس کے بعد منظفر المدارس/ مدرسۃ الواعظین لاہور میں داخل ہوگئے جہاں آپ چار سال تک رہے، اسی مدرسے میں آپ نے تبلیغ، تقریر، تصنیف کی تربیت حاصل کی۔

آپنے دینی تعلیم کے دوران فاضلِ عربی، میٹرک، ایف اے، بی اے کے امتحانات پاس کئے، آج کل آپ مسجد نبوی امام بارگاہ حسینی، سیکٹر ۵/E نئی کراچی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں اور بلال ایجوکیشن ٹرسٹ کی طرف سے اس مسجد میں طلباء کو دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔

آپ نے ایک رسالہ بنام "اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ" بھی تحریر کیا جس کا تعلق فنِ مناظرہ سے ہے، امید ہے مولانا مدظلہٗ دینی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

سید ذوالفقار علی زیدی ایم اے

ولدیت : سید یوسف علی شاہ
ولادت : ۱۹۵۲ء

استور۔ دیامر میں پیدا ہوئے ایف اے، سی ٹی کرنے کے بعد مدرسہ جعفریہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں شیخ نوروز علی نجفی سے اخذِ فیض کیا بعد ازاں مدرسہ معصومین کراچی میں داخل ہو گئے جہاں شیخ محمد ایوب صابری اور شیخ علی مدبّر کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

کراچی یونیورسٹی سے ایم اے (اردو) اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کئے، آجکل خانۂ فرہنگ ایران کراچی میں کام کر رہے ہیں، آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں :

- ترجمہ انوارِ عصمت (فارسی) از آیت اللہ حسین مظاہری
- وصیتِ رسولؐ۔ ابوذر غفاریؓ کے نام
- ترجمہ انوارِ وحی (فارسی) از سید محمد حسین حجازی
- حسینؑ کے سوگ میں (فارسی سے ترجمہ) از سید حسن شیرازی شہید
- احادیث قرآن (فارسی) از قدرت اللہ حسینی شاہ مرادی
- فالنامہ حافظ
- ایک ہزار ایک دلیل (توحید)
- ضامن آل محمدؐ
- صادق آلِ محمدؐ
- بڑھاپا۔ احادیث کی روشنی میں
- جوانی۔ احادیث کی روشنی میں
- علماء۔ احادیث کی روشنی میں۔
- قرآن و اہلبیت
- ترجمہ ہجرت و جہاد (فارسی) از آیت اللہ مطہری شہیدؒ

شیخ رحمت اللہ عرفانی نجفی

ولدیت : محمد رستم

ولادت : ۱۹۶۰ء

چنداسکردو میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں پانچ سال تک رہے، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ علی میر اور شیخ موسیٰ علی سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۸۴ء کو قم گئے اور علومِ آلِ محمدؐ کے حصول میں مصروف ہو گئے، آیت اللہ راستی کاشانی، سید ہاشم حسنی، آیت اللہ اعتمادی، آیت اللہ پایانی اور شیخ فخر الدین اعتمادی سے خوشہ چینی کی، بلتی زبان میں تقریر کرنے میں مہارت رکھتے ہیں، امسال ۱۴۱۳ھ کے محرم میں بلالدو شگر میں مجالس پڑھیں۔

شیخ رحیم اللہ نجفی

ولدیت : اخوند محمد حسین

ولادت : ۱۹۳۵ء

شگری کلاں سکردو میں پیدا ہوئے، قرآن شریف شیخ محمد حسینؒ (م ۱۹۸۰ء) سے پڑھا، ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک مدرسہ شیخ محمد حسین آلِ کاشف الغطاء نجف میں رہے، جہاں شیخ غلام حسین کرگلی، شیخ محمد رشتی، سید اسد اللہ مدنی (م ۱۴۰۱ھ) اور سید جعفر شاہ آف خپلو سے اخذ فیض کیا۔

۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۴ء تک کراچی کی مختلف مساجد میں خدمات سرانجام دیتے رہے، ۱۹۷۴ء کو فاضل فارسی اور ۱۹۸۴ء کو سلطان الافاضل کے امتحانات پاس کئے تادمِ تحریر گورنمنٹ مڈل سکول گمبہ سکردو میں استاذ ہیں۔

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۱۰۰۔

شیخ رستم علی

ولدیت : حاج حسن

ولادت : ۱۹۵۳م

باشہ۔ شگر میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف گئے آج کل وطن ہی میں خدماتِ دینی سرانجام دے رہے ہیں۔

شیخ رضا فاضلی نجفی

ولدیت : قربان علی

ولادت : ۱۹۳۸م

پاری میں پیدا ہوئے نجف میں پڑھتے رہے، مدرسہ پاری میں مدرس ہیں۔

روحانی، غلام عباس قمی

ولدیت : احمد علی

ولادت : ۱۹۶۶م

خپلو خاص میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ انوار المصطفیٰ خپلو میں حاصل کی، بعد ازاں مدرسہ امام جعفر صادق کوئٹہ میں داخلہ لیا، ۱۹۸۸م کو مدرسہ حجتیہ (ایران) قم میں داخلہ لیا، آجکل قم ہی میں ہیں۔

سیّد سجّاد حسین

ولدیت : سید مہدی شاہ

ولادت : ۱۹۴۳م

گول، سکردو میں پیدا ہوئے، تمام تر دینی تعلیم مولانا سیّد عنایت حسن شاہ نجفی سے حاصل کی، آجکل گول میں ایک دینی مدرسے میں مدرس ہیں۔

سید سجّاد حسین سرفراز

ولدیت : سید مہدی شاہ

ولادت : ۱۹۵۰م

گول سکردو میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم مدرسہ حسینیہ گول میں مولانا سیّد عنایت حسن شاہ سے حاصل کی، آجکل اسی مدرسے میں مدرس ہیں۔

سرفری، شیخ احمد حسن مشہدی

ولدیت : حسن

ولادت : ۱۹۵۶ء

کچورہ۔ سکردو میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دار العلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا، جہاں بطورِ خاص شیخ منظور حسین نجفی سے اخذ فیض کیا، یہاں ۱۹۷۶-۸۰ء میں رہے، ۱۹۸۱ء کو مشہد گئے اور شیخ علی اکبر الٰہی، سید حسن صالحی سے علوم آلِ محمدؐ حاصل کئے، آقای محمد تقی فلسفی اور آقای سید مرتضوی سے درس خارج حاصل کیا۔ آج کل سکردو میں ہیں۔

شیخ سلطان حسین

ولدیت : اخوند سلطان محمدؐ

ولادت : ۱۹۳۲ء

نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی آجکل طولتی کھرمنگ میں امام جماعت ہیں۔

سیّد سلطان علی شاہ

ولدیت : میر ابراہیم شاہ

ولادت : ۱۹۳۷ء

شروٹ گلگت میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۴ء کو دار العلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا۔ درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد شیعہ جامع مسجد اوکاڑہ میں خطیب ہو گئے۔

شیخ سلمان نجفی

ولدیت : محمدؐ رضا

ولادت : ۱۹۱۲ء

کسرو (طولتی نالہ) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم طوطی میں اخوند مہدیؒ کے پاس حاصل کی پھر نجفِ اشرف چلے گئے، آجکل وہیں تبلیغ دِین میں مصروف ہیں۔

مولانا شاہ عبّاس نجفی

ولدیت : سید مختار حسین

ولادت : ۱۹۰۲ء

وفات : ۱۹۷۴ء ــــ مدفن : خپلو

خپلو میں پیدا ہوئے نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، چالیس سال تک امام جمعہ و جماعت رہے آپ کی دینی خدمات بہت زیادہ ہیں۔

سید شرافت حسین

ولدیت : سیّد محمد تقی

ولادت : ۱۹۵۳ء

گول میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم گول سکردو میں حاصل کی۔ کچھ عرصے مدرسہ مخزن العلوم الجعفریہ ملتان میں رہے، بعدازاں ۱۹۷۷ء کو ایران چلے گئے جہاں تیرہ سال تک علوم آلِ محمدؐ سے میراب ہوتے رہے، آجکل مدرسہ سجادیہ سنو (گانچھے) میں مدرس ہیں۔

شیخ شعبان نجفی

ولدیت : داؤد

ولادت : ۱۹۴۲ء

نگر خاص میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم شیخ علی محمد سے حاصل کی ۱۹۶۱ء کو عازمِ نجف اشرف ہوئے جہاں آٹھ سال تک مدرسہ بروجردوی کوچک میں شیخ علی و شیخ علی رضا سے تعلیم دین حاصل کی آج کل نگر خاص میں امام جمعہ ہیں۔

شیخ شکور علی

ولدیت : حاجی حسین

ولادت : ۱۷ جولائی ۱۹۳۸ء

خپلو پائین میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے علاقے ہی میں حاصل کی ۱۹۵۶ء کو جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ لاہور میں داخلہ لیا۔ کچھ عرصے بعد دار العلوم محمدیہ سرگودھا میں داخل ہوئے جہاں مولانا سید محمد یار شاہ نجفی (م ۱۹۹۰ء) اور شیخ نصیر حسین نجفی سے استفادہ کیا، ۱۹۶۱ء کو دار العلوم جعفریہ خوشاب میں رہ کر فاضل عربی کا امتحان پاس کیا وطن واپسی پر گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی آج کل گورنمنٹ ھائی سکول خپلو خاص میں عربی کے استاذ ہیں۔

مولانا شمشیر علی فلسفی

ولادت : ۱۹۲۵ء
وفات : ۱۱رشعبان ۱۴۰۶ھ/۲۱راپریل ۱۹۸۶ء
مدفن : کراچی

مولانا شیخ شمشیر علی فلسفی ۱۹۲۵ء کو شگری کلاں۔ سکردو میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ ۱۹۴۹ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں کے ممتاز علماء سے دینی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۵۲ء کو قم تشریف لائے جہاں آیت اللہ سید روح اللہ الخمینی (۱۹۸۹ء)، آیت اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردیؒ سے تعلیم حاصل کی۔

۱۹۶۵ء کو دوبارہ نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں آیت اللہ سید روح اللہ الخمینی، آیت اللہ سید محمود شاہرودیؒ، حجۃ الاسلام سید نصر اللہ مستنبطؒ، آیت اللہ العظمیٰ سید محمد باقر الصدرؒ (م ۱۹۸۰ء) کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ ۱۹۷۵ء کو وطن مراجعت فرمائی اور جامعہ مسجد امامیہ قدیم سادات کالونی ڈرگ روڈ کراچی میں خطبات جمعہ ارشاد فرماتے رہے، ۲۱راپریل ۱۹۸۶ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے واصل بحق ہوئے۔ ۲۱راپریل ۱۹۸۶ء کو سید جمال الدین مدظلہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں ہزاروں سوگواروں کے علاوہ مولانا شفاء علی، مولانا سید شرف الدین موسوی، مولانا شیخ علی مدبر، مولانا سید امیر شاہ، مولانا محمد حسین نجفی، مولانا شیخ محمد علی صابری، مولانا نادر حسین، مولانا شیخ محمد علی الخطیب، مولانا شیخ ابراہیم، مولانا اصغر، مولانا سید احمد، مولانا یوسف نجفی، مولانا پروفیسر غلام مہدی، مولانا رضوان علی بہشتی، مولانا شیخ سلمان اور دیگر علماء نے شرکت کی۔ آپ کا جسدِ خاکی ڈرگ کالونی ۳ کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔*

* پندرہ روزہ ارشاد کراچی، یکم مئی ۱۹۸۶ء۔

صابری، شیخ احمد

ولدیت : اخوند مہدی

ولادت : ۱۹۵۰ء

گول۔ سکردو میں پیدا ہوئے مولانا سید عنایت حسن شاہ صاحب نجفی سے تمام تر تعلیم حاصل کی آج کل گول ہی میں مصروفِ تبلیغ ہیں۔

سید صفدر شاہ حسینی نجفی

ولدیت : تقی شاہ

ٹووق کھور طورمیک روندو میں پیدا ہوئے آٹھ سال تک نجفِ اشرف میں رہے۔

سید صفدر شاہ موسوی

ولدیت : سید فضل علی شاہ

ولادت : ۱۳۱۷ھ

مدفن : گمبہ سکردو

کھرپا گمبہ سکردو میں پیدا ہوئے دینی علوم اپنے والد مرحوم سے حاصل کئے، علمِ طب حاصل کرنے کے لئے کشمیر گئے والد صاحب کی وفات کے بعد سکردو تشریف لائے اپنے علاقے میں ترویجِ دین میں مصروف رہے۔

سید طاہر حسین الحسینی قمی

ولدیت : سید جعفر الحسینی

ولادت : ۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ

طورمیک روندو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ پاک چشمہ میں داخلہ لیا جہاں مولانا محمد ہادی فاتحی اور سید احمد الحسینی سے اخذ فیض کیا اس کے بعد قم تشریف لے گئے قم سے واپسی پر وطن ہی میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

مولانا شیخ عابد حسین نجفی

ولادت : ۱۷ فروری ۱۹۴۹ء

سکونت : دار العلوم المجدیہ، مرتضیٰ آباد، ہنزہ گلگت

مولانا شیخ عابد حسین ۱۷ رفروری ۱۹۴۹ام کو مرتضٰی آباد ہنزہ گلگت کے ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۶ام میں ایک پرائمری سکول میں داخلہ لیا۔ مارچ ۱۹۶۰ام میں گورنمنٹ ہائی سکول گلگت میں داخلہ لیا، کچھ عرصہ گورنمنٹ پرائمری سکول میں پڑھاتے رہے، ۱۹۶۸ام میں جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے جہاں مولانا عبد الغفور اور حضرت مولانا حافظ سید ریاض حسین نقوی مدظلہ کے محضر اقدس میں رہ کر علومِ آلِ محمدؐ علیہم السلام سے مالا مال ہوئے، ۱۹۷۰ام میں عراق تشریف لے گئے، جہاں دسمبر ۱۹۷۸ام تک رہے، فقہ اور اصولِ فقہ کا درس آیت اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی (م ۱۹۹۲ام) سے حاصل کیا۔ قیامِ عراق کے دوران آپ عراقی بعثی حکومت کے ظلم وستم کا نشانہ بھی بنے رہے۔ دسمبر ۱۹۷۸ام میں وطن واپس تشریف لے آئے اور دار العلوم الحیدریہ کی تاسیس فرمائی جہاں اس وقت حضرت شیخ مدظلہ کے علاوہ مندرجہ ذیل اساتذہ ہیں:

۱۔ حضرت مولانا محمد علی مدظلہٗ
۲۔ حضرت مولانا شیخ خادم حسین نجفی مدظلہٗ

اس وقت اس مدرسے میں مقامی اور غیر مقامی طلباء کی کافی تعداد ہے۔* امید ہے حضرت شیخ مدظلہٗ کی موجودگی میں یہ مدرسہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے گا۔ یاد رہے کہ اس وقت گلگت میں دیوبندی اور اہلِ حدیث ضرورت سے زیادہ تبلیغ کر رہے ہیں اور وہاں کے عوام کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عارفی، غلام علی قمی

ولدیت: اخوند امین (م ۱۹۸۰ام)
ولادت: ۱۹۴۹ام

غورسے (خپلو) میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ انوار المصطفیٰ خپلو خاص میں حاصل کی بعدازاں مدرسہ امام جعفر صادق کوئٹہ میں داخل ہوگئے جہاں مولانا یعقوب علی توسلی، مولانا

* سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمائے امامیہ پاکستان، ص ۱۶۰۔

غلام مہدی گلگتی اور مولانا محمدؐ جمعہ اسدی سے اخذِ فیض کیا، اسی دوران ۱۹۸۷ء میں ایف اے کیا، ۱۹۸۹ء کو مدرسہ حجتیہ قم میں داخلہ لیا جہاں آقای حیاتی، آقای شاہ چراغی سے علوم آلِ محمدؐ کا درس لیا بعدازاں تخصّص فی الادب العربی کیا آجکل خپلو میں ہیں، شاعری بھی کرتے ہیں

نمونۂ کلام:

کھلے گا نرجس خاتون کی آغوش میں گل
دامن نرجس خاتون معطر ہوگا
شب ہجرت میں وہی سوئے گا آرام کے ساتھ
جو پیمبر تو نہیں مثل پیمبر ہوگا
پرچم حضرت عبّاس لئے کود پڑو
جلد نابود یہ طاغوت کا لشکر ہوگا
حجّت حقؑ کی امامت میں جماعت ہوگی
مقتدی حضرت عیسیٰ سا پیمبر ہوگا
دہر میں شور ہے رشدی کے خلاف، حکم امام
تا ابد اسکے لئے تیغ اور خنجر ہوگا
جرأت خامنہ ای دیکھ کے کہتے ہیں عدو
یہ علیؑ تو نہیں ہاں پیرو حیدر ہوگا
عارف حقؑ کو کیا خون میں تر تو نے مگر
شکل ساجد میں وہ پھر شیعوں کا رہبر ہوگا
بہے گا خون ہی خون بابری مسجد کی جگہ
تا ابد پھر وہاں تعمیر نہ مندر ہوگا

عارفی کیوں نہ جھکائیں در شبیر پہ سر
ہم مریضوں کی دوا روضہ سرور ہوگا

سید عاشق حسین الحسینی

ولدیت : سید علی اصغر حسینی
ولادت : ۱۹۴۳م

استور (دیامر) میں پیدا ہوئے، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے علوم مشرقی کے امتحانات پاس کئے، بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ٹیچرز ٹریننگ کالج ملتان سے بی ایڈ کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی سکول استور میں ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے، ۱۹۸۷م کو ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز مقرر ہوئے اگلے سال آپ کا تبادلہ جھلت (گلگت) میں ہوگیا لیکن اہالی استور کے اصرار پر تبادلہ منسوخ ہوا، آج کل استور ہی میں ہیں۔ ۱۹۷۱م سے امامیہ جامع مسجد استور میں خطیب بھی ہیں۔

سید عباس شیرازی قمی

ولدیت : سید اصغر علی شیرازی
ولادت : ۱۹۶۳م

ٹھٹھی سید شمیر ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے، ۱۹۷۹م کو میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۸۰م کو دار العلوم الجعفریہ کربلا خوشاب میں داخل ہوگئے، جہاں مولانا ملک اعجاز حسین نجفی، مولانا عطاء اللہ (م ۱۹۹۱م) اور حافظ شیر خان صاحب سے استفادہ کیا، ۱۹۸۳م کو مشہد تشریف لے گئے۔ شیخ صالحی اور سید صالحی افغانی سے علوم آلِ محمد حاصل کئے۔ ۱۹۸۷م کو قم آئے، جہاں آقای اعتمادی، آقای پایانی، آقای وحید خراسانی، آیت اللہ ناصر مکارم اور شیخ جواد تبریزی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۹۲م کو وطن مراجعت فرمائی اور جامعۃ المنتظر لاہور میں مدرس ہوگئے، جون ۱۹۹۲م کو سکردو آئے آپ نے گمبہ سکردو میں بیس کنال زمین خرید کر جامع ولی العصر کی تعمیر کر رہے ہیں اس مدرسے میں ۳۰۰ طلباء کا انتظام ہوگا، سکردو ہی میں طالبات کے لئے جامعۃ الزہرا کی تعمیر کا پروگرام بھی ہے۔

سید شاکر حسین شاکرؔ موسوی نجفی

ولدیت : سید محمد ھادی

ولادت : ۱۹۴۱ء

گول سکردو میں پیدا ہوئے، سکول میں ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد مدرسہ حسینیہ گول میں داخل ہو گئے جہاں اپنے والد اور بھائی مولانا سید عنایت حسن نجفی سے اکتساب فیض کیا بعدازاں اپنے چچا سید محمد طٰہٰ نجفی آف چھترون سے علوم آل محمدؐ حاصل کئے ۱۹۵۹ء کو عازم نجفِ اشرف ہوئے جہاں ۱۹۶۵ء تک رہے اور شیخ روشن علی ہندی، آیت اللہ سید محمود شاھرودی اور آیت اللہ شیخ محسن الحکیم (م ۱۹۷۱ء) سے اخذِ فیض کیا وطن واپسی پر کچھ عرصہ مسجد کھارادر کراچی اور بعدازاں لاڑکانہ میں شیعہ مسجد کے خطیب رہے آجکل اس مسجد میں مولانا عبدالوہاب حیدری خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں، مولانا شاکر مدظلہم گول ہی میں خدماتِ دینی سرانجام دے رہے ہیں، آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں:

- زادِ راہ جنّت (نماز)
- اہمیّت نماز
- معراجِ انسانیت درباره واقعہ کربلا
- ساتھی کون؟
- قرآن پاک کا بلتی ترجمہ (تیرہ پاروں تک ترجمہ کر چکے ہیں)۔
- آپ بہترین ڈرامہ نویس اور شاعر ہیں، شاکرؔ تخلص کرتے ہیں۔

نمونۂ کلام:

مے کشان دو جہاں میں شور ہے ۔۔۔ دہر میں ساقی دوراں آگیا
چودھویں کا چاند شرمائے نہ کیوں ۔۔۔ جب افق پر مہر تاباں آگیا
جھوم اٹھی مادرِ ابن حسنؑ ۔۔۔ گود میں جب ماہ تاباں آگیا
اٹھ گیا ہے اعتماد باہمی ۔۔۔ صورت انسان میں شیطان آگیا

درد عصیاں کو مٹانے کے لئے
رحمت باری سے درماں آگیا

بے سرو سامانیاں جب بڑھ گئیں
حکم حق سے سازو ساماں آگیا

قائم آل عبا کے فیض سے
راہ حق کوشی پہ انساں آگیا

الجھنیں جتنی تھیں وہ سب مٹ گئیں
ہاتھ میں جب ان کا داماں آگیا

وارث قرآں جو پردے میں تھا
آج وہ مہدی دوراں آگیا

کربلا والوں کی نصرت کے لئے
ناصر شاہ شہیداں آگیا

بڑھ کے شاکر شکر کا سجدہ کرو
دین و ایماں کا نگہباں آگیا

نوحہ:

خاک پر بکھری ہوئی قرآں کی تفسیر ہے
مجتبیٰ سبز قبا کی جاگتی تصویر ہے

خاک و خوں میں پارہ پارہ سورہ قرآں ہے
اللہ اللہ نوک نیزہ آیۂ تطہیر ہے

کربلا درس شہادت کربلا درس حیات
کربلا ہی سے بنائے لا الٰہ تعمیر ہے

قطعۂ تاریخ کہنے کی طرف بھی متوجہ ہیں چنانچہ آیت اللہ سید عبداللہ شیرازی (م ۱۴۰۵ھ) کی وفات پر درج ذیل قطعۂ تاریخ کہا لفظ "غرّہ" سے ۱۴۰۵ھ کا عدد حاصل ہوتا ہے، آیت اللہ کی وفات بھی یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی:

"غرّہ" ماہ عزا تاریخ ایں مرد عظیم
گفت شاکر با تاسف گشتہ اُمت بے زعیم
۱۴۰۵ھ

مرقدش با مرقد سلطان دین شاہ رضا است
عبد صالح گشتہ مہمان خداوند عظیم

سیّد عبّاس علی شاہ

ولدیت: سیّد قاسم شاہ بن سیّد ابوالحسن خلف الرشید سیّد نجم الدین ثاقب

ولادت: ۱۲۶۰ھ - وفات: ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲م

چھورکاہ۔شگر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اخوند غلام علی آف سکردو سے حاصل کی بعدازاں اخوند سلطان علی بلغاری اور ملا محمد عمر پشاوری★ سے علوم دین حاصل کئے اخوند بلغاری اہل حدیث اور ملا پشاوری حنفی تھے کہا گیا ہے کہ اوائل عمر میں انہوں نے کچھ سنیت کا اثر قبول کیا مگر ان کے کلام سے ایسا ظاہر نہیں ہوتا۔

آپ کا یہ قول مشہور ہے کہ علم حاصل کرنے کے چار وسائل ہیں جو حرف "ک" سے شروع ہوتے ہیں:

(۱) کوشش شاگرد (۲) کیسۂ پدر (۳) کاسۂ مادر (۴) کرم استاد

آپ کچھ عرصہ عیسائی مشن میں بھی ملازم رہے اور بلتی زبان میں راہِ نجات کا ترجمہ بنام "کھوم لوکھسی لم"۔ "رسولوں کے اعمال" کا ترجمہ "رسول کنی عمل کن" اور انجیل متی کا ترجمہ بھی کیا آپ بلتی زبان کے بہترین شاعر بھی تھے جو قصائد و مراثی پر مشتمل ہے۔ سید منصور علی شاہ آپ کے صاحبزادے تھے۔

اخوند عبداللہ

ولدیت: شیخ علی بردلموی نجفی

ولادت: ۱۹۳۲م

سکونت: مدرسہ جعفریہ بردلمو۔کھرمنگ

بردلمو۔کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی آجکل اپنے گاؤں بردلمو ہی میں ہیں اور مدرسہ جعفریہ★★ کے مہتمم ہیں۔

★ راجہ محمد علی شاہ صبا شگری۔گل عباس، ص ۱۴، طبع کراچی، البتہ شیخ محمد یوسف حسین آبادی نے اپنی کتاب "بلتستان پر ایک نظر" کے ص ۸۴ پر ملا پشاوری کا نام محمد حسین لکھا ہے، ملا پشاوری نے بطائف الحیل علاقہ بلتستان میں سنیت کی تبلیغ کی اخوند سلطان علی بلغاری بھی انہی کے شاگرد تھے جو بعد اہلِ حدیث ہوگئے۔

★★ مدرسہ جعفریہ بردلمو ۲۶ شب باش طلبہ ہیں اخوند عبداللہ کے علاوہ اخوند محمد اور شیخ خلیل مصروفِ تدریس ہیں۔

سیّد عبّاس علی شاہ نجفی

ولدیت : سیّد مختار حسین شاہ
ولادت : ۱۹۳۷ء

بگروٹ۔ گلگت میں پیدا ہوئے، مڈل پاس کرنے کے بعد ۱۹۵۴ء کو دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا۔ شیخ نصیر حسین نجفی، مولانا غلام مہدی (م ۱۹۸۱ء)، مولانا نذر حسین، مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی اور مولانا سیّد سبط احمد سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۶۱ء کو نجفِ اشرف گئے جہاں پانچ سال تک رہے، سیّد محمّد باقر، سیّد محمّد کاظم، شیخ محمّد رضا باقری، سیّد صادق علی، سیّد عبداللہ شیرازی اور شیخ محمّد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے استفادہ کیا، آج کل ایف جی مڈل سکول گلگت میں استاذ ہیں۔

سید عبّاس علی حسینی نجفی

ولدیت : سیّد یوسف علی شاہ
ولادت : ۱۹۳۷ء

نومل نگر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۴ء تک دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں رہے جہاں بطورِ خاص مولانا شیخ نصیر حسین نجفی سے اخذ فیض کیا، ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۸ء تک مدرسہ مہدی نجفِ اشرف میں رہے، آج کل جامع مسجد نومل میں خطیب ہیں اس کے علاوہ ہر ممکن طریق سے دینی خدمات سرانجام دے

شیخ عبّاس علی

ولدیت : شیخ محمد رضا تہرانی (م ۱۹۰۷ء)
مدفن : دنیور

گلگت میں تبلیغ کی اور وہیں وفات پائی۔

اخوند عبداللہ

مدفن : باغیچہ (کھرمنگ)

دوسو سال پہلے کے علماء میں سے ہیں، آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں موجود ہیں لوگ آپ کی قبر پر فاتحہ کے لئے جاتے ہیں۔

شیخ عبداللہ نجفی

ولدیت : برات علی

ولادت : ۱۹۲۷م

پیسین نگر میں پیدا ہوئے، ۱۹۶۷م تا ۱۹۷۸م نجفِ اشرف میں حصولِ علم میں مشغول رہے واپسی پر تین سال تک شیعہ مسجد گلشنِ اقبال کراچی میں پیش نماز رہے آجکل وطن ہی میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

شاہ عبداللہ انصاری

ولدیت : حاجی فدا حسین

ولادت : ۱۹۶۲م

گنگنی کھرمنگ میں پیدا ہوئے آجکل قم میں ہیں۔

شیخ عبداللہ

ولدیت : اخوند حسین

ولادت : ۱۹۴۲م

غاسنگ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے ابتدائی دینی تعلیم والد صاحب ہی سے حاصل کی، ۱۹۶۶م کو نجفِ اشرف گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ علی بلتستانی رح، سید عباس خاتمی، شیخ غلام حیدر ہرکی (کرگل) اور آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ۱۹۷۸م سے ۱۹۸۲م تک ایران میں رہے اور آقای اعتمادی اور آقای وجدانی سے اخذِ فیض کیا، آج کل غاسنگ میں مدرسہ فاطمیہ میں مدرس ہیں۔

شیخ عبدالرحیم نجفی مرحوم

غندوس میں پیدا ہوئے ان چند علماء میں سے ہیں جو چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں نجفِ اشرف بغرضِ حصولِ علم گئے خوب محنت کی درجۂ اجتہاد پر فائز ہوئے وطن واپسی پر حتی الامکان دینی خدمات سرانجام دے کر اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔

سیّد علی شاہ رضوی اوّل

مدفن : میوردو۔ کھرمنگ

عالمِ اجل تھے سادات رضویہ کھرمنگ کے جدّاعلیٰ ہیں بہترین شاعر تھے سیّد تخلّص تھا، یہ شعر آپ ہی کا ہے :

آفتاب دین از برجِ زین افتاد چو بر زمین در عصر عاشورا
از روئے زمین نالہ واحسرتاہ چنین برخاست از هر جا

معلوم ہوتا ہے آپ کشمیر سے بادل نخواستہ آئے تھے در اصل اس زمانے میں کشمیر میں شیعوں کے خلاف تعصب کی شدید لہر تھی بدیں سبب آپ نے ھجرت فرمائی، ملاحظہ ہو :

نہ بی عقل و خرد از گلشن کشمیر می آیم — زپیچاپیچ تقدیراست با زنجیر می آیم
سلیماں وار بودم صاحب تختِ سلیمانی — بہ دست دیو خاتم دادہ و دلگیر می آیم
بہ کام دل بسان شانہ زسر تا پا زبان گیرم — بہ ہر زلفی ز خوباں بسکہ گیراگیر می آیم
چو بوی گل ز وطن آوارہ در ہر سحر گاھم — بہ ہر گلشن کہ بینی از کمان چوں تیر می آیم
عضو عضوم نشانی از تمنّا قرعہ ساں دارم — بی روح رواں بر تختہ چوں تصویر می آیم
مشوّش خاطرم سیّد بسی لاشئت می گویم — بدرگاہِ شہی خالق بہ صد تقصیر می آیم
بہ ہر محفل کہ رفتم کہ سیّد از بہر غزل خوانی — دراں مجلس یقین بنگر چو بابا میر می آیم

ایک اور غزل ملاحظہ ہو :

مرو مرو کہ بی تو دلم در بلا اینجاست — بیا بیا بہ دِل و دیدہ ام کہ جا اینجاست
صفای وصل تو خواہم کہ چون نسیم بہار — چو غنچہ واشدۂ بوئی آشنا اینجاست
چو مرغ قفس بستہ شش جہت برمن — گریز نیست دگر جای پر دعا اینجاست
عبث بہ دیر و حرم می کنند روی نیاز — بطاق ابروی یارم کہ قبلہ دعا اینجاست
بخرابات بیشتر میل عاشقاں دارم — زمین عشق بلا سایۂ ھما اینجاست

زکوی دوست بروں بامنہ زحد سیّد | کہ جان امن و امان کوچۂ وفا اینجاست
شہید خنجر عشقش عجب کہ حشر را بینید | کہ روضۂ ارم و دشت کربلا اینجاست

آپ کی تحریر کردہ بیاض جو سیّد محمّد رضوی بلتستانی کے پاس محفوظ ہے اس میں ذیل کی نظم بھی آئی ہے اس میں تقریباً ہر لفظ میں حرف "ن" مشترک ہے ملاحظہ فرمائیے:

شد آن جان جہان دامن کشان چون از چمن بیرون
رواں شد جان مرغان چمن گوئی ز تن بیرون
گر آئی سوی من چون جان پس از مردن بہ بوی تو
رواں چون جان ز تن آید تن من از کفن بیرون
ہمایوں چون تو را رمزی نہانی زان دہن گفتم
چنان کن تا توانی کز میان باید سخن بیرون

آپکا انتقال بارہویں صدی ہجری میں ہوا آپ کا اور سیدعلی ثانی رضوی ہر دو کے مزارات میوردو میں مرکزی زیارتگاہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سیّدعلی شاہ رضوی نجفی

میوردو۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی آپ کے اساتذہ میں دیگر علماء کے علاوہ آیت اللہ سیدابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) بھی تھے آپ صاحب کرامت تھے، تبلیغِ دین لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر کرتے تھے شعلہ بیانی کی وجہ سے ذوالفقار معروف ہوئے۔

سیّدعلی شاہ رضوی

ولادت : ۱۸۸۷ م
وفات : ۱۹۵۷ م
مدفن : سکردو

متقی عالمِ دین تھے آپ عرفا چھوغوا پوچو کے نام سے مشہور تھے بہترین خطیب اور امام بارگاہ

بسوپی سکیمدان کی مجالس کے رونق تھے روزِ عاشورا کشمیری زبان میں مخصوص مرثیہ موسومہ "دان" پڑھا کرتے تھے، آپ نے کافی مراثی و نوحہ جات لکھے۔*

سیّد علی رضوی نجفی مرحوم

ولدیت : سیّد ابراہیم رضوی (م ۱۹۹۱م)
ولادت : ۱۹۴۵م
وفات : ۳ر ستمبر ۱۹۹۳م
مدفن : سکردو

پاری میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲م کو نجف اشرف گئے جہاں ۱۹۷۴م تک رہے اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ مجتبیٰ لنکرانی، آیت اللہ سیّد اسد اللہ مدنی شہید محراب (م ۱۴۰۱ھ)، آیت اللہ رشتی، آیت اللہ صدرا، آیت اللہ سیّد عبدالاعلیٰ سبزواری (م ۱۹۹۳م) اور آیت اللہ روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) سے اخذِ فیض کیا۔

۱۹۷۵م کو کراچی آئے ۱۹۷۸م کو واپس بلتستان چلے گئے، جامعہ منصوریہ سکردو میں مدرس رہے آپ بہترین مدرس تھے۔ آپ قتل گاہ سکردو کی مسجد میں امام الصلوٰۃ بھی تھے اور تحریک جعفریہ بلتستان کے جنرل سیکریٹری۔ چند ماہ کی علالت کے بعد ستمبر ۱۹۹۳م میں واصل بحق ہوئے ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی نے تاریخ کہی:

ارضِ بلتستان سیہ پوشِ و غمین و دلفگار	از غمِ فوتِ علی آن سیّدِ عالی تبار
مجتہد بود و خطیب و واعظ دین مُبین	مرزِ اسکردو زِ فقدانِ علی شد غمگسار
گوہر دُرجِ نُبوّت، عالمِ قرآنِ حقّ	سیّد السادات رضوی خاندان با وقار
عالمِ علم الیقین و کاشف حقّ الیقین	سیرت پاک محمدؐ را امین و استوار
آستانِ قُدسِ مَشہد، درگہ شاہِ نجف	بھر او عین الیقین و رحمت دیدارِ یار

*حسرت، محمد حسن۔ تاریخ ادبیات بلتستان، ص ۱۹۳۔

شہرِ اسکردو شدہ چون روضۂ رضوانِ دل
تا کہ مدفون آمدہ سیّد علی در آن دیار

آہ وافسوس از وفاتِ سیّدِ عالی نسب
حجۃ الاسلام، علی رضوی، گلِ باغ و بہار

اشک ریزان، سینہ کوبان مردم خُرد و کلان
غمگسار و دلِ شکستہ، با دو چشم اشکبار

صاحبِ آثارِ علمی، حق شناس و حق گزار
فقۂ پاک جعفری را زیب و زینت آشکار

شرعِ پاک احمدِ مختار از او رونق گرفت
رایتِ فقہ و حدیثِ مصطفیٰ را جان نثار

ہم مفسّر، ہم معلّم، ہم مدرّس، ہم خطیب
سیّد آل علیؑ، آلِ رضا را حق گزار

ای دریغا از وفات حضرتِ سیّد علی
رحمت و غفران حق بر تربتش گوہر نگار

بُلبل باغ ادب نغمہ سرا شد در غمش:
"غمگساران" گشتہ تاریخ وفات از غمگسار
۱۳۷۲ش

زد سیحا نغمۂ تاریخ میلادی چنین
"باغ نظم" شہر اسکردو شدہ یا قوت بار
۱۹۹۳ء

"زینتِ خُلقِ کریم و رشکِ" بلتستان علی
آیت روح خدا بود و نشانِ ذوالفقار
۱۹۹۳ء

ہم بُود تاریخ ہجری بی محابا فوتِ او
"تاج بخش حق شدہ" در مُلک جنّت پایدار
۱۴۱۴ھ

این رضا گوید ہمیشہ حرفِ حق در ہر کجا
جاوداں بادا علی رضوی بہ بلتستان دیار

شیخ علی مقدس نجفی

ولدیت : رضا

ولادت : ۱۹۲۸ء

مرتضیٰ آباد (حطو) سکردو میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے، آیت اللہ سید محسن الحکیم اور آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) سے اخذ فیض کیا۔ آج کل حوزۂ علمیہ مشہد میں مدرس ہیں۔

سید علی موسوی نجفی

ولدیت : آغا سید حسن موسوی

ولادت : ۱۹۳۰ء

حسین آباد سکردو میں پیدا ہوئے اپنے والد ہی کے ہمراہ ایران چلے گئے، جہاں ایف اے

تک تعلیم حاصل کی بعدازاں نجف اشرف چلے گئے جہاں ۱۹۵۱ء تک رہے اور آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی شہید محراب★ (م ۱۴۰۱ھ)، شیخ محمد تقی عرب، شیخ محمد علی مدرس افغانی، آیت اللہ سید محسن الحکیم (م ۱۹۷۱ء) اور آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۵۲ء کو لاہور آئے جہاں تادم تحریر دینی خدمات میں مصروف ہیں آپ کی سرپرستی میں مدرسہ جامعہ حیدریہ کردو، مدرسہ قرآن و عترت قلعہ سوبھا سنگھ، جامعہ علوم اسلامی فیصل آباد، درسگاہ علوم اسلامی لاہور قائم ہوئے، جامع المنتظر کی تاسیس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا آپ ۱۵۰ کے بانیوں میں سے ہیں، تحریک جعفریہ کے نائب صدر ہیں، آپ کا ہدف نوجوانوں کی تربیت ہے، شعروشاعری سے بھی شغف ہے۔ ۲۵ مرتبہ حج کرچکے ہیں۔ بلتستان میں خاص اہمیت کے حامل اور صاحب اثر ہیں آپ کے صاحبزادگان سید محمد عباس، سید محمد رضی اور سید محمد رضا قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں باقی دو صاحبزادگان مولانا سید حیدر نجفی اور مولانا سید مظاہر حسین قمی مختلف دینی مدارس میں مدرس ہیں۔

شیخ علی نجفی مرحوم

ولدیت : شیخ عبدالرحیم مرحوم

غندوس۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی علاقے میں سماجی اصلاحات

★ آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی ۱۳۲۷ھ کو دھخوارقان (ایران) میں پیدا ہوئے مختلف مدارس سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۴ سال تک قم میں آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹ء) کے درس میں شرکت کی اس کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء)، آیت اللہ سید عبدالھادی شیرازی اور آیت اللہ سید محسن الحکیم سے اخذ فیض کیا اسی دوران طلباء کو درس بھی دیتے رہے بعدازاں ہمدان میں مدرسے کی تاسیس کی استعمار کے سخت خلاف تھے، انقلاب کے بعد تبریز چلے گئے، ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ کو بروز جمعہ نماز پڑھاتے ہوئے مسجد میں شہید ہوئے۔

علی ربانی خلخالی۔ شہدای روحانیت شیعہ در یکصد سالہ اخیر جلد اوّل، ۱۴۰۲ھ ایران

کیں آپ نے اپنے علاقے میں ایک نہر نکلوائی آپ کی اولاد راولپنڈی میں آباد ہے۔

شیخ علی نجفی

مدفن : نجف اشرف

برالدو۔ میں پیدا ہوئے نجف میں تعلیم حاصل کی وہیں مدرس رہے نجف ہی وفات پائی۔

شیخ علی بوستانی قمی

سکونت : قم

باشہ تنگر میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قم تشریف لے گئے اور تمامتر دینی تعلیم وہیں حاصل کی، آیت اللہ خمینی کے شاگرد ہیں اور قم ہی میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں قم میں جو بلتستانی طلباء قیام پذیر ہیں ان کی تنظیم کے سرپرست ہیں آپ نے قم میں حسینیہ بلتستانیہ کے لئے زمین خریدی ہے، عمارت زیرِ تعمیر ہے۔ بلتی۔ فارسی اور عربی پر عبور حاصل ہے، آپ کی اہلیہ ایرانی ہیں۔

شیخ علی قمری

ولدیت : شیخ محمد رضا تہرانی (م ۱۹۰۷ء)
ولادت : ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء
وفات : ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء
مدفن : گنگوپی سکردو

تمامتر تعلیم اپنے والد اور نجف اشرف میں حاصل کی تمام عمر تبلیغی سلسلے میں اپنے والد کے ہمراہ رہے مختلف کتابوں کے مصنف اور عربی و فارسی کے صاحب دیوان شاعر تھے، ۷۹ سال عمر پاکر ۱۳۷۶ھ کو واصل بحق ہوئے راجہ محمد علی شاہ بیدل نے تاریخ کہی :

رفت زیں دار جفا سوئے بقا شیخ علی ذاکر آل محمد خادم دین نبیؐ
بد تمنا مدفنش با والدش ملحق شود شد قبول این مدعا نزد خداوند خفی
بہر تاریخ وفاتش گفت بیدل از خرد آہ کشید، غفرلہ شد منجلی

آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں ہیں :

○ کنز الادعیہ (فارسی)، خطی، ۱۵۴ ص، نستعلیق از قلم مؤلّف در سکردو در ۱۳۳۷ھ۔
آغاز: بسملہ و خطبہ و بعد چنین گوید احقر علی بن محمد رضا بن محمد جعفر.... کہ مدتی بود در تلاش بودم از برای چند ادعیہ معتبرہ برای کشف کروب....

○ بیاض شیخ علی قمری، خطی، ۱۰۲ ص، نستعلیق، فارسی و عربی ہر دو کلام۔

○ مسلک الذہب الی رب الارباب (فارسی)، اخلاق، ۲۰ص، ۱۳۶۰ھ، نستعلیق در شہر اسکردو، کاتب: شیخ علی بن محمد رضا۔
آغاز: بسملہ و خطبہ اما بعد چنین می گوید خوابیدہ بر قنطرہ عبور و افتادہ در دار غرور و بار ماندہ از روندگان....

○ مجموعہ تعویزات (فارسی)، ۲۰۰ ص، نستعلیق
آغاز: بسملہ این فالی است استخراج شدہ از جفر جامعہ حضرت امیر و طریقہ اش اینست۔

○ تحفۃ الصائمین (فارسی)، ۱۶۵ ص، نستعلیق، کاتب: مصنّف، ۸ شعبان ۱۳۴۰ھ۔
آغاز: بسملہ و خطبہ و بعد چنین گوید این عاصی ناسی ذو القلب القاسی الغریق فی للج بحار العاصی المفتقر الی رحمۃ ربی الغنی ابن محمد رضا علی.... اینکہ چون کشید مرا کشندہ تقدیر بحکم علیم قدیر بسوی کوہ ہای تبت از توابع کشمیر در آنجا. خود مصنف نے تاریخ تصنیف کہی:

بہر تاریخ سال تالیفش	غوطہ خوردم بہ بحر فکر و خیال
طبعم از قعریم جواہم داد	کہ توسّل نما با حمد و آل
سال تاریخ را زمن بشنو	می کنم بہر تو بیان الحال
کہ بسال ہزار و سی صد و چہل	ہشتم ماہ، ماہ ہشتم سال
ختم شد با نہایت دقت	روز جمعہ میان صبح و زوال

○ ترجمہ خطبہ امیر المؤمنین بغیر الف و ترجمہ نیز بغیر الف (فارسی) ۷ ص، نستعلیق۔
آغاز: حمد می کنم یکیکہ بزرگ شد منتش و فزون گردید نعمتش و بہتی گرفت....

○ ترجمہ خطبہ بی نقط و تراجم دیگر خطبہ ھای نہج البلاغہ

○ ہدایت الاخوان الی طریق الجنان جلد اوّل (فارسی)، در بارہ اثبات خلافت بلافصل علیؑ، ۲۴۴ ص، نستعلیق، ربیع الاوّل ۱۳۶۶ھ۔

آغاز: بسملہ وخطبہ و بعد مخفی نماند بر طالبان راہ نجات کہ این وجیزہ البیت در اثبات خلافت سلطان سریر ولایت و مرکز دائرہ ہدایت ....

○ ہدایت الاخوان الی حقیقۃ الایمان جلد دوم (فارسی)، ۲۶۱ ص، نستعلیق۔

آغاز: بسملہ و خطبہ امّا بعد چنین گوید آثم جانی علی بن محمد رضا بن محمد جعفر العزوی الطہرانی.... چون بحمد اللہ جزو اوّل کتاب مستطاب ہدایت الاخوان در اثبات خلافت بلافصل علی بن عمران از آیات محکمات ....

شیخ علی رحمۃ اللہ بہترین شاعر بھی تھے مناسب ہے کچھ نمونۂ کلام بھی درج کر دیا جائے۔

○ یا مرتضیٰ علی شہ مشکل کشا توئی | ما را ز بعد ختم رسل رہنما توئی
ہر چند در لباس بشر جلوہ کردہ | باشد یقین بشیعہ کہ نور خدا توئی

○ میر شمس الدین عراقی بت شکن کے مصرعے پر تخمیس:

از دہر رسم مہر و وفا نا مصوّر است | در وی ہر آنچہ عیش بود با نکدر است
بر او مبند دل کہ گرفتار دیگر است | دور قمر ببین کہ چگونہ ستمگر است
اوضاع این زمانہ بہ بین نوع دیگر است

○ تضمین بر رباعی منسوب خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ:

بر خلق خدا جہان پناہ است حسینؑ | خود سایہ رحمت الٰہ است حسینؑ
واللہ کہ بی جرم و گناہ است حسینؑ | مظلوم و وحید و بی سپاہ است حسینؑ
شاہ ہست حسینؑ پادشاہ ہست حسینؑ | دین است حسینؑ و دین پناہ است حسینؑ

○

چوں دید کہ دینِ حقؔ ز افعال یزید — از دست برفت و کفر شد باز جدید
دامن بکمر بست شہنشاہ شہید — باز از سر نو بدین حق روح دمید
سر داد نداد دست در دست یزید — حقّا کہ بنای لا الٰہ است حسین

○ تخمیس بر اشعار حضرت شمس تبریزؒ

ما در دو جہاں با احدی کار نداریم — ما در دو جہان جز تو مددگار نداریم
ما در دو جہاں خوف ز اشرار نداریم — ما در دو جہاں غیر خدا یار نداریم
جز یاد خدا ہیچ دگر کار نداریم

ہر چند اسیریم دریں گوشہ دنیا — ہر چند حقیریم دریں گوشہ دنیا
بے مثل و نظیر ایم دریں گوشہ دنیا — درویش و فقیریم دریں گوشہ دنیا
با نیک و بد خلق جہاں کار نداریم

ما غم زدہ گانیم دریں گوشہ دنیا — برحم زدہ گانیم دریں گوشہ دنیا
بیجا و مکانیم دریں گوشہ دنیا — ماتم زدہ گانیم دریں گوشہ دنیا
چوں زاغ گزر بر سر مردار نداریم

بنگر تو الٰہی بدل قمریؔ ناچیز — از خوف تو گردیدہ ز خون مملو و لبریز
بگزر ز گناہی و افعال بدش نیز — بنگر تو دل خستہ شمس حق تبریز
با جز ہوس دیدن دلدار نداریم

○ معلوم ہوتا ہے اہالی بلتستان نے شیخ کی وہ قدر نہ کی جو ایسے علماء کی کی جانی چاہیئے تھی چنانچہ ان کی ایک نظم ہے جس کا عنوان ہے:

"شکایت بخدمت شاہ ولایت از مردمانِ تبتّ"

اے صبا سوی نجف از ارضِ تبتّ کن گزر — عرض حال من رساں در نزد شیر کردگار
بعد از اہداء و سلام و تہنیت از من بگو — کردہ بر قمریؔ نہایت سخت جور ابن روزگار

هر کجا بردم توسّل باز گشتم ناامید | هر قدر کوشش نمودم کوششم نامد بکار
مدّت یک قرن باشد از نجف آواره ام | در جبال الجهل تبّت بی انیس و غم گسار
هر قدر تاب و توان بودم تحمل کرده باز | نزد این مخلوق بی غیرت ندارم اعتبار
هر چه با من بد نمودند صبر را کردم سپر | کردم ایشان را بخلّاق دو عالم واگزار
دارم ازین بیخ دها شکوه ها مالاتعد | نه یکی و نه دو تا نه صد هزار اندر هزار
گر یکایک را نویسم دفتری گردد طویل | اکتفا کردم بکم بیهوده راه اختصار
دشمنی دارم نهایت ظالم و بیدادگر | در کمین من نشسته دائما لیل و نهار
تا خدا یاری نماید میکنم از او حذر | لیک خوف سخت ازو دارم بوقت احتضار
هر زمان یاری ز او خواهم بر آن دیو رجیم | خاصه در وقت مردن ای ولی کردگار
عرض حاجت نیست، حاجت یا علی خود واقفی | حاجت دنیا و دین قمری مضطر برآر

بیرون نمود از نجفم با دل حزین | در تبتّم فگند بکنجی بغم قرین
واز اقربای خویش بعیدم درین زمین | نه همدم و نه مونس و نه یاور و معین
یا ذالمنن فلک بسر جنگ آمده | بیکس مرا چه دید قویچنگ آمده

شیخ علی مدد ایم اے

ولادت : ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ م
سکونت : گورنمنٹ ڈگری کالج گلگت

آپ گنش۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق برچہ قبیلہ سے ہے، آپ کی پیدائش کے ایک سال بعد آپ کے والدین بسلسلہ معاش اوشکھنداس۔ گلگت آ گئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی ۱۹۵۹ م میں پرائمری سکول اوشکھنداس میں داخلہ لیا ۱۹۶۳ م کو پانچویں جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کی ۱۹۶۸ م کو میٹرک کا امتحان پاس کیا اسی سال جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۷۵ م تک رہے اور مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا:

- ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن امروہی (م ۱۹۸۹ء)
- حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نجفی
- حجۃ الاسلام شیخ محمد موسیٰ نجفی
- علامہ بندہ حیدر
- شیخ غلام حیدر
- شیخ علی اصغر
- حافظ غلام حیدر
- مولانا حسن عباس مدظلہ

اسی دوران فاضل فارسی۔ ایم اے (اسلامیات) کے امتحانات پاس کئے کچھ عرصے محفل مرتضیٰ کراچی میں پیش نماز بھی رہے، فروری ۱۹۷۹ء کو گورنمنٹ ڈگری کالج گلگت میں تقرری ہوئی، کچھ عرصے میں آپ کا تبادلہ گورنمنٹ ڈگری کالج سکردو میں ہوگیا آجکل گورنمنٹ ڈگری کالج گلگت میں ہیں اور مقدور بھر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سیّد علی اکبر تبتی رندوی

آپ کے بارے میں تفصیلات حاصل نہ ہوسکیں سوائے اس کے کہ آپ کی ایک کتاب بنام "قاطع برھان" (فارسی) نگاہ سے گزری ہے جس میں علامہ سیّد علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ) اور آیت اللہ سیّد محمّد کاظم خراسانی (م ۱۳۲۹ھ) کی تقاریظ ہیں جن میں آپ کے علم و فضل کی تعریف کی گئی ہے، کتاب کی تفصیل یوں ہے:

صفحات: ۸۰

تاریخ تحریر: ۲۸ شعبان ۱۳۲۵ھ

تاریخِ اشاعت: ۱۳۲۸ھ

مطبع: رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور

موضوع: اثباتِ خلافت بلافصل امیرالمؤمنینؑ۔

سیّد علی حسینی

ولدیت: سیّد سلطان شاہ

ولادت: ۱۹۱۰ء

وفات: ۱۹۸۵ء

مدفن: سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم سکردو ہی میں حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں شیخ محمّد جوّاد ناصر الاسلام (م ۱۳۵۵ھ) بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں، جامع مسجد شیعہ سکردو میں خطیب رہے آپ کے صاحبزادے مولانا سیّد نجم الحسن نجفی جامع مسجد شیعہ گوجرانوالہ میں خطیب ہیں مولانا سیّد علی ۱۹۸۵ء کو واصل بحق ہوئے، غلام حسن طالب نے تاریخ وفات کہی:

چوں گذشت از دارِ فانی سیّد عالی مقام

آہ آہ گویان رسید درخانہ اش جملہ انام

مثلِ بلبل بر گلشن شد نوحہ خواں ہر خاص و عام
مرد و زن خورد و کلاں محزون پریشان شد تمام
یک ہزار و چار صد و پنج دوم ماہ رجب
ہم چو گوہر در صدف تدفین شد با صد ادب
بست و پنج مارچ، ہزار و نہصد و ہشتاد و پنج
شد برای مؤمنین عصر دوشنبہ وقتِ رنج
گفت تاریخ وفات طالب گریبان کردہ چاک
شد کہ چوں سیّد علی الحاج مدفون زیرِ خاک

سیّد علی موسوی نجفی

ولدیت : سیّد عون علی موسوی
ولادت : ۱۳۰۹ھ
وفات : ۱۹۸۶ء
مدفن : ایران

کرس میں پیدا ہوئے آپکا سلسلۂ نسب میر سیّد شمس الدّین عراقی (م ۹۳۲ھ) سے جاملتا ہے آپنے ابتدائی تعلیم اپنے بھائی سیّد مختار سے حاصل کی اس کے بعد اہلِ حدیث کے مشہور عالم مولانا رضاء الحقّ سے سات سال تک اکتساب فیض کیا آپ خاندانی لحاظ سے نوربخشی تھے لیکن بعد ازاں شیعہ ہو گئے اور اس سلسلے میں سیّد شاہ عباس آف گول سے بھی ہدایت لی، اور شیعت کو علاقہ چھلو میں عام کرنے کی کوشش کی کچھ عرصے کے بعد آپ نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور آیت اللہ سیّد ابو الحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) سے اخذ فیض کیا، خود سیّد علی مرحوم کا بیان ہے کہ ایک دن میں اپنے کمرے میں محوِ مطالعہ تھا کہ کمرہ کھلا اور آیت اللہ سیّد ابو الحسن پریشانی کے عالم میں کمرے میں داخل ہوئے، ان کے ہاتھ میں ایک خط تھا، آتے ہی انہوں نے متفکرانہ انداز میں فرمایا:

"آقای سید علی بلتستانی برای شما ماندن در نجف حرام است و توخدمتی کہ برای مذہب امامیہ در علاقہ کشمیر انجام دادہ ای از بین می رود باید ہمیں الآن بازگردی ماخدمت ترا بہتر از خدمات خود می شماریم"

چنانچہ آپ وکیل آیت اللہ کی حیثیت سے وطن واپس آئے اور تبلیغ کا کام شروع کردیا آپ نے علاقے کے ذمہ دار افراد کو شیعیت کی طرف راغب کیا جس کی وجہ سے علاقے میں شیعیت عام ہوگئی۔

آپ کے شاگردوں میں اخوند محمد علی، سید احمد شاہ، اخوند محمد تقی، اخوند عبدالرحیم، مرحوم شیخ محمد حسن محقق غواڑی، سید مہدی آف کرگل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

آپ کاشف الحق (فارسی) کے مصنف ہیں۔*

شیخ علی محمد نجفی

ولدیت : حاجی جعفر

ولادت : ۱۹۲۶م

اینگوت کھرمنگ میں پیدا ہوئے اس زمانے میں یہاں کے علماء کی طرف سے ایک فتویٰ صادر کیا گیا تھا جس کی رُو سے "اردو" پڑھنا لکھنا جائز نہیں تھا، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اخوند محمد حسن سے حاصل کی بعدازاں تین ماہ تک شیخ علی (م ۱۹۷۴م) برولمو سے اخذ فیض کیا۔ پھر نجف اشرف جانے کا خیال پیدا ہوا۔ مالی حالت درست نہ ہونے کے سبب اینگوت سے سکردو اور سکردو سے گلگت تک پیدل گئے۔ ۱۹۴۸م کو کراچی پہنچے جہاں ایک ماہ تک مزدوری کرتے رہے بعدازاں نجفِ اشرف روانہ ہوئے جہاں دس سال تک رہے اور آیت اللہ محمود شہرودی (م ۱۹۷۴م)، آیت اللہ سید محسن الحکیم (م ۱۹۷۱م) اور

* یہ تمام معلومات کاشف الحق کے ابتدائیے سے ماخوذ ہیں جسے مصنف کے صاحبزادے سید عباس موسوی نے تحریر کیا ہے۔

آیت اللہ سید عبداللہ شیرازی (م ۱۴۰۵ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا وطن واپس آئے علمی کام کرنے کا ارادہ تھا لیکن یہاں کے لوگ آپ سے صرف تعویذات کا مطالبہ کرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک علم کی حدود تعویذات سے ماورا نہیں تھیں لیکن حضرت شیخ ان کا مطالبہ پورا نہ کر سکے اور یوں اپنے ہی وطن میں "مسافر" بن گئے بایں ہمہ بیس سال تک علاقے ہی میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ایک سال تک کراچی میں حسینیہ ایرانیاں، چھ ماہ تک حسینی دالان ڈھاکہ، اور دو سال تک مدرسہ محمدیہ مہدی آباد میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ گزشتہ چودہ سال سے سکردو میں قیام پذیر ہیں جہاں مدرسہ عباسیہ میں مدرس مسجد حاجی گام میں پیش نمازی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں، اس سال محرم سدپارہ میں پڑھا، شیخ حسن فخرالدین اور شیخ علی نجفی آپ کے شاگردوں میں ہیں۔

شیخ علی نجفی

ولدیت : حاجی غلام مہدی

وفات : ۱۹۸۴ء

مدفن : گول

ابتدائی دینی تعلیم مولانا سید محمد ھادی (م ۱۹۹۰ء) سے حاصل کی، بعدازاں نجف اشرف تشریف لے گئے، واپسی پر تبلیغ وارشاد میں مصروف ہو گئے۔

شیخ علی نجفی

ولدیت : شیخ مہدی (م ۱۹۸۱ء)

ولادت : ۱۹۴۸ء

تمام تر تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی، قابل شخصیت ہیں آجکل لبنان میں ہیں۔

شیخ علی فاضل نجف

وفات : ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

مدفن : برولمو، بلتستان

مولانا شیخ علی برولمو کھرمنگ کے رہنے والے تھے طلب علم کے لئے نجف اشرف گئے اور

آیت اللہ میرزا محمد حسین کے شاگرد ہوئے، واپس وطن آکر اسلام اور شیعیت کی خوب خوب تبلیغ کی اسلامی قوانین کے نفاذ کے حامی تھے، شرک و بدعات کے سخت خلاف، انگریز کے سخت خلاف تھے، مولانا مرحوم نے علاقے میں کئی مدارس، مساجد اور امام بارڑے تعمیر کروائے علمِ دین کو عام کیا۔ ۱۹۷۴ء میں بر و لمو میں واصل بحق ہوئے اور وہیں دفنائے گئے۔ ★

آغا سید علی مرحوم

ولادت : ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء

وفات : ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء

شگر میں پیدا ہوئے علمائی شگر و غاسنگ سے استفادہ کیا تمام عمر ارشاد و تبلیغ میں گزاری۔

شیخ علی شگری

وفات : ۱۹۷۶ء

مدفن : نجف اشرف

انتہائی مقدس، عالم اجل اور بہترین مدرس تھے، شیخ کی تمام تر عمر تنگدستی میں گزری مگر بایں ہمہ علومِ اہلبیت عام کرتے رہئے تقسیم سے قبل سے شگر کشمیر تک اور کشمیر سے نجفِ اشرف تک پیدل سفر کیا، انتہائی محنت سے تعلیم حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئیؒ (م ۱۹۹۲ء) خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۹۷۶ء کو واصل بحق ہوئے نجفِ اشرف میں مدفون ہیں، آپ کے صاحبزادے شیخ غلام عباس تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

شیخ علی مہدی آبادی

ولدیت : حاجی موسیٰ

ولادت : ۱۹۶۲ء

مہدی آباد میں پیدا ہوئے، ۱۹۸۱ء کو گورنمنٹ ڈگری کالج سکردو میں پڑھ رہے تھے کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوا، اس جذبے کی تکمیل کرنے کے لئے جامعہ اہلبیت اسلام آباد

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۱۸۴۔

میں داخل ہوئے جہاں شیخ محسن علی نجفی اور مولانا سید افتخار حسین نجفی سے اخذ فیض کیا ۱۹۸۹ء کو قم گئے جہاں آیت اللہ نور محمدی، استاذ نیکو نام، شیخ راستی کاشانی اور شیخ وجدانی سے استفادہ کیا، آجکل سکردو ہی میں ہیں اور سلسلۂ نوربخشیہ پر تحقیق کر رہے ہیں آپ کے بھائی شیخ مہدی علی قم میں پڑھ رہے ہیں، شیخ علی، شیخ حسن پرکوتوی (م ۱۹۸۶ء) کے داماد ہیں۔

شیخ علی نجفی

ولدیت : اخوند حسین

ولادت : ۱۹۳۲ء

غاسنگ کھرمنگ میں پیدا ہوئے چوتھی جماعت تک سکول میں تعلیم حاصل کی، پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں بارہ سال تک رہے، سید اسد اللہ مدنی (م ۱۴۰۱ھ) شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ یعقوب پرکی (کرگل) شیخ غلام حسن پرکی، شیخ حسن ترکی اور آیت اللہ سید محمود شاہرودی سے اخذ فیض کیا، ۱۹۵۷ء کو وطن مراجعت فرمائی جامعہ محمدیہ مہدی آباد، مدرسہ الامام الصادق گول اور مدرسہ غواڑی میں مدرس رہے آپ کے صاحبزادے مولانا محمد حسین آٹھ سال سے قم میں زیرِ تعلیم ہیں۔

شیخ علی خان نجفی

ولدیت : کاچو مراد خان

ولادت : ۱۹۳۲ء

کمنگو میں پیدا ہوئے اور نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی۔

سیّد علی موسوی (ممتاز الافاضل)

ولدیت : سید محمد موسوی

غورسے خپلو میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخلہ لیا مروجہ درسِ نظامی کی تکمیل کی، قابل تھے صرف ۳۵ سال کی عمر پائی۔

شیخ علی شاہ نجفی

ولدیت : سید احمد شاہ

۱۹۶۴ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء) اور آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی شہید (م ۱۴۰۱ھ) سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۷۱ء کو قم گئے جہاں شیخ علی بوستانی بلتستانی سے رسائل و مکاسب اور آیت اللہ مشکینی سے تفسیر قرآن پڑھی، ۱۹۷۳ء کو وطن واپس ہوئے آج کل جامعہ اسلامیہ مہدی آباد میں مدرس ہیں۔

شیخ علی فاضل نجفی

ولدیت : شیخ محمد جو (م ۱۹۹۴ء)

ولادت : ۱۹۵۰ء

کواردو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے، کلیۃ الفقہ اور مدرسہ ثانی آیت اللہ بروجردیؒ نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی، سید محمد تقی حکیم آقا راستی، شیخ مجتبیٰ لنگرانی، شیخ محمد علی مدرس افغانی اور شیخ روشن علی ہندی سے اخذِ فیض کیا کچھ عرصے مشہدِ مقدس میں بھی رہے، آجکل سندھ میں کسی مدرسے میں ہیں، آپ شیخ حسن فخر الدین مؤلفِ کتب عدیدہ کے بھائی ہیں۔

سید علی آغا موسوی نجفی

ولدیت : سید عباس

وفات : ۱۹۸۶ء

مدفن : چھترون شگر

چھترون شگر میں پیدا ہوئے، پندرہ سال تک نجف اشرف میں پڑھتے رہے ساری عمر دینی خدمت میں گزار دی۔

شیخ علی اصغر حکمت

ولدیت : اخوند مقبل علی (م ۱۹۶۵ء)

ولادت : ۱۹۵۷ء

بانیچہ کھرمنگ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ۱۹۶۵ء کو نجفِ اشرف گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، سید محمد تقی جواہری سید جمال الدین خوئی، شاہ عباس قوچانی، سید جواہری افغانی، آیت اللہ سید نصر اللہ مستنبط اور آیت اللہ باقر الحکیم سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۷۴ء کو مراجعت فرمائی، بانیچہ ہی میں امام جمعہ و جماعت ہیں، آپ کے بھائی شیخ محمد جعفر آرزو جو ۱۹۶۱ء کو پیدا ہوئے قم میں درسِ خارج کی تکمیل کر رہے ہیں، آپ کے جدِ اعلیٰ میرزا داراخان عباسیوں کے دور میں ایران سے بلتستان میں آئے آپ کا خاندان علماء کا خاندان ہے جن کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے مخطوطات آپ کے پاس محفوظ ہیں۔

سید علی اکبر موسوی

ولدیت : سید میر محمد شاہ

ولادت : ۱۹۳۷ء

سکونت نگر خاص

شیخ طاہر محمود آف نگر سے ابتدائی تعلیم حاصل کی، ۱۹۴۹ء سے ۱۹۷۴ء تک نجفِ اشرف میں مدرسہ مہدی و مدرسہ بہبہانی میں پڑھتے رہے شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے بطورِ خاص اخذِ فیض کیا۔

اخوند علی جبّار

ولادت : ۱۹۲۷ء

ترشنگ استور میں پیدا ہوئے اخوند مہربان علی (م ۱۹۵۷ء) اور آغا مہدی آف سکردو سے تعلیم حاصل کی، ۱۹۵۲ء سے تا ہنگامِ تحریر ترشنگ کے جامع مسجد میں امام جمعہ و جماعت ہیں، آپ کے صاحبزادے سجاد حسین (ولادت : ۱۹۶۹ء) کراچی میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ علی حیدر نجفی

ولدیت : شیخ عبد اللہ نجفی

ولادت : ۱۹۶۰ء

اپنے والد کے ہمراہ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۹ء تک نجف اشرف میں رہے اور جید علماء سے اخذِ فیض کیا، آجکل وطن ہی میں ہیں۔

شیخ علی رضا نجفی

ولادت : ۱۹۴۷ء
سکونت : مولانا شیخ علی رضا نجفی جمری نگر ضلع گلگت

مولانا شیخ علی رضا ۱۹۴۷ء میں نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے آپ ابھی چودہ برس کے تھے کہ نجف اشرف چلے گئے وہاں تیرہ سال تک پڑھتے پڑھاتے رہے آپ نے وہاں خصوصاً آیت اللہ العظمیٰ ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۷۳ء میں واپس پاکستان تشریف لے آئے، کچھ عرصے کراچی میں رہے۔ ۱۹۷۷ء میں دارالعلوم جعفریہ جعفرآباد نگر ضلع گلگت کے مدرس اعلیٰ ہو گئے، کچھ عرصے بعد یہاں سے مستعفی ہو گئے، اب جمرنگر میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔*

شیخ علی مدبر نجفی

ولادت : ۱۹۳۸ء
سکونت : خطیب مسجد معصومین۔ دستگیر کالونی ۱۴/ کراچی ۳۸/

شگر میں پیدا ہوئے وطن میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے کچھ عرصے سامرہ بھی رہے جہاں شیخ محمد حافظ بلتستانی، مولانا سید جعفر شاہ، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے استفادہ کیا، ۱۹۸۱ء میں کراچی میں مدرسہ معصومین کی بنیاد رکھی۔

○ معراجِ مؤمن کیا ہے؟ ○ بچوں کی تربیت اسلام میں ○ قرضِ حسنہ اور تعلیماتِ اسلام نامی کتابوں کے مصنف ہیں۔

---

* سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۱۹۰۔

شیخ علی محمّد انصاری قمی

ولدیت : غلام حیدر (م ۱۹۶۴ء)

ولادت : ۱۹۵۱ء

مہدی آباد کھرمنگ میں ولادت ہوئی، جامعہ محمّدیہ مہدی آباد میں مولانا سیّد حسن شاہ اور شیخ غلام حسین مقدس سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۱ء کو جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں مولانا سیّد صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء)، مولانا حافظ ریاض حسین نجفی اور مولانا عبدالغفور سے اخذ فیض کیا اسکے بعد قم چلے گئے جہاں نو سال تک شیخ فخرالدّین اعتمادی، آقای وجدانی، آقای صالحی افغانی اور آقای پایانی سے خوشہ چینی کی آجکل مہدی آباد اور اس کے اطراف میں دینی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

شیخ علی محمّد نجفی

ولدیت : غلام محمّد

ولادت : ۱۹۳۷ء

کسرو طولتی میں پیدا ہوئے اور نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی۔

شیخ علی محمّد نجفی

ولادت : ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء

وفات : ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

مدفن : لاہور

گمبہ سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آیت اللہ سیّد ابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) اور آیت اللہ حسین قمی سے اخذ فیض کیا، ۲۵ سال تک نجفِ اشرف میں رہے، بلتستان آکر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے، سیّد محمّد طہٰ، شیخ مہدی رح، شیخ احمد علی رح، آغا علی رح اور شیخ غلام حسن آپکے شاگردوں میں سے ہیں۔

شیخ علی مدد نجفی

ولدیت : جناب علی سرور مرحوم

ولادت : ۱۹۳۷ء

سکونت : خطیب عسکری مسجد، دستگیر سوسائٹی کالونی ۹ کراچی

مولانا شیخ علی مدد نجفی ۱۹۳۷ء میں نگر (گلگت) میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اور ابتدائی دینی کتابیں پڑھنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے، آٹھ سال تک نجف اشرف میں رہے، آپ کے اساتذہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء) سرِفہرست ہیں اس کے بعد پاکستان تشریف لے آئے، یہاں آکر منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

آپ گزشتہ پندرہ سال سے کراچی میں عسکری مسجد میں خطیب ہیں۔ ہیئتِ آئمۂ مساجدِ امامیہ کراچی کے صدر ہیں* مولانا خوش اخلاق اور فعال آدمی ہیں۔

شیخ عبد علی نجفی

ولدیت : امیر حمزہ

ولادت : ۱۹۵۲ء

ھوپر۔ نگر میں پیدا ہوئے، ۷۳۔۱۹۶۵ء نجفِ اشرف میں شیخ جواہری، شیخ محمد تقی، سید محمد کلانتری اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے اخذِ فیض کیا۔ وطن مراجعت فرمانے کے بعد سے تا دمِ تحریر خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

شیخ غلام حسین نجفی

ولدیت : حاجی شیر خان

ولادت : ۱۹۲۲ء

گلتری شنگھوہ، نگر میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم شیخ علی بردلموی سے حاصل کی۔ ۸۰۔۱۹۷۰ء تک دس سال نجفِ اشرف میں رہے جہاں شیخ محمد علی افغانی اور حافظ بشیر حسین پاکستانی سے اخذِ فیض کیا، واپسی پر گلتری میں بارہ سال تک تبلیغ وارشاد میں مصروف رہے، عرصہ چار سال سے مسجدِ حیدریہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں امام جماعت ہیں، مدرسہ بنت الھدیٰ اور مدرسہ بنات سکردو کے مدیر ہیں جہاں بالترتیب ۷۰ اور ۱۲ طالبات علومِ دینیہ حاصل کر رہی ہیں۔

---

* سید حسین عارف نقوی، تذکرۂ علمائے امامیہ پاکستان، ص ۱۹۲۔

شیخ غلام حیدر نجفی

غلمت ۔نگر میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم گھر میں حاصل کی بعدازاں آپ نجفِ اشرف چلے گئے جہاں چھ سال تک رہے، آپ سیاسی بصیرت کے مالک ہیں جب ریاست نگر میں راجگی کے خلاف تحریک چلی تو آپ نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا آپ انتہائی ملنسار اور مہمان نواز ہیں اس وقت آپ تحریک جعفریہ شمالی علاقہ جات اور انجمن امامیہ گلگت کے صدر ہیں۔ شینا زبان کے بہترین خطیب ہیں آجکل دنیور، گلگت میں رہائش پذیر ہیں۔*

شیخ غلام علی مرحوم

ولدیت : حاجی غلام مہدی

وفات : ۱۹۹۰ء

مدفن : گول

گول. سکردو میں پیدا ہوئے، مولانا سیّد محمّد ھادی (م ۱۹۹۰ء) سے اخذِ فیض کیا، تبلیغ کا حق ادا کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے.

شیخ غلام حسن ذودی یدی نجفی

ولدیت : عبداللہ

ولادت : ۱۹۰۴ء

وفات : ۱۹۸۹ء

مدفن : پاری کھرمنگ

بہت بڑے عالم تھے آپ کے تین صاحبزادے شیخ محمّد علی نجفی، شیخ محمد ھادی نجفی، شیخ محمّد جواد نجفی لداخ میں ہیں.

---

* مکتوب شیخ غلام حسین انجم بنام مؤلف.

شیخ غلام حسن ناظم الدین نجفی

ولدیت : حاجی حمزہ علی

ولادت : ۱۹۵۱م

تسر شگر میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم آقا ظاہر (م ۱۹۸۷م) آف چھتروں کے پاس حاصل کی۔ ۱۹۶۵م کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ علی قائنی اور سید کاظم سرابی سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۷۳م کو وطن مراجعت فرمائی، آج کل مدرسہ رسولِ اعظم سکردو میں مدرس ہیں۔

شیخ غلام حسن نجفی

ولدیت : غلام رضا

ولادت : ۱۹۳۵م

شگر خاص میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۱م کو مدرسہ ایروانی نجفِ اشرف میں داخلہ لیا، ۱۹۶۶م کو واپس وطن آئے، نجفِ اشرف میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

شیخ محمد جو کواردوی، سید علی شاہرودی اور سید حسین افغانی آجکل اپنے ہی علاقے میں وعظ و نصیحت میں مصروف ہیں اور مدرسہ★ بہبہانیہ شگر میں مدرس ہیں۔

اخوند غلام حسین عارف

ولدیت : اخوند محمد

ولادت : ۱۹۴۲م

شرنگ، کھرمنگ میں پیدا ہوئے شیخ علی محمد سے اخذِ فیض کیا، بلتی زبان میں شعر بھی کہتے ہیں۔

شیخ غلام حسین

مدفن : گنگنی کھرمنگ

★ اس مدرسہ کا آغاز ۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ کو ہوا ——— مندرجہ ذیل تین اساتذہ ہیں:

شیخ غلام حسن، مولانا محمد علی ممتاز الافاضل اور حاجی فدا حسین، ۸۲ طلبہ اور ۱۲۰ طالبات زیرِ تعلیم ہیں مدرسہ کا زیادہ خرچہ سید حسن بہبہانی کویتی برداشت کرتے ہیں۔

شیخ غلام حسین

ولدیت : اخوند حسن (م ۱۹۷۲ء)

ولادت : ۱۹۴۵ء

سکونت : جامعہ محمدیہ مہدی آباد کھرمنگ

مہدی آباد جس کا سابقہ نام پرکوتہ تھا جسے ۱۹۸۱ء کو تبدیل کیا گیا' میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اخوند حسین علی اور شیخ علی نجفی آف غاسنگ سے حاصل کی بعدازاں دارالعلوم جعفریہ خوشاب چلے گئے جہاں مولانا محمد حسین سے اخذِ فیض کیا پھر جامع المنتظر لاہور گئے جہاں مولانا سید صفدر حسین (م ۱۹۸۹ء)، مولانا عبدالغفور جعفری اور مولانا امان اللہ جعفری اراٹین سے استفادہ کیا، ۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۴ء تک اسی مدرسے میں مدرس رہے، آج کل اس مدرسے کے مہتمم ہیں انتہائی مقدس ہیں، احقر کی ملاقات عاشورۂ محرم ۱۴۱۳ھ کو شیخ محسن علی نجفی کے ہمراہ اور اس کے چند دن کے بعد سکردو میں ہوئی۔

شیخ غلام حسین سلیم ایم اے

ولدیت : محمد علی

ولادت : ۲۲ فروری ۱۹۴۷ء

پاری۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء کو جامعہ امامیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۶۸ء تک رہے اور مولانا سید ظفر حسن امروہی (م ۱۹۸۹ء)، مولانا احمد عباس و علامہ طالب جوہری سے اخذ فیض کیا، ۱۹۷۰ء کو کراچی یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا اور اسی سال ایف جی کالج سکردو میں اسلامیات کے لیکچرار مقرر ہوئے اس کالج میں ۱۹۸۰ء تک رہے، بعد ازاں ۸۵۔۱۹۸۰ء ایف جی ڈگری کالج ۲ اسلام آباد میں آگئے ۱۹۸۵ء میں وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد میں اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر مقرر ہوئے ۱۹۸۷ء کو ملازمت سے استعفیٰ دیکر عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا اور ناردرن ایریا کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔

آج کل تحریک جعفریہ پاکستان شمالی علاقہ جات کے جنرل سیکرٹری ہیں اور مقدور بھر دینی

وسماجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، شعر و شاعری سے بھی شغف ہے، سلیم تخلص ہے۔

نمونۂ کلام:

انسان کے ہر خواب کی تعبیر بدل جائے
رفتارِ جہاں اور فلک پیر بدل جائے

اصلاح ہو گر زاویہ فکر بشر کی
آزادیِ انسان کی تفسیر بدل جائے

آزاد اگر سمجھے تو ناداں ہے وہ قیدی
زنداں میں گر پاؤں کی زنجیر بدل جائے

جاں بخشی کا پروانہ سمجھتا ہے جہالت
دشمن کے اگر ہاتھ کی زنجیر بدل جائے

وقفے کو عدو کے نہ سمجھ امن کا پیغام
دھوکے میں مبادا تری تدبیر بدل جائے

ہر دور میں ہیں سینہ سپر حق کے پرستار
ہے تیرا گماں اسوۂ شبیرؑ بدل جائے

جارح سے عدالت کی توقع ہی عبث ہے
ممکن نہیں آئینے میں تصویر بدل جائے

مشرق کبھی آقا، کبھی مغرب تیرا قبلہ
کیونکر اے مسلماں تری تقدیر بدل جائے

بازو میں سکت ہے نہ ہے افکار ہم آہنگ
شاید ہی کبھی قسمتِ کشمیر بدل جائے

اپنا ہی لہو رن میں بہاتے ہے مسلمان
دشمن کے جتن نعرۂ تکبیر بدل جائے

ہوگا نہ کبھی ملتِ بیضاء کا تحفظ
جب تک نہ تیرا نعرۂ تکفیر بدل جائے

غفلت ہو، عمل بھی نہ ہو اور پھر یہ تمنّا
حالات کے دیوار کی تحریر بدل جائے

ظالم کی سرخروئی کا مطلب تو یہ ہوگا
فطرت کے مکافات کی تعزیر بدل جائے

افراد جماعت کی ترقی کو ہے لازم
گفتار کے غازی کی بھی تعزیر بدل جائے

امید کی وادی میں سلیم محو دعا ہے
بے جان سے الفاظ کی تاثیر بدل جائے

شیخ غلام حسین ناصر نجفی

ولدیت: حاج حسین

ولادت: ۱۹۵۳ء

سرفہ رنگاہ سکردو میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں پانچ سال تک مدرسہ قوام شیرازی میں پڑھتے رہے، دینی جذبے سے سرشار ہیں۔

شیخ غلام حسین نجفی سحر

ولدیت : غلام محمد

ولادت : ۱۹۶۱ء

چھورکاہ۔تنگر میں پیدا ہوئے ، ابتدائی دینی تعلیم وزیر محمد حسین اور آغا سید علی موسوی نجفی سے حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آٹھ سال رہے، مولانا شیخ محمد فاضلی افغانی، شیخ علی قمی، شیخ شبیر حسین ھندی نجفی سے علوم آلِ محمدؐ کا درس لیا، ایک سال تک حوزہ علمیہ دمشق (شام) میں بھی رہے جہاں حجۃ الاسلام سید احمد واحدی سے اخذِ فیض کیا، کچھ عرصے مدرسۂ ھاشمیہ کھارادر کراچی میں مدرس رہے، عربی، فارسی، اردو اور بلتی میں شاعری بھی کرتے ہیں۔

نمونۂ کلام اردو:

کب تلک دیکھے گی یہ دنیا سرابِ زندگی
پی کے کسنے قے نہیں کی ہے شرابِ زندگی

ایک اک کلمہ بھرا ہے تلخیوں سے لاکھ لاکھ
میں نے یہ دیکھا، پڑھی ہے جب کتابِ زندگی

زندگی ہے موت، لیکن موت آئے گی نہیں
جب تلک دیکھے نہ انساں پیچ و تابِ زندگی

خلد سے آئے بلاوا اس کو جو انسان رہے
اور وہ پورا کرے اپنا نصابِ زندگی

قبل موت ربِّ دو عالم کو دیا اس نے حساب
جس نے یاں پر لے لیا اپنا حسابِ زندگی

حدِ انسانی سے جو خارج ہوا اس کے لئے
موت بن سکتی نہیں ہرگز جوابِ زندگی

زندگی مجرم بنا کر جو کرے گا پیش، وہ
موت کی صورت میں بھگتے گا عقابِ زندگی

جو حقیقت خواب کو کہتا ہے وہ خوابیدۂ دل
خودکشی سے دُور کرتا ہے عذابِ زندگی

تیرے بالوں کی سفیدی کیوں مصیبت بن گئی
بشریت میں عام ہے شیخ و شبابِ زندگی

اک جھلک دنیا کی دیکھی اور چلا سوئے عدم
لو یہ ہے انساں تیرا لبِّ لبابِ زندگی

جب حیاتِ جاودانی موت کے پردے میں ہے
پھر سحر تجھ کو ہے پیارا کیوں یہ خوابِ زندگی

فارسی:

دست و پایم را رسن بستی دھانم دوختی
باز می گوئی کہ در امر خودت مختار باش

چو صدای من و تو یکجا شود نطق من از نطق تو پیدا شود

شیخ غلام حسین نجفی

ولدیت : گل شاہ

وفات : ۱۹۵۰ء

مہدی آباد۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمامتر دینی تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی، آیت اللہ سید محمد کاظم یزدی (م ۱۳۳۷ھ) اور آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) کے وکیل مطلق تھے وطن واپسی پر علاقے میں بہترین انداز میں دینی تبلیغ کی، انتہائی مقدس تھے۔

شیخ غلام حیدر

پاری میں پیدا ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آجکل ترکتی میں استاذ ہیں۔

شیخ غلام حیدر نجفی

ولدیت : علی روزی

ولادت : ۱۹۱۵ء

بروچن میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد شیخ علی مرحوم سے استفادہ کیا، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ علی بروملو (۱۹۷۴ء)، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، سید محسن خلخالی اور سید حسین شوستری سے علمِ دین حاصل کیا آجکل علاقہ گلتری میں تبلیغ و تدریس میں مصروف ہیں۔

شیخ حیدر نجفی

ولدیت : علی

ولادت : ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء

وفات : ۲ رجب ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء

مدفن : اخوندپا کھرمنگ

اخوندپا (غاسنگ) میں پیدا ہوئے چھتروں میں سید عباسؒ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے، وطن مراجعت فرمانے کے بعد سانکو (کرگل) میں مدرس رہے، ۱۹۴۵ء

کرگل سے واپس آئے۔

تجوید القرآن (منظوم بلتی)، اصولِ دین (منظوم بلتی) اور آداب الصلوٰۃ (منثور بلتی) کے مصنف ہیں۔

شیخ غلام رسول

ولدیت : محمد خان

ولادت : ۱۹۴۲ء

کچورہ میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲ء کو کربلا چلے گئے جہاں مدرسہ بقا میں آقای حسین خوئی، آقای عماد الدین بحرینی سے استفادہ کیا۔ ۱۹۷۴ء کو وطن مراجعت فرمائی آج کل کچورہ ہی میں ہیں۔

شیخ غلام رضا نجفی

ولدیت : داؤد

ولادت : ۱۹۳۲ء

سماٹر نگر (گلگت) میں پیدا ہوئے، آپ شیخ بلال سماٹری جو آجکل کراچی میں تبلیغ دین میں مصروف ہیں، کے بھائی ہیں، پانچ سال سے وطن ہی میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں سات سال تک مدرسہ قوام شیرازی میں شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء) آقا نجوانی سے اخذِ فیض کیا ۱۹۷۷ء کو وطن واپسی ہوئی جہاں ۱۹۸۵ء کو مدرسہ نور العلم کی بنیاد رکھی۔

شیخ غلام عباس روحانی نجفی

ولدیت : حاجی مہدی صاحب فاضل نجف

ولادت : ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء

مولانا شیخ غلام عباس روحانی ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء بمقام گول بلتستان میں پیدا ہوئے، پرائمری پاس کرنے کے بعد آٹھ سال تک بلتستان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی، پھر عراق تشریف لے گئے، بارہ سال تک وہاں مقیم رہے، ان بارہ سالوں میں سے سات سال تک سامرہ میں علومِ اہلِ بیت علیہم السلام میں منہمک رہے اور حضرت مولانا علامہ سید مجتبیٰ لنگرانی مدظلہ کی خدمت اقدس میں رہے آپ نے یہاں صرف و نحو حضرت علامہ شیخ حسن ماکوی مدظلہ سے معالم الاصول اور حاشیہ

عبداللہ کے درس حضرت مولانا شیخ روشن علی مدظلہ سے حاصل کئے پانچ سال نجفِ اشرف مقیم رہے، وہاں آپ نے قوانین، معانی وبیان استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی سے پڑھے، رسائل مکاسب اور کفایہ جلدین حضرت علامہ غروی مدظلہ سے پڑھیں۔

نجفِ اشرف سے واپسی پر آپ پانچ سال تک بلتستان میں تبلیغ کرتے رہے اور اب ڈھائی سال سے مدرسہ انوار المصطفےٰ ٹرسٹ چھلو میں مدرس ہیں اور "جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں" میں مصروف ہیں۔

مولانا عربی، فارسی، اردو اور بلتی خوب جانتے ہیں، آپ نے نجفِ اشرف تشریف لے جانے سے پہلے اپنے گاؤں "گول" میں ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی تھی مگر وہ اب ختم ہو چکا ہے، بلتستان کے مختلف علاقوں میں مجالس محرم الحرام پڑھتے رہتے ہیں۔★

شیخ غلام علی حافظی نجفی

ولدیت : شکور علی
وفات : ۱۹۹۰م
مدفن : پاری

پاری میں پیدا ہوئے نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی۔

شیخ غلام علی مرحوم

ولدیت : حاجی غلام مہدی
وفات : ۱۹۹۰م
مدفن : گول

گول بکردو میں پیدا ہوئے مولانا سید محمد ھادی (م ۱۹۹۰م) سے اخذِ فیض کیا۔ تبلیغ کا حق ادا کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔

★ سید حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۲۱۲۔

اخوند غلام علی مقدسی

ولدیت : حاجی کلب علی

ولادت : ۱۹۳۲م

میموش نهنگ میں پیدا ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ جعفریہ میموش میں مدرس ہیں۔

شیخ غلام علی حیدری نجفی

ولدیت : کلب علی

ولادت : ۱۹۲۶م

پاری کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم پاری ہی میں شیخ غلام حسن ذبدوی نجفی سے حاصل کی پھر نجفِ اشرف چلے گئے جہاں آٹھ سال رہے شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) سے ادب، آیت اللہ سید محمد کاظم یزدی (م ۱۳۳۷ھ) سے فقہ اور شیخ محمد خراسانی (م) سے علم کلام میں مہارت حاصل کی، صفر ۱۳۸۰ھ کو وطن واپس آئے، بیس سال تک مدرسہ باب العلوم الرضویہ* پاری میں مدرس اعلیٰ رہے، آپ کے صاحبزادے محمد عباس حیدری جامع المنتظر لاہور میں پڑھتے ہیں۔

شیخ غلام علی مہدی آبادی مرحوم

علامہ سید علی الحائری (م ۱۳۶۰ھ) کے شاگرد تھے، بہترین مدرس تھے۔

شیخ غلام علی نجفی

ولدیت : محسن علی

ولادت : ۱۹۴۳م

باشہ شگر میں پیدا ہوئے سطحیات تک پاکستان میں تعلیم حاصل کی پھر دس سال تک نجفِ اشرف میں رہے۔

---

* اس مدرسے کی بنیاد ۱۳۸۲ھ کو رکھی گئی، یہاں سے اب تک سینکڑوں علماء سندِ فراغت حاصل کر چکے ہیں، شاید پاری میں بحوالہ بلتستان سب سے زیادہ علماء گزرے ہیں، پاری میں ایک خانقاہ بھی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کسی زمانے میں نوربخشی بھی تھے۔

اخوند غلام محمّد

ولدیت : جوّاد علی

ولادت : ۱۹۴۶م

بھیور میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دس سال تک پاکستانی مدارس میں اور پانچ سال تک قم میں رہے سیاسی ذہن کے حامل ہیں پاکستان پیپلز پارٹی شمالی علاقہ جات کے رکن ہیں۔

شیخ غلام محمّد نجفی

ولدیت : صفدر علی

وفات : ۱۹۵۲م

مدفن : نجف

پاری کے رہنے والے تھے، نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی اور وہیں پیوندِ خاک ہوئے۔

شیخ غلام محمّد انصاری نجفی

ولدیت : شیخ محمد

ولادت : ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶م

شگری خورد سکردو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳۸۰ھ کو نجفِ اشرف گئے، شیخ شبیر حسین ھندی، شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ محمد جو کواردوی اور شیخ حسن علی سے اخذِ فیض کیا، ۱۳۹۳ھ کو پاکستان واپس آئے، حیدری مسجد کھوکھرا پار میں دو سال تک خطیب رہے، مدرسہ جوّادیہ اور مدرسہ منصوریہ سکردو میں مدرس رہے، مدرسۃ الحجتیہ شگری خورد میں بھی مدرس رہے، فارسی اور بلتی ہر دو زبانوں میں شعر کہتے ہیں۔ آج کل جامع مسجد قلعہ سوبھا سنگھ نارووال میں خطیب ہیں۔

نمونۂ کلام : فارسی

السلام ای رہبر عالم خمینی زندہ باد
السلام ای قائدِ اعظم خمینی زندہ باد
خاک پایت کیمیا شد سایہ ات ظلّ ھما
مظہر تقوا و ایمانم خمینی زندہ باد

شیخ غلام محمد غروی نجفی

ولدیت : شیخ غلام حسین

ولادت : ۱۹۱۲م

اولڈینگ کھرمنگ میں پیدا ہوئے، چھ سال تک نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کرتے رہے، شیخ محمد علی، شیخ محمد حسن اور شاہ عبداللہ آپ کے شاگردوں میں ہیں، وطن ہی میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

شیخ غلام محمد نجفی

ولدیت : شیخ محمد اصغر

ولادت : ۱۹۴۷م

کمنگوہ میں پیدا ہوئے تین سال تک ژندھو میں مولانا سید احمد شاہ گوہری سے استفادہ کیا پھر نجفِ اشرف چلے گئے جہاں بارہ سال تک رہے شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) اور آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) سے بطورِ خاص استفادہ کیا واپسی پر کچھ عرصے دار العلوم مرادیہ گلاب پور میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے آجکل مدرسہ امامیہ مبارکہ وزیر پور شگر میں مدرس ہیں آپکا ایک مرتبہ شیخ محمد علی نوربخشی سے ڈغنی خپلو میں وضو کے بارے میں مناظرہ ہوا۔

غلام محمد غروی

ولدیت : ھاشم مرحوم

ولادت : ۱۹۱۸م

وفات : ۱۹۹۲م

مدفن : سکردو

پاری کھرمنگ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ اخوند بزرگ نجفِ اشرف میں داخلہ لیا، شیخ محمد حسین اصفہانی، شیخ شمس الدین اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) سے تمامتر علوم حاصل کئے، وطن مراجعت فرمانے کے بعد دینی تبلیغ و اصلاحِ قوم میں مصروف رہے، سیاسی ذہن رکھتے تھے ـــــ تحریکِ جعفریہ شمالی علاقے کے سربراہ تھے، ۱۹۵۰م سے تادمِ وفات انجمن امامیہ کے صدر رہے۔ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲م کو کراچی میں واصل بحق ہوئے، میت سکردو لائی گئی اور ہزاروں اشکبار آنکھوں کی موجودگی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا نے قطعۂ مادۂ تاریخ کہا:

شیخ بلتستان زمین اندر گذشت   عالم علم الیقین اندر گذشت

رہنمای مؤمنان و بلتیان   پیر اسکردو زمین اندر گذشت

مردمان را رہنما و راہبر   قاری قرآن دین اندر گذشت

شد محمد را غلام پاکباز   شیخ پاک مؤمنین اندر گذشت

چاردہ معصوم را نوحہ سرا   مرثیہ خوان حزین اندر گذشت

ساربان حق پرست عاشقان   نی نواز مسلمین اندر گذشت

مجتہد در علم فقہ و فلسفہ   طالبین را مستعین اندر گذشت

مرد و زن اورا مرید و او مراد   پیر نیک سالکین اندر گذشت

زاہد و عابد بہ بلتستان زمین   انتخاب ساکنین اندر گذشت

چون برفت از ملک فانی آن بزرگ   کاتب خامہ چنین اندر گذشت

"خسرو شہر" آمدہ تاریخ فوت   گلستان ناصحین اندر گذشت

"تاج بخش جاودان" رفت از جہان [۱۳۷۱ھ ش]   مفتی مسجد نشین اندر گذشت

"ھشت بہشت" آمد مقامش در جنان [۱۴۱۲]   پاکباز و راستین اندر گذشت

ذات فیاض، آن محمد را غلام [۱۹۹۲م]   سالک حکمت قرین اندر گذشت

رحمت حق بر مزار پاک او   مرشد راہ مبین اندر گذشت

حمد و قل آمد نثار روح او   عاشق عرش برین اندر گذشت

این "رہا" پیوستہ اعلام حق   اعلم مردان دین اندر گذشت

شہرت علامہ می زیبد بر او   حضرت علامہ دین اندر گذشت

یاروی بودہ بہ نسبت آن بزرگ

گوہر پاک نگین اندر گذشت

شیخ غلام محمد نجفی

ولدیت : حاجی غلام

ولادت : ۱۹۲۲ء

بریسل کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی آجکل مدرسہ جعفریہ بریسل میں اُستاذ ہیں۔

غلام مرتضیٰ قدیر نجفی

ولدیت : شیخ ابوذر (م ۱۹۷۱ء)

ولادت : ۱۹۵۶ء

ھوپر۔ نگر میں پیدا ہوئے اوائل عمر ہی میں اپنے والد مرحوم کے ساتھ نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں ۷۷-۱۹۷۱ء تک رہے اور آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹ء) اور آیت اللہ سید محمود شہرودی (م ۱۹۷۴ء) سے اخذ فیض کیا آج کل وطن ہی میں تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

شیخ غلام مہدی نجفی

ولدیت : جناب محمد عبداللہ

ولادت : ۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء

سکونت : مسجد امام بارگاہ، گلگتی، کوئٹہ

شیخ غلام مہدی نجفی، ۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء میں بمقام حمری نگر، تحصیل نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے، تمامتر تعلیم عراق میں حاصل کی آپکے اساتذہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی افغانی، حضرت مولانا شیخ مسلم مدظلہ اور حضرت مولانا شیخ محمد رضا اصفہانی قابلِ ذکر ہیں۔ سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد بڈالی تحصیل کشمور ضلع جیکب آباد تشریف لائے جہاں عرصہ نو سال تک تبلیغ و ہدایت کرتے رہے، اس علاقے میں آپ نے اہلِ سنّت سے مناظرہ کیا اور جس کے نتیجہ میں عوام کے علاوہ ایک سُنّی عالم حضرت مولانا محمد ابراہیم مدظلہ شیعہ ہو گئے جو آجکل حیدری مسجد بڈالی ضلع جیکب آباد (سندھ) میں خطیب ہیں۔ مولانا شیخ غلام مہدی مدظلہ نو سال

کے بعد کوئٹہ تشریف لے آئے اور جب سے اب تک مسجد گلگتی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں، مولانا موصوف سندھ کے مختلف علاقوں میں مجالس پڑھ چکے ہیں۔★

شیخ غلام مہدی

ولدیت : احمد علی

ولادت : ۱۹۳۳م

تسر شگر میں پیدا ہوئے جماعت نہم تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سکردو اور چھترون میں لمعہ جلدین تک تعلیم حاصل کی آجکل باشہ شگر میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

شیخ غلام مہدی

ولدیت : حاجی حمزہ

ولادت : ۱۹۴۵م

انگوٹے کھرمنگ میں پیدا ہوئے، جامعہ اسلامیہ محمدیہ مہدی آباد میں شیخ علی محمد، سید علی موسوی، سید حسن شاہ، شیخ علی، شیخ غلام حسین اور شیخ حسین علی سے تعلیم حاصل کی آج کل جامعہ مغاسیہ★★ غواڑی تحصیل خپلو میں مدرس ہیں۔

شیخ غلام مہدی رکن الدین

ولدیت : محمد حسین

ولادت : ۱۹۳۷م

کمنگو کھرمنگ میں پیدا ہوئے نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی، آیت اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) کے پرجوش حامیوں میں سے ہیں، آیت اللہ کے رسائل و فوٹو رکھنے کے جرم میں گزشتہ بارہ سال سے بغداد کی جیل میں قید ہیں۔

★ سید حسین عارف نقوی تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۲۲۲۔

★★ اس مدرسے کی تاسیس ۱۹۷۳م کو ہوئی، شیخ حسن مہدی آبادی (م ۱۹۸۶م) نے سرپرستی قبول کی، ۳۵ طلباء اور دو اساتذہ ہیں، حاجی ابوذر مدرسے کی توسیع میں بہت کوشش کر رہے ہیں، حاجی صاحب نے مدرسے کیلئے ۳۵۰ کنال زمین صرف ساٹھ ہزار میں دی ہے، خداوند عالم قبول فرمائے۔

سیّد فاضل شاہ زیدی ایم اے

ولدیت : سیّد یوسف علی شاہ
ولادت : ۵ مئی ۱۹۴۹ء
سکونت : ایف جی ڈگری کالج سکردو

استور (دیامر) میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ امامیہ کراچی میں ۱۹۶۹ء میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۷۳ء تک رہے، مولانا سیّد ظفر حسن امروہی (م ۱۹۸۹ء) مولانا بندہ حیدر، مولانا محمد موسیٰ، شیخ علی اصغر بلتستانی، مولانا حسن عباس اور مولانا غلام حیدر سے اخذ فیض کیا۔ کراچی سے واپسی پر گورنمنٹ ہائی سکول گلگت میں مدرس ہو گئے بعدازاں ایم اے (فارسی) کیا ۱۹۷۹ء کو لیکچرر مقرر ہوئے۔

سیّد فاضل علی موسوی نجفی

ولدیت : سیّد نجف شاہ
ولادت : جولائی ۱۹۳۳ء

شملہ (ہند) میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۰ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں والد صاحب مرحوم، شیخ محمّد رضا دشتی اور آقا محمّد شاہ سے علوم آلِ محمّد حاصل کئے بعدازاں قم تشریف لے گئے، جہاں سیّد علی مؤمنی، شیخ علی آسودہ، آقای ناطقی اور شیخ مصطفےٰ نورانی سے علمِ دین حاصل کیا، جبکہ آیت اللہ مرتضیٰ خلخالی سے درس خارج لیا، تاریخ شمس الدّین عراقی اور الازھار المصطفویہ فی الحدائق الموسویہ (عربی) کے مصنّف ہیں جو تا حال اشاعت پذیر نہیں ہوئیں قم میں قیام تھا آجکل کراچی میں ہیں، آپ کی ایک کتاب بنام "الشجرۃ الطیبۃ" چھپ چکی ہے۔

اخوند فدا حسین

ولادت : ۱۹۲۲ء

الڈینگ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے فنِ تعمیرات کے ماہرین میں سے ہیں، کھرمنگ کی کئی مساجد و امام بارگاہیں آپ ہی کے ہاتھوں کی بنی ہوئی ہیں آپ الڈینگ کے ممتاز ترین واعظین میں سے ہیں شیخ علی برولموی (م ۱۹۷۴ء) کے شاگرد ہیں۔

شیخ فدا علی صادقی قمی

ولدیت : حاجی غلام مہدی

ولادت : ۱۹۴۸ء

گول سکردو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ محمدیہ مہدی آباد کھرمنگ میں داخل ہوگئے جہاں مولانا سید حسن نجفی گوہری اور اخوند شیخ غلام حسین سے اخذ فیض کیا بعدازاں جامعۃ المنتظر لاہور چلے گئے جہاں ایک سال تک رہے اور مولانا عبدالغفور جعفری، مولانا امان اللہ جعفری، شیخ غلام حسین نجفی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اس کے بعد قم چلے گئے جہاں گیارہ سال تک رہے سید ہاشم حسینی، شیخ نیکونام شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ محمد علی اجتہادی، شیخ وجدانی، شیخ محمد علی معیدی اور شیخ علی علی دوست سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ کو قم سے وطن واپس آئے آجکل مدرسہ بہمنیہ خپلو خاص میں مدرس ہیں۔

شیخ فرمان علی نجفی

ولدیت : حاجی حسن

ولادت : ۱۹۵۹ء

سرفرنگاہ (سکردو) میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۲ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۵ء تک رہے واپسی پر اسی سال جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں مولانا امان اللہ جعفری، مولانا عبدالغفور جعفری، مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء) اور مولانا محمد شفیع نجفی سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۷۸ء کو قم تشریف لے گئے مدرسہ حجتیہ میں داخلہ لیا، جہاں ۱۹۹۱ء تک رہے اور آیت اللہ وجدانی، آیت اللہ اعتمادی، شیخ ہاشم حسینی سے اخذِ فیض کیا وطن واپسی پر مسجد خواجگان نارووالی اندرون اکبری گیٹ لاہور میں امام جماعت ہیں آپ نے شیخ غلام رضا سلطانی شہید کی کتاب "تکامل در اخلاق پرتو اخلاق" (فارسی) کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

شیخ فضل

ولدیت : اخوند ذوالفقار علی

ولادت : ۱۹۱۵ء

سماٹو نگر میں پیدا ہوئے شیخ عبدالرزاق سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی بعدازاں ۳۹-۱۹۳۱ء

مدرسہ حاجی بزرگ نجف میں رہے آجکل وطن ہی میں تبلیغ دین میں مصروف ہیں۔

سید فضل علی شاہ موسوی

ولدیت : سید امیر شاہ موسوی

ولادت : ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷م

وفات : ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰م

مدفن : کھرپا گمنبہ سکردو

اندر کوٹ کشمیر میں پیدا ہوئے کشمیر کے مختلف علماء سے تعلیم حاصل کی علم طب میں بھی مہارت رکھتے تھے بہترین کاتب تھے کشمیر سے آکر بلتستان میں تبلیغ کی سکردو میں نوربخشیوں کو شیعیت میں جذب کیا آپ کے صاجزادے سید صفدر علی شاہ عالم و حکیم حاذق تھے۔

شیخ فضل علی نجفی

ولدیت : اخوند مہدی علی

ولادت : ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵م

طولتی کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کی ۱۳۸۱ھ کو نجف اشرف گئے شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) اور شیخ علی بلتستانی سے اخذ فیض کیا، گھر ہی میں محکمۂ شریعت قائم ہے تمام فیصلے فارسی میں لکھے ہوئے محفوظ ہیں اس گاؤں میں اوائل میں اکثریت نوربخشیوں کی تھی اسی خاندان نے انہیں شیعیت کی طرف راغب کیا۔ ان سطور کے راقم نے اس گاؤں میں قیام کے دوران مغرب کی نماز آپ ہی کے پیچھے ادا کی اور رات کو آپ ہی کے دولت کدہ پر گزاری۔

شیخ کاظم علی قمی

ولدیت : غلام علی

ولادت : ۱۹۶۲م

پاری میں پیدا ہوئے ششم تک سکول میں تعلیم حاصل کی پھر قم چلے گئے جہاں پانچ سال تک رہے آقای حرم پناہی، آقای سید موسوی اور آقای اعتمادی سے اخذ فیض کیا آجکل مدرسہ اسلامیہ محمدی مہدی آباد میں مدرس ہیں۔

کمال، شیخ حشمت علی الہامی

ولدیت : حاجی غلام حیدر
ولادت : ۱۸ اگست ۱۹۵۵ء
سکونت : ایف جی کالج سکردو

ایم اے (اُردو، اسلامیات)

کوارد و میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے نانا شیخ محمد جو نجفی سے حاصل کی، ۱۹۶۸ء کو درس آل محمد فیصل آباد میں داخلہ لیا جہاں آپ کے اساتذہ میں مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل (م ۱۹۷۶ء)، مولانا غلام عسکری اور مولانا محمد اسحٰق شامل تھے بعدازاں سلطان المدارس خیر پور چلے گئے اور مولانا عارف حسین مرحوم سے اخذِ فیض کیا، بعدازاں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں داخلہ لیا اور مولانا سید ثمر حسن زیدی مرحوم، مولانا محمد قاسم مرحوم، مولانا سید صغیر حسین اور مولانا عباس علی نجفی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، ۱۹۷۴ء کو جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی* میں داخلہ لیا جہاں مولانا محمد موسیٰ، مولانا رضی جعفر نجفی، مولانا بندہ حیدر مرحوم اور مولانا سید ظفر حسن امروہی (م ۱۹۸۹ء) آپ کے اساتذہ تھے، بعدازاں کراچی بورڈ سے فاضل عربی، فاضل فارسی اور فاضل اردو کے امتحانات پاس

★ یہ مدرسہ ناظم آباد کراچی میں واقع ہے اس کے بانی مولانا سید ظفر حسن امروہی (م ۱۹۸۹ء) تھے مولانا محمد بشیر (م ۱۹۸۳ء) نے یہ مدرسہ قائم کرنے کے لئے سعی مشکور کی یہ مدرسہ ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء کو قائم ہوا، نواب مظفر علی خان مرحوم نے سنگِ بنیاد رکھا، جناب سید سبطین احمد نقوی امروہی نے تاریخ کہی:

صدر معظم ظفر، بانی دار العلوم	نازش اہل وِلا، عالمِ دینِ مبین
سعی تو مشکور شد، کار تو مقبول شد	مرحبا صد مرحبا، آفرین صد آفرین
قوم مظفر شدہ، کرد عطا حق ظفر	آمدہ اندر وجود، مرکزِ تبلیغِ دین
بہر سنِ ہجری و عیسوی سبطین را	داد سروش ندا، شک نبود اندرین

←

کئے، خانۂ فرہنگ ایران کراچی میں جدید فارسی کی کلاسوں میں بھی شمولیت کی، جامعہ طبیہ شرقیہ کراچی سے فاضل طب وجراحت کی سند حاصل کی کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۸۰ء کو ایم اے (اردو)، ۱۹۸۱ء کو ایل ایل بی اور ۱۹۸۲ء کو اسلامیات میں ایم اے کی اسناد حاصل کیں۔

کراچی و بلتستان کے مختلف مشاعروں میں شرکت کی وزارت ارشادِ اسلامی جمہوری ایران کی فرمائش پر ترانے لکھے جو ریڈیو زاہدان سے نشر ہوتے ہیں، ۱۹۸۲ء کو خانۂ فرہنگ ایران کراچی میں ایک سال تک لائبریرین رہے، ۱۹۸۶ء کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ لیکچرار منتخب ہوئے۔

اردو، فارسی اور بلتی کے چوٹی کے شعراء میں سے ہیں سکردو میں ہر ہفتہ مشاعرہ منعقد ہوتا ہے آپ اس کے روح رواں ہیں، آپ نے بعض کتابیں بھی لکھی ہیں جو ابھی تک طبع نہیں ہوئیں:

○ مشاہیر بلتستان، اس کتاب میں بلتستان کے دانشور، شعراء، سیاستدان، اعلیٰ ملازم پیشہ افراد، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کسی بھی شعبۂ زندگی میں کارنامے سرانجام دینے والی شخصیات کے تفصیلی حالات۔

○ سید شاہ عباس تگری (م ۱۳۳۲ھ) کے مجموعۂ کلام "گلدستۂ عباس" (بلتی) کا اردو ترجمہ و تشریح۔

○ امام خمینی کے مجموعۂ کلام کا بلتی میں منظوم ترجمہ

○ "ادب و بلتستان" کے عنوان سے بلتستان سے تعلق رکھنے والے ادیبوں، شاعروں، مصنفوں کی تصنیف کردہ کتابوں اور مختلف اشخاص، ادبی تنظیموں اور اداروں کے زیر اہتمام شائع ہونے والے رسائل وجرائد اور کتابوں کا تفصیلی جائزہ اس کے علاوہ بلتستان پر غیر بلتستانی اہل قلم کی تحریر کردہ

بہجری عدد بعد الف مہر صد و ہفتاد و سہ — بزم شریعت کدہ جامعۂ مؤمنین (۱۳۷۳ھ)
عیسوی سن بعد الف نہ صد پنجاہ و چار — آیہ دین مبین مدرسۃ الواعظین (۱۹۵۴م)

سنگ بنیاد جامعہ امامیہ کراچی ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ / ۱۸ اگست ۱۹۵۴م از دست نواب مظفر علی خان قزلباش۔

کتابوں کا تفصیلی جائزہ

نمونۂ کلام:

مل جائے گا دنیا کو بہت امن و سکون، گر
امریکہ کی تعریف میں تقریر بدل جائے

پیرانِ حرم کو ہو اگر کفر سے نفرت
کیا شک ہے فلسطین کی تصویر بدل جائے

جاگا ہے مسلمانوں میں آزادی کا جذبہ
ممکن ہے کہ اب نقشۂ کشمیر بدل جائے

تہران جنیوا بنے مشرق کا تو شاید
یورپ کی یہاں قوت تسخیر بدل جائے

مغرب کے تکبّر کو مٹائے گا فقط "قم"
ممکن نہیں قرآن کی تفسیر بدل جائے

کفّار پہ جو ضرب خمینی کی لگی تھی
ممکن نہیں وہ ضربت شمشیر بدل جائے

کیوں کفر نہ ہوگا سرِ مسلم پہ مسلّط
کعبے میں ہی جب نعرۂ تکبیر بدل جائے

جب تک ہے یہودی و نصاریٰ سے محبت
ممکن نہیں مسلم کی بھی تقدیر بدل جائے

یہ وصف ہی معراج کمالِ شعراء ہے
حق بات کی تشہیر پہ تحریر بدل جائے

o

دعوت جہد و عمل ہے جشن میلاد النبیؐ
رہنمائی کا محل ہے جشن میلاد النبیؐ

جتنے لاینحل مسائل ہیں ہمارے درمیان
درحقیقت ان کا حل ہے جشن میلاد النبیؐ

o

رہتے ہیں خاموش، جب آتی ہے دانائی بہت
شور وغل کرتے ہیں بازاروں میں سودائی بہت

با بصیرت ہیں کہ ہم رکھتے ہیں دنیا پر نظر
دل کی آنکھوں میں تو ہوتی ہے بینائی بہت

وقت کے طوطے دکھاتے ہیں ہمیں طوطوں کی آنکھ
بے وفا نکلے اگرچہ تھی شناسائی بہت

ڈالتے ہیں چاہ میں کہہ کر برادر، چاہ سے
مثل یوسفؑ ہم بھی ایسے رکھتے ہیں بھائی بہت

اجنبی راہوں پہ ہم چلتے ہیں انجانوں کے ساتھ
دوستوں کے ہاتھ سے تو چوٹ کھائی ہے بہت

فکر شاعر رک نہیں سکتی کہ ہے آب رواں
جمتی ہے ٹھہرے ہوئے پانی پہ تو کائی بہت

قیس ہی تنہا نہ تھا اک دور میں مجنون عشق
اب بھی لیلیٰ کے تعاقب میں ہیں صحرائی بہت

مل کے سارے ملزموں نے طے شدہ الزام کی
خاص مصنوعی قیامت ہم پہ ہے ڈھائی بہت

حرملہ کو تیر اندازی کا فن جب آگیا
حق پہ ہی تیروں کی بارش اس نے برسائی بہت

آب جو جاتا ہے ہر جانب اچھلتا کودتا
پرسکون دریا کے پانی میں ہے گہرائی بہت

خود کو یکتا، منفرد، تنہا سمجھنا شرک ہے
کرتے ہیں مشرک سدا دعوائے یکتائی بہت

مرتبہ اپنا گرا کر ہو گیا جو بھی اسیر
اس نے ہی شاہوں سے خلعت دہر میں پائی بہت

جن کی فکری عمر کم ہوتی ہے وہ کم فہم لوگ
ناسمجھ بچوں کی کرتے ہیں پذیرائی بہت

خود بھی ہیں بیمار اور بیماریوں کی جڑ بھی ہیں
کرتے ہیں جو لوگ دعوائے مسیحائی بہت

گھر کی بلی گھر میں ہی چوہوں پہ بن بیٹھی تھی شیر
شیر کو جنگل میں دیکھا تو وہ گھبرائی بہت

حاسدوں کے ہاتھ میں بکتا نہیں جس کا کلام
اس میں ہوتا ہے کمال لطف گویائی بہت

○

آپ کی ایک نظم بعنوان "شہرنامہ" بھی ہے ملاحظہ فرمائیے:

دفعتاً اک شورِ بے معنی اٹھا ہے شہر میں
خوف و دہشت، وہم کا محشر بپا ہے شہر میں

کر چکا ہے کوچ کب سے، الفتوں کا قافلہ
نفرتوں کا کارواں آکر بسا ہے شہر میں

ہو گیا خون حوصلوں کا، مر گئے جذبات سب
آرزؤں کا لہو جب سے ہوا ہے شہر میں

ڈس رہا ہے دوستوں کو چُن چُن کے، انجانے میں وہ
اژدہا اک خود فریبی کا پلا ہے شہر میں

دیکھتے ہی دیکھتے کیوں ہو گئے مجنون سب
جانتا کوئی نہیں کیسی بَلا ہے شہر میں

زلزلے میں گر گئے سارے مریدوں کے محل
جھونپڑا مرشد کا تنہا رہ گیا ہے شہر میں

اٹھ گیا سارے وفاداروں سے ان کا اعتبار
بے وفا ہی معتبر جب سے بنا ہے شہر میں

اسپ تازی سے اتارا شہسواروں کو یہاں
دشت کا خر کار گھوڑے پر چڑھا ہے شہر میں

مٹ چکے ہیں شوکتِ گفتار کے نام و نشان
عظمتِ کردار کا مقتل سجا ہے شہر میں

ہوش کو رخصت کرو یہ جوش کا ہنگام ہے
مے کشو! اب میکدے کا در کھلا ہے شہر میں

بھیڑیوں کی صلح کا بھی اعتبار ہوتا نہیں
بھیڑیا ہی بھیڑیئے کو کھا گیا ہے شہر میں

کہہ رہے ہیں" عندلیبوں کا نہیں ہے یہ وطن"
گھونسلا کوّوں کا، پھولوں پہ بنا ہے شہر میں

ہر طرف گلشن میں زہریلی ہواؤں کا ہے راج
خارزاروں میں رکی بادِ صبا ہے شہر میں

ہے یہاں کی رسم، حق گوئی فقط، جائز نہیں
جھوٹ، مکاری، غلامی، سب روا ہے شہر میں

اندھی تقلیدوں نے بیناؤں کو اندھا کر دیا
روشنی پر کس قدر جور و جفا ہے شہر میں

بن کھلے مرجھا گئی ہیں ساری کلیاں باغ میں
ایک خود رو غنچۂ رنگین کھلا ہے شہر میں

کل تلک معجز نما تھے آج وہ افسوں گر
ہو گئے ثابت، یہی عقدہ کھلا ہے شہر میں

قصرِ ایماں سے نکل آئے ہیں مؤمن دیکھئے
مختلف حصوں میں اب انسان بٹا ہے شہر میں

ساری آبادی انا کی آندھیوں کی زد میں ہے
گردِ عصبیت سے ہر چہرہ اٹا ہے شہر میں

گر چکا ہے قلعۂ تنظیم و امن و اتحاد
جس کا ملبہ ہر طرف بکھرا ہوا ہے شہر میں

آگئے ہیں نقلی چہرے سامنے اسٹیج پر
اصل کرداروں پہ تو پردہ پڑا ہے شہر میں

خود سری میں ہو گئے قطرے سمندر سے جدا
انکا رتبہ تب تو مٹی میں ملا ہے شہر میں

دھول کی مانند بیٹھا تھا وہ جبراً آنکھ میں
اشک بن کر اب تو نظروں سے گرا ہے شہر میں

اڑتی پھرتی ہیں خلا میں ننھی ننھی چیونٹیاں
پر کٹا شاہین تو بیٹھا ہوا ہے شہر میں

جڑ گئے ہیں دنیوی رشتوں میں سارے اہلِ دین
دین کا مضبوط رشتہ تو کٹا ہے شہر میں

چلنے پھرنے، بولنے کی تو سکت باقی نہیں
پڑ گئے بیمار سب، شاید وبا ہے شہر میں

دل شکستہ سارے عاشق، دل گرفتہ سارے لوگ
دل شکن کس درجہ دیکھو! دل ربا ہے شہر میں

پیچھے پیچھے میکدے میں مے کشوں کا پیر ہے
آگے آگے قوم کا وہ راہنما ہے شہر میں

جھوٹے دعووں سے بناتے ہیں یہاں جھوٹے وقار
شہرت و عزت کا باعث اب دغا ہے شہر میں

کم بڑھے پھل کے سبب، انجیر و زیتون کے درخت
شیشم و پیپل ہی بس پھولا پھلا ہے شہر میں

قدر و قیمت علم و دانش کی کہاں اس دَور میں
جہل و ناسمجھی کا ہی رتبہ بڑا ہے شہر میں

محتسب کیسے کریگا، مجرموں کا اِحتساب
اس کے اپنے جرم سے پردہ ہٹا ہے شہر میں

رہنما تو تھے بہت، رستے میں ہر رہبری
کارواں سارا نہ جانے کیوں لٹا ہے شہر میں

نکتہ سنجوں کا ذرا ذوق سماعت دیکھئے
چن کے مہمل لفظ پر غوغا ہوا ہے شہر میں

جس کا پُر ہونا ہمیں ممکن نظر آتا نہیں
شومئ قسمت سے اک ایسی خلا ہے شہر میں

ساری آوازیں مقید ہیں، سدا زنداں میں
قید سے آزاد شاعر کی صدا ہے شہر میں

یہ کمالِ قوّتِ تحریر کا اعجاز ہے
رعبِ سلطانی دِلوں پر سے مٹا ہے شہر میں

کریمی، شیخ غلام مہدی قمی

ولدیت : علی

ولادت : ۱۹۶۲م

مہدی آباد۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۸۴-۱۹۷۹م تک جامعہ محمدیہ مہدی آباد میں مولانا سید حسن شاہ، مولانا سید علی، شیخ یوسف کریمی، شیخ غلام حسین مقدس اور شیخ محمد ھادی فاتحی سے اخذِ فیض کیا، بعدازاں ایران چلے گئے جہاں مدرسہ حجتیہ (قم) میں داخلہ لیا اور ۹۲-۱۹۸۴م تک رہے، شیخ مصطفیٰ اعتمادی، آقای ھاشم حسینی، آقای سید احمد خاتمی سے علومِ آلِ محمدؑ حاصل کئے آجکل مدرسہ امام جعفر صادق گول* میں مدرس ہیں اس سال عشرہ ماہ محرم بھی گول ہی میں پڑھا۔

سید گلزار حسین رضوی

ولدیت : سید رسول شاہ

ولادت : ۱۹۵۹م

سید آباد۔ بھکر (گلگت) میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ جعفریہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں چار سال تک رہے اور شیخ نوروز علی نجفی، سید مستان علی نجفی سے اخذِ فیض کیا بعدازاں قم چلے گئے اور پانچ سال تک شیخ اعتمادی اور سید موسوی تہرانی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا احقر کی آپ سے ملاقات جولائی ۱۹۹۳م کو چھلت کے قریب ہوئی تھی۔

شیخ مالک اُشتر

ولدیت : داؤد مرحوم

ولادت : ۱۹۳۰م

سمائر۔ نگر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی پھر نجفِ اشرف چلے گئے جہاں دس سال تک رہے واپسی پر بھیرہ کی شیعہ مسجد میں خطیب رہے اب دیبور کی جامع مسجد میں امام جماعت

---

*اس مدرسہ میں ۲۵ طلبہ اور ۱۶ طالبات ہیں، آپکے علاوہ مولانا سید عنایت حسن شاہ نجفی اور مولانا سید سجاد حسین مدرس ہیں۔

ہیں، ذاکری بھی کرتے ہیں طب سے بھی شغف ہے۔

سید مبارک علی شاہ الموسوی نجفی

ولدیت : سید علی آغا

ولادت : ۱۹۴۲ء

چھتروں شگر میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ آیت اللہ بروجردی نجفِ اشرف میں داخلہ لیا بارہ سال تک یہاں پڑھتے رہے چھتروں میں مدرسۃ الزہرا برای طالبات کے بانی ہیں۔

مولانا سید محسن جلالی مرحوم

ولدیت : علامہ سید علی جلالی مرحوم

ولادت : ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء

وفات : ۲۱ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

مدفن : نجفِ اشرف (عراق)

مولانا سید محسن جلالی ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ میں سامرہ میں پیدا ہوئے آپ اپنے والد حجۃ الاسلام مولانا سید علی جلالی اعلی اللہ مقامہ کے ہمراہ کربلائے معلی تشریف لائے اور حضرت آیت اللہ مجاہد اکبر میرزا محمد تقی شیرازی کے محضر اقدس میں ناصیہ فرسا ہوئے، تمام علومِ عقلی و نقلی و سطحیات سے فارغ ہو کر نجف اشرف کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں پر آپ نے حسب ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔

اساتذہ :

- امام الفقیہ حضرت علامہ مرزا محمد حسین نائینی (م ۱۹۳۶ء
- حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین العراقی
- آیۃ اللہ سید ابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ)
- آیۃ اللہ العظمیٰ مرزا محمد ھادی خراسانی اعلی اللہ مقامہم۔

درجۂ اجتہاد کے منازل پر فائز ہو کر درس و تدریس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں :

تألیفات

۱۔ تعلیقہ علی الکفایہ فی اصول الفقہ ۲۔ تنبیہ الامہ الی احادیث الائمۃ ۳۔ المنتخب من الاحادیث والخطب ۴۔ مصباح الہدیٰ فی اصول دین المصطفیٰ ۵۔ حقیقۃ التناسخ وابطالہ فی الفلسفۃ ۶۔ تقریرات دروس اساتذہ فی الفقہ والاصول۔

آپ کربلائے معلیٰ میں حرم حضرت حسین علیہ السلام میں نمازِ فجر پڑھایا کرتے تھے اور حرم حضرت عباسؑ میں ظہرین و مغربین کی جماعت فرماتے تھے۔ آپ حسنِ خُلق و زہد و ورع اور تقدس میں اپنی مثال آپ تھے، فقراء و مساکین کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ یہ علم و عمل کا ستون ۲۰ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ کو واصل بحق ہوا اور آپ کو صحنِ علوی نجفِ اشرف میں سپرد خاک کیا گیا جس میں مراجع عظام علماء و فضلاء پاک و ہند نے شرکت کی۔

آپ کے حسب ذیل پانچ فرزند ہیں، الحمدللہ تمام کے تمام زیورِ علومِ اہلبیت علیہم السلام سے آراستہ ہیں۔

فرزند

- ▲ حجۃ الاسلام سید محمد تقی جلالی مقام حمزہ و قاسم میں ایک مدرسے کے مہتمم ہیں۔
- ▲ حجۃ الاسلام سید محمد حسین جلالی دوبئی
- ▲ حجۃ الاسلام سید محمد رضا جلالی تہران میں امام جمعہ و جماعت ہیں اور درس و تدریس میں مشغول ہیں۔
- ▲ مولانا سید محمد جواد کربلاء معلیٰ میں مقیم ہیں اور وہیں تحصیل علوم میں مشغول ہیں۔
- ▲ مولانا سید محمد کربلاء معلیٰ میں مقیم ہیں اور وہیں تحصیل علوم میں مشغول ہیں۔

اللہ مزید توفیقات عنایت فرمائے اور تمام صاحبزادگان کو اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے، واضح رہے کہ مولانا مرحوم کا تعلق بلتستان سے ہے۔

سیّد محسن شاہ نجفی

ولدیت : سیّد محمّد چو

ولادت : ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

وفات : ۱۹۷۵ء

مدفن : گوہری

گوہری۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سیّد احمد شاہ گوہری سے حاصل کی ایک سال تک شیخ علی بردلموی (م ۱۹۷۴ء) سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۵۸ء کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) شیخ علی مدرس شکری شیخ رشتی اور شیخ اشرفی سے استفادہ کیا۔ ۱۹۶۵ء کو وطن مراجعت فرمائی آپ کی شرعی عدالت میں پولیس کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا فیصلہ پولیس کے خلاف ہوا کہا جاتا ہے کہ اسی فیصلے کی وجہ سے نامعلوم افراد نے آپکو شہید کر دیا۔

مولانا شیخ محسن علی نجفی

ولدیت : مولانا حسین جان

ولادت : ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۰ء

سکونت : جامعۃ اہل البیت، ایف سیون فور، اسلام آباد

مولانا شیخ محسن علی مدظلہ العالی ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۰ء بمقام منتوکہ بلتستان کے ایک علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مولانا حسین جان (م ۱۳۷۴ھ) سے حاصل کی ان کی وفات کے بعد بلتستان کے نامور عالمِ دین حضرت مولانا سیّد احمد الموسوی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ۱۳۸۲ھ میں مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد (سندھ) تشریف لے گئے، ایک سال بعد دار العلوم جعفریہ خوشاب تشریف لے آئے اور حضرت مولانا شیخ محمّد حسین حال مدرسِ اعلیٰ جامعۃ المعصومین سدھو پورہ فیصل آباد سے اسباق حاصل کئے، دو سال کے بعد جامع المنتظر لاہور تشریف لے گئے جہاں دیگر علماء کے علاوہ حضرت مولانا علامہ سیّد صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء) سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۶ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں حسب ذیل اساتذہ سے علوم آل محمّد علیہم السلام حاصل کئے۔

○ آیۃ اللہ العظمیٰ سیّد ابو القاسم الخوئی (م ۱۹۹۲ء)۔

○ آیۃ العظمیٰ سید محمد باقر الصدر الشہید (م ۱۹۸۰ م)۔

آٹھ سال نجفِ اشرف میں رہنے کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان تشریف لے آئے اور اسلام آباد کو اپنا مستقر بنایا اور ایک مدرسہ جامعۃ اہل البیت کی بنیاد رکھی، ۱۹۷۹ء میں اس مدرسے سے ایک ماہنامہ "الزہرا" جاری ہوا جواب بند ہوچکا ہے اس رسالے میں اچھے علمی مضامین شائع ہوتے تھے، ۱۹۸۱ء میں نوجوانوں کے لئے ایک سلسلہ درس شروع کیا تاکہ ایک انقلابی کیفیت پیدا کی جاسکے جو تادمِ تحریر جاری ہے، خداوندِ عالم اس ہدایت کو جاری وساری رکھے۔

مولانا شیخ محسن علی مدظلہ عربی، فارسی، اردو اور بلتستانی زبانوں پر قدرتِ کاملہ رکھتے ہیں آپ کئی کتابوں کے مؤلف ہیں جن میں سے ○ "النہج السوی فی معنی المولیٰ والولی" یہ کتاب عربی زبان میں ہے، ۱۹۶۸ء میں نجفِ اشرف سے شائع ہوئی۔

حدیثِ غدیر میں لفظ "مولیٰ" اور آیتِ ولایت کے لفظ "ولی" پر قرآن وسُنّت اور عربی ادب کی روشنی میں بحث کی گئی ہے مگر یاد رہے کہ کتب اہلِ سُنّت میں حدیثِ غدیر کے رواۃ پر جرح کی گئی ہے

○ "المعجم الفہرس لتالیفات اہل السُنّۃ فی فضائل اہل البیت" یہ ان کتب کی ایک فہرست ہے جو علمائے اہلِ سُنّت نے اہل البیت علیہم السلام کے فضائل میں تالیف کی ہیں ان کتب کے نام سن ومحلِ طباعت وغیرہ کا ذکر ہے۔

مولانا موصوف کے ان کتابوں کے علاوہ ماہنامہ "الزہرا" میں پچاسیوں مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

○ فلسفۂ نماز ○ اسلامی فلسفہ اور مارکسزم ○ رہنما اصول ○ دراسات فی الایدیولوجیۃ المعارضۃ "عربی"

حضرت علامہ شیخ محسن علی نجفی اس وقت جامعۃ اہل البیت اسلام آباد کے مدرسِ اعلیٰ ہیں جہاں تشنگانِ علومِ دینی کو سیراب فرمارہے ہیں، آپ ایک خاموش طبع عالم ہیں، اسلام آباد شیعہ کنونشن ۱۹۸۰ء منعقد کرانے میں آپ نے دن رات کام کیا، آپ مملکتِ پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ریاست دیکھنا چاہتے ہیں۔

سید محمد رضوی نجفی

ولدیت : سید محمد رضا

ولادت : ۱۹۵۸ء

نجفِ اشرف میں مروجہ تعلیم ایرانی سکول سے حاصل کی جبکہ دینی تعلیم اپنے ماموں مولانا سید علی رضوی (م ۱۹۹۳ء) شیخ محمد علی خطیب، شیخ فیاض علی مرحوم اور شیخ محسن علی نجفی سے حاصل کی۔

آپ عربی، فارسی اور اُردو ترجمے کے ماہر، بہترین مقالہ نگار اور ماہنامہ "وحدتِ اسلامی" اسلام آباد کے مدیر ہیں۔ حضرت امام خمینیؒ کے "وصیت نامہ" کے علاوہ اور کئی کتب و مقالات کا ترجمہ کر چکے ہیں آجکل کلچر قونصلر سفارت خانہ اسلامی جمہوریہ ایران۔ اسلام آباد میں ملازم ہیں۔

شیخ محمد خان نجفی

ولدیت : حیدر

ولادت - ۱۹۲۰ء

فلمٹس گلتری میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد شیخ علی برولموی سے تعلیم حاصل کی ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء کو نجفِ اشرف گئے جہاں سات سال تک رہے اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء)، سید محسن خلخالی، سید حسین شبستری اور شیخ محمد علی افغانی سے استفادہ کیا وطن مراجعت فرمانے کے بعد درس و تدریس اور ارشاد و تبلیغ میں مصروف ہیں، شیخ حسین خان، شیخ ابراہیم، شیخ عباس مقیم قم، شیخ سلطان حسین، اخوند محمد حسین، شیخ ابراہیمؒ یلارگو، اخوند محمودؒ، اخوند اکبر فلمٹس، اخوند رسولؒ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

شیخ محمد نجفی

ولدیت : عبدالعزیز

ولادت : ۱۹۰۳ء

وفات : ۱۹۷۸ء

مدفن : کراچی

پاری کھرمنگ میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علماء کا خاندان تھا آپ نے تمام تر دینی تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی، خداوند عالم کے فضل و کرم سے اسوقت بھی آپ کے اخلاف علم دین سے بہرور ہیں۔

شیخ محمد جو نجفی

ولدیت : اخون حسن ۔ ولادت : ۱۹۱۵م

وفات: فروری ۱۹۹۴م ۔ مدفن : کواردو

کواردو میں پیدا ہوئے شیخ غلام حسین کواردوی نجفی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آیت اللہ محسن الحکیم، آیت اللہ سید حسین حمامی، آیت اللہ محمود شاھرودی، آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲م) سے تعلیم حاصل کی، ۱۹۶۲م کو وطن مراجعت کی، بلتستان میں سینکڑوں علماء آپ کے شاگرد ہیں انتہائی مقدس ہیں۔

شیخ محمد حافظی نجفی

ولادت : ۱۹۳۶م

چندا پائین سکردو میں پیدا ہوئے تیرہ سال تک نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کرتے رہے آجکل وطن ہی میں تبلیغات میں مصروف ہیں۔

اخوند محمد

ولدیت : اخوند رسول جو

ولادت : ۱۹۴۶م

سکردو میں ولادت پائی میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ جعفریہ گیول سکردو میں شیخ علی محمد مرحوم اور شیخ حسن سے اخذِ فیض کیا۔ سیاسیات میں بھی حصّہ لیا، یونین کونسل شگری خورد کے چیئرمین بھی رہے۔

سید محمد موسوی

ولدیت : سید حسین موسوی مہدی آبادی

ولادت : ۱۹۵۶م

مہدی آباد کھرمنگ میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ محمدیہ مہدی آباد میں پانچ سال تک مولانا سید حسن شاہ اور مولانا غلام حیدر غاسنگی سے علوم آلِ محمد کا درس لیا اس کے بعد پانچ سال تک جامع المنتظر میں مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹م) اور حافظ ریاض حسین نجفی سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۹م تک قم میں رہے، جہاں شیخ محمد علی نجفی، شیخ ابراہیم صرفی اور شیخ

محمود صالحی نجف آبادی سے علوم آلِ محمدؐ کی خوشہ چینی کی آجکل جامعہ محمدیہ مہدی آباد میں مدرس اور امام جمعہ وجماعت ہیں، انتہائی فعّال ہیں ۔

شیخ محمّد نوری

ولدیت : نور محمّد

ولادت : ۱۹۳۵م

نور پور گول سکردو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ حسینیہ★ گول میں داخلہ لیا اور مولانا سیّد عنایت حسن مدظلہم سے اخذِ فیض کیا ۔

شیخ محمّد اسحٰق نجفی

ولدیت : شیخ غلام حیدر نجفی

ولادت : ۱۹۳۲م

چھترون شگر میں پیدا ہوئے والد صاحب اور آغا محمد طٰہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۲م کو وارد نجفِ اشرف ہوئے جہاں بارہ سال تک رہے، حسب ذیل علماء سے اخذ فیض کیا، شیخ مرزا علی کاتبی مرندی، شیخ حسن خسروی، سیّد مہدی یزدی، شیخ باقر افغانی، آیت اللہ سیّد ابوالقاسم خوئی (۱۹۹۲م) اور آیت اللہ سیّد محمّد باقر الصدر (۱۹۸۰م) وطن مراجعت فرمانے کے بعد دو سو اور الچوڑی میں تبلیغ کرتے رہے، دو سال مدرسہ بھمنیہ میں مدرس رہے ۔

شیخ محمّد اسماعیل فاضل عربی

ولدیت : سلمان

ولادت : ۱۹۵۱م

کواردو سکردو میں پیدا ہوئے ، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ سلطان المدارس خیرپور میں ۶۹ - ۱۹۶۸م میں پڑھتے رہے، ۷۱ - ۱۹۷۰م میں دار العلوم المحمدیہ سرگودھا میں چلے گئے بعد ازاں ۷۸ - ۱۹۷۲م میں جامعۃ المنتظر لاہور میں رہے اس دوران آپکے اساتذہ میں مولانا امان اللہ جعفری، مولانا عبدالغفور جعفری، مولانا کرامت علی شاہ، مولانا حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا سیّد

★ اس مدرسے میں ۴۰ طلبہ ہیں اور دو اساتذہ شیخ محمّد نوری اور اخوند موسٰی، مدرسہ پانچ کمروں پر مشتمل ہے ۔

صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ م)، مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی، مولانا نصیر حسین نجفی آف سرگودھا شامل ہیں آجکل قصر بتول شادمان لاہور میں خطیب ہیں۔★

شیخ محمد اسمٰعیل نجفی

ولدیت: محمد حسن

ولادت: ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶م

کمنگوہ میں پیدا ہوئے راولپنڈی بورڈ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۳۸۶ھ کو نجف اشرف گئے جہاں شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ صدرا، سید مرتضیٰ، سید محمد تقی بحر العلوم، آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) اور آیت اللہ سید ابو القاسم خوئی (م ۱۹۹۲م) سے اخذِ فیض کیا آپ پورے علاقے کے قاضی تسلیم کئے جاتے ہیں اس عدالت میں دعویٰ، جواب دعویٰ دینے کے بعد آپ کی طرف سے فیصلہ صادر کیا جاتا ہے سرکاری عدالت بھی آپ کے فیصلوں کو تسلیم کرتی ہے فیصلہ کرتے وقت دیگر علماء سے مشورہ لیا جاتا ہے، حدودِ شریعت کی مکمل طور پر پاسداری کی جاتی ہے، زیادہ تر مقدمات زمین، چراگاہ اور وراثت سے متعلق ہوتے ہیں۔

کمنگوہ میں نوربخشی خانقاہ موجود ہے جو ۱۲۸۲ھ میں تعمیر ہوئی لیکن اسوقت وہاں کوئی بھی نوربخشی نہیں ہے۔

شیخ محمد اصغر نجفی

ولدیت: غلام علی

ولادت: ۱۹۲۲م

وفات: ۱۹۸۹م

کمنگوہ کھرمنگ میں پیدا ہوتے آٹھ سال تک نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی قرب و جوار کے علاقوں میں تبلیغ کی۔

★ مکتوب شیخ فرمان علی نجفی بنام مؤلف۔

شیخ محمد امین شہیدی کاشغری

ولدیت : محمد یوسف
ولادت : ۱۹۶۶ء

آپ کے دادا احمد خان صاحب کشمیر سے یارقند، کاشغر گئے کچھ عرصے کے بعد ان کے صاحبزادے محمد یوسف گلگت تشریف لے آئے مولانا محمد امین کی ولادت گلگت میں ہوئی، ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اوائل ۱۹۸۶ء میں قم گئے اور وہاں شیخ سعید رحانی، شیخ وجدانی، شیخ اعتمادی اور شیخ فتوحی سے اسباق حاصل کئے، آج کل قم میں ہیں احقر کی ملاقات جولائی ۱۹۹۳ء کو گلگت میں ہوئی۔ آپ نے مندرجہ ذیل کتابوں کے تراجم کئے ہیں :

- تفسیر پیام قرآن (فارسی) از آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی جلد ششم
- مفاخر اسلام (فارسی) از آقای دوانی

مندرجہ ذیل عنوانات پر مقالات لکھے :

- حوزہ علمیہ میں طالب علموں کی ذمہ داریاں
- تاریخ تدوینِ حدیث و اجتہاد

شیخ محمد ایوب بشوی (سلطان الافاضل)

ولدیت : حاجی محمد علی
ولادت : ۱۹۶۴ء
سکونت : کوچہ دلاور خان۔ موچی بازار لاہور

بشو۔ سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی بعد ازاں جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں ۸۶-۱۹۷۸ء تک رہے، مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء)، مولانا حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا شیخ موسیٰ بیگ، مولانا شیخ محمد شفیع، علامہ اختر عباس نجفی، مولانا سید کرامت علی شاہ، مولانا غلام حسین نجفی اور مولانا سید محمد عباس قمی سے اخذ فیض کیا۔

سندِ فراغ حاصل کرنے کے بعد ۹۱-۱۹۸۶ء جامع مسجد امامیہ شادباغ لاہور میں رہے، ۱۹۹۱ء سے تادم تحریر مسجد کسیرا بازار میں تبلیغ و ارشاد میں مصروف ہیں۔

آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں:

۱۔ معرفتِ اہلبیت ۲۔ حسین اور اسلام ۳۔ فضائل و مسائلِ اعتکاف*

اخوند محمّد باقر

ولدیت : شیخ غلام حیدر

ولادت : ۱۹۲۸ء

وفات : ۱۹۸۸ء

مدفن : اخوندپا

والد صاحب سے تعلیم حاصل کی۔

مولانا شیخ محمّد حافظ نجفی

ولدیت : حاجی حسن مرحوم

ولادت : ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء

سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ، کامونکی منڈی

مولانا شیخ محمد حافظ نجفی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۰ء میں شگری کلاں اسکردو بلتستان میں پیدا ہوئے، آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اسکردو میں حاصل کی، پھر نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور وہاں کی مروجہ تعلیم کی تکمیل کی نجفِ اشرف میں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:

○ آیۃ اللہ العظمیٰ علامہ سید محسن الحکیم۔ (م ۱۹۷۱ء)

○ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمّد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء)

○ حجۃ الاسلام مولانا سید مرتضیٰ

سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد بلتستان تشریف لے آئے اور پانچ سال تک تبلیغ کرتے رہے اور اب عرصہ بیس سال سے شیعہ جامع مسجد کامونکی منڈی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں، بچوں کے لئے ایک مدرسہ بنام "قرآن و عترت" کھولا ہوا ہے، ملک کے کئی اہم مقامات پر تقاریر

* مکتوب شیخ فرمان علی نجفی بنام مؤلف۔

فرما چکے ہیں۔ کئی افراد آپ کی تبلیغ سے متأثر ہو کر مذہب شیعہ اختیار کر چکے ہیں۔
آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنّف و مترجم ہیں:

- حبل المتین جلد اوّل خلاصۃ تفسیر منہج الصادقین (فارسی)
- حبل المتین جلد دوم خلاصہ تفسیر منہج الصادقین (فارسی)
- حبل المتین جلد سوم خلاصہ تفسیر منہج الصادقین (فارسی)
- رہنمائے جنت از نجات دوزخ ○ بوستان آل عمران (عرفان ابوطالب) حصہ اوّل
- بوستان آل عمران (درباره ائمہ اثنا عشر) حصہ دوم ○ بوستان آل عمران (درباره نبوت و عزاداری) حصہ سوم
- گلستانِ معرفت حصّہ اوّل (چند مناظرے) ○ گلستان معرفت حصّہ دوم (مجالس و خطبات)
- گلستانِ معرفت حصہ سوم (تعویذات و عملیات)
- چہل صباح (دعائے ظہور امام مہدیؑ)

شیخ محمّد حسن

ولدیت: غلام علی

پاری میں پیدا ہوئے آجکل قم میں ہیں۔

شیخ محمّد حسن

ولدیت: شیخ غلام حیدر

ولادت: ۱۹۱۲م

چھتروں شگر میں پیدا ہوئے والد صاحب سے تعلیم حاصل کی چھتروں ہی میں تبلیغ دین کر رہے ہیں۔

شیخ محمّد حسن جعفری نجفی

ولدیت: غلام مہدی

ولادت: ۱۹۴۶م

سکونت: خطیب جامع مسجد چشمہ بازار سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے آپ کے والد شیخ غلام مہدی ان اکابرین میں سے ہیں جنہوں نے بلتستان کو پاکستان کا جزو لاینفک بنایا تھا، اور اسی جرم میں آپ شہید کر دیئے گئے۔

مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۹۶۲ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۵ء تک شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی (م ۱۴۰۱ھ) آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیری اور آیت اللہ شیخ مہدی آصفی سے اخذِ فیض کیا۔
رسائل و مکاسب آیت اللہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی اور درسِ خارج آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) سے حاصل کیا آجکل جامعۃ المنصوریہ سکردو کے مدرسِ اعلیٰ اور شیعہ جامع مسجد سکردو کے خطیب ہیں۔

شیخ محمد حسن سعیدی

ولدیت : اخوند جواد

ولادت : ۱۹۵۱ء

رگیول سکردو میں پیدا ہوئے مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آٹھ سال تک پاکستانی مدارس میں پڑھتے رہے اس کے بعد ایران چلے گئے اور آٹھ سال تک مدرسہ آیت اللہ سید عبداللہ شیرازی میں پڑھتے رہے۔

شیخ محمد حسن صالحی

ولدیت : حاجی علی

ولادت : ۱۹۲۵ء

کرس میں پیدا ہوئے ۱۹۴۶ء کو کربلای معلّٰی گئے جہاں بارہ سال تک علوم اہلبیت حاصل کرتے رہے آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد شاھرودی قابلِ ذکر ہیں آجکل آپ دارالعلوم المصطفویہ سجادیہ کرس میں مدرسِ اعلیٰ ہیں آپ کے صاحبزادے شیخ جواد بھی اسی مدرسے میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد حسن فلسفی نجفی

ولدیت : اخوند حسین

ولادت : ۱۹۳۲ء

اخوندی غاسنگ کھرمنگ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کی ہدایۃ النحو تک کتابیں پڑھنے کے بعد جامعہ محمدی مہدی آباد میں داخل ہو گئے یہاں شرائع الاسلام تک کتابیں پڑھیں شیخ علی و شیخ حسین علی آپ کے اساتذہ میں سے تھے ۱۹۶۳ء کو نجفِ اشرف گئے دس سال تک

نجف میں پڑھتے رہے۔
کفایۃ الاصول آیت اللہ محمد باقر الصدر (م ۱۹۸۰م) سے شرح منظومہ شیخ عباس قوچانی سے، علم نحو شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م) سے اور درسِ خارج آیت اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) اور آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲م) سے پڑھا۔ ۱۹۷۳م کو ڈھنگی کھاریاں ضلع گجرات آ گئے جہاں جامعہ امام حسن نامی مدرسے کے مدرسِ اعلیٰ ہیں۔ "معادن الجواہر" مفید کا ترجمہ بھی کیا ہے۔

شیخ محمد حسن محقق قمی

ولدیت : حاجی مہدی
ولادت : ۱۹۲۵م
وفات : ۱۹۸۱م
مدفن : غواڑی

پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد مرحوم سے دینی تعلیم کی ابتدا کی بعد ازاں سکردو میں سید مہدی شاہؒ اور کھرمنگ میں شیخ علیؒ سے استفادہ کیا ۱۹۷۳م کو قم گئے ۱۹۷۹م کو واپس وطن آئے آپ بحث و مناظرہ میں یدِطولیٰ رکھتے تھے۔

شیخ محمد حسن نجفی

ولدیت : شیخ محمد اسماعیل
ولادت : ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴م

گنگوہ میں پیدا ہوئے پانچویں تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد کے ہمراہ نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ محقق افغانی اور شیخ ھادی آل کاشف الغطاء سے استفادہ کیا والد کے ہمراہ ہی واپس آ گئے آجکل گورنمنٹ ھائی سکول گنگوہ میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد حسن نجفی

ولدیت : اخوند مہربان علی مرحوم
ولادت : ۱۹۳۴م

ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، ۱۹۴۴م کو نجفِ اشرف گئے جہاں ۱۹۵۰م تک رہے اور آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) اور

شیخ محمّد علی مناوری سے اخذِ فیض کیا، واپسی پر مدرسہ اخوند مہربان علی میں مدرس رہے آجکل دارالعلوم جعفریہ گلگت میں استاذ ہیں۔
شروٹ وشیر قلعہ میں تبلیغ کرتے ہیں، ایک مرتبہ قاضی عبدالرزاق گلگتی سے مذہبی بحث و مباحثہ بھی ہوا۔

محمّد حسین بلیغی نجفی

ولدیت : محمد حسن
ولادت : ۱۹۲۹م

پاری میں پیدا ہوئے ایک عرصے تک نجفِ اشرف میں پڑھتے رہے اب مدرسہ پاری میں مدرس ہیں۔

محمّد حسین علوی

ولدیت : شیخ سلطان محمود
ولادت : ۱۹۴۱م

دینور۔ گلگت میں پیدا ہوئے جامعۃ المنتظر لاہور میں تعلیم حاصل کی بعدازاں قم چلے گئے جہاں رسائل ومکاسب تک تعلیم حاصل کی واپسی پر ایک سال تک پشاور میں دینی خدمات سرانجام دیں آجکل جامعہ حسینیہ حراموش۔ گلگت میں تبلیغ وارشاد میں مشغول ہیں

سیّد محمّد حسین

ولدیت : سیّد عون علی
ولادت : ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴م

سکردو میں ولادت ہوئی ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کرنے کے بعد درج ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا۔ ملّا محمد مراد، ملّا محمد کثیر، آغا سید شاہ عبّاس موسوی، آغا سیّد محمّد موسوی۔ پندرہ سال تک آپ کے گھر میں محکمۂ شریعت قائم رہا آپ کے نواسے سیّد محمد مہدی قم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سیّد محمّد حسین حسینی نجفی

ولدیت : سید امیر شاہ (م ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۳م)
ولادت : ۱۳۵۲ھ

آپ کوٹکو رجلال آباد (گلگت) میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ

اشرف تشریف لے گئے جہاں تین سال تک رہے آجکل وطن ہی میں تبلیغ دین میں مصروف ہیں اور تحریک جعفریہ گلگت کے صدر بھی ہیں۔

شیخ محمد حسین

ولدیت : غلام

ولادت : ۱۹۶۲ء

مدرسہ صادقیہ بلارگو میں تعلیم حاصل کی آجکل مدرسہ جعفریہ کراچی میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد حسین ذاکری

ولدیت : حاجی محمد علی

ولادت : ۱۹۶۰ء

ابتدائی تعلیم مدرسہ محمدیہ مہدی آباد میں حاصل کی جہاں اخوند غلام حسین، سید علی موسوی، سید حسین شاہ اور شیخ محمد ہادی سے استفادہ کیا اس کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ جعفریہ کراچی میں رہے، پھر عازم قم ہوئے جہاں شیخ وجدانی اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے اخذ فیض کیا، آجکل قصور میں امام جماعت ہیں۔

شیخ محمد حسین قمی

ولدیت : شیخ محمد علی

ولادت : ۱۹۵۰ء

آپ تگر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے ہی علاقے میں حاصل کی، ۱۹۶۸ء کو نجف اشرف چلے گئے اور مدرسہ قوام نجف کو مستقر قرار دیا وہاں کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے ۱۹۸۱ء کو قم چلے گئے اور مدرسہ فیضیہ میں داخل ہو گئے ہر دو مدارس میں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

آقای وجدانی فخری، شیخ محمد علی مدرس افغانی، آقای ذوالقدر و شیخ احمد شاہرودی آجکل اپنے ہی علاقے میں نوجوانوں کے اصلاح احوال میں مصروف ہیں۔

شیخ محمد حسین کریمی

ولادت : ۱۹۴۳ء

پاری کھرمنگ میں پیدا ہوئے تیرہ سال تک کراچی، لاہور اور بلتستان کے مدارس میں پڑھتے رہے۔

شیخ محمد حسین محقق نجفی

ولدیت : غلام حیدر

ولادت : ۱۹۳۲ء

کرس (بلتستان) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولانا سید علی الموسوی سے حاصل کی ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک نجفِ اشرف میں شیخ محمد جو آف کواردو، شیخ حسن صابری سے اخذ فیض کیا، آج کل مدرسہ سجادیہ کرس میں مدرس ہیں اور امام جماعت بھی ہیں۔

شیخ محمد حسین ناظم الدین نجفی

ولدیت : خدایار

ولادت : ۱۹۴۲ء

میور دو کھرمنگ میں پیدا ہوئے بارہ سال تک سید علی شاہ سے تعلیم حاصل کی اور ایک سال شیخ علی بردلموی (م ۱۹۷۴ء)، سید ابراہیم رضوی، شیخ علی محمد انگیتوی سے ۱۹۶۴ء کو عازم نجفِ اشرف ہوئے جہاں ۱۹۷۱ء تک رہے اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، سید مرتضیٰ خلخالی، آیت اللہ مجتبیٰ لنکرانی سے اخذ فیض کیا۔

وطن مراجعت فرمانے کے بعد ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء مدرسہ انوار المصطفیٰ خپلو میں مدرس رہے آجکل میور دو ہی میں ہیں، اچھے خطیب ہیں۔

شیخ محمد حسین نجفی

ولدیت : حاجی علی

ولادت : ۱۹۰۴ء

وفات : ۱۹۸۰ء

تنجوس سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مدرسہ قائمیہ چھترون میں مولانا سید محمد عباس (م ۱۹۲۰ء) سے حاصل کی بعد ازاں نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں بارہ سال تک رہے اور ۱۹۴۷ء کو وطن مراجعت فرمائی تمام عمر درس و تدریس، تبلیغ و تقریر اور قضاوت میں گزاری۔

شیخ محمد حسین نجفی حلیمی

ولدیت : علی

ولادت : ۱۹۳۸ء

گول۔ سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گول ہی میں شیخ حسین (م ۱۹۸۴ م) سے حاصل کی پھر نجف اشرف چلے گئے جہاں ۴۷ ۱۹ م تک رہے شیخ محمد علی فغانی (م ۱۹۸۶ م) شیخ مرتضوی ایرانی، اور شیخ احمد زاہدی سے اخذ فیض کیا۔
واپسی پر چار سال تک وطن ہی میں رہے اس کے بعد مانکرائے ہری پور میں پانچ سال تک خطیب رہے بعد ازاں دو سال تک فیصل آباد میں رہے آجکل مدرسہ انوار المصطفیٰ اچلوخاص میں مدرس ہیں آپ کے صاحبزادے غلام محمد قم میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اخوند محمّد جواد

ولدیت : اخوند محمّد اسماعیل مرحوم
ولادت : ۱۹۳۰ م

رگیول سکردو میں پیدا ہوئے مولانا حاج علی نقیؒ اور علامہ شیخ علی محمدؒ سے اخذ فیض کیا آجکل باغ آزاد کشمیر میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔

اخوند محمّد حسین

ولدیت : مہدی علی
ولادت : ۱۹۰۰ م
وفات : ۱۹۷۰ م
مدفن : گمنگو

تمام تر تعلیم بلتستان ہی میں حاصل کی آپ کی دینی خدمات علاقے میں معروف ہیں آپ کے صاحبزادے اخوند محمد حسن اسی گاؤں میں تبلیغ میں مصروف ہیں آپ کے دوسرے صاحبزادے شیخ غلام مہدی رکن الدین بغداد میں اسیر ہیں۔

شیخ محمّد داؤد نجفی

ولدیت : شیخ امان علی شاہ (م ۱۹۵۲ م)
ولادت : ۱۹۴۰ م

ھوپر۔ نگر میں پیدا ہوئے ۷۲ - ۱۹۶۲ م تک نجفِ اشرف میں رہے واپسی پر پانچ سال تک مسجد حسینیہ کراچی میں امام جماعت رہے آجکل ہوپر ہی میں مشغول تبلیغ دین ہیں۔

شیخ محمد رضا تہرانی نجفی

ولدیت : شیخ جعفر

ولادت : ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰م

وفات : ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷م

مدفن : گنگوپی۔ سکردو

تہران میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم تہران میں حاصل کی بعد ازاں نجف اشرف تشریف لے گئے، آیت اللہ شیخ مرتضیٰ انصاری (م ۱۸۶۵م) کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے بغرض تبلیغ رنگون آئے یہاں سے لاہور آئے اس زمانے میں میرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۹۰۸م) لاہور آئے ہوئے تھے شیخ نے مناظرے کا چیلنج کیا جو قبول نہ کیا گیا

ان سطور کے راقم نے میرزا صاحب کی کتاب "حجۃ اللہ" میں شیخ نجفی" کا کئی دفعہ انتہائی تحقیر آمیز الفاظ میں ذکر پڑھا ہے، مثلاً:

۱۔ اور پھر ایک صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کر کے میرے مقابل پر آئے ہیں اور مجھے کذاب اور دجال اور جاہل ٹھہراتے ہیں .... اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی میں جو ژولیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھ کو لکھتے ہیں[1]

۲۔ وشابھہ فی قولہ شیخ طویل اللسان کثیر الھذیان وزعم انہ من فضلاء الزمان وانہ نجفی و من المتشیعین[2]

۳۔ ونحن نستفسر منک ایہا النجفی الضال[3] وغیرہ

ہر چند کہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ شیخ نجفی سے کون مراد ہے معلوم نہ ہو سکا ۱۹۸۶م

---

[1] میرزا غلام احمد قادیانی، حجۃ اللہ، ص ۲۱-۲۰، مطبع ضیاء الاسلام قادیان، ۱۳۱۴ھ۔

[2] ایضاً: ص ۳۴۔

[3] ایضاً: ص ۴۲۔

کو جامعۃ المنتظر کی لائبریری میں علامہ سید علی الحائری کی کتابیں دیکھ رہا تھا کہ اس میں ایک رسالہ بنام "نذرِ علی" از نذر علی قادیانی نظر سے گزرا جس میں درج تھا کہ شیخ محمد رضا نجفی کا مناظرہ ایک اہلِ حدیث عالم مولانا عبدالمجید کے ساتھ حاجی اکبر علی سوداگر پشاوری کے مکان پر ہوا تھا جس میں نذر علی احمدی بھی شامل تھا اس کے متعلق صاحب رسالہ لکھتے ہیں، شیخ محمد رضا نجفی وہی ہیں جن کو میرزا غلام احمد قادیانی نے شیخ نجفی لکھا ہے۔ میرزا نے ان کے متعلق کہا تھا کہ "اے نجفی تجھ کو وطن جانا نصیب نہ ہو اور یہ نجفی صاحب لداخ، تبت اور کشمیر کی طرف بے نام و نشان سرگرداں ہو کر فوت ہوئے۔"[۱]

"تذکرہ" جو میرزا صاحب کے الہامات کا مجموعہ ہے اس میں بھی حضرت شیخ کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے:

"حضرت شیخ الاسلام درخط وعدہ می فرماید کہ در چہل دقیقہ نشانی توانم نمود بسیار خوب است یکی از اخبارِ غیب بذریعہ اشتہار شائع فرمائید بجای چہل دقیقہ مہلت چہل ساعت او شان را می دہیم پس اگر در چہل روز نشانی از ما ظاہر نشد و از ایشان در چہل ساعت ظاہر شد یا فرض کنید کہ از ایشان نیز در چہل روز ظاہر شد۔"[۲]

کتاب کے حاشیے پر اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ شیخ الاسلام سے میرزا حاجی شیخ محمد رضا تہرانی نجفی ملقب بہ شیخ الاسلام شیعہ ہیں۔

"نزولِ مسیح" میں بھی میرزا صاحب نے حضرت شیخ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

"ایک شخص اہلِ تشیع میں سے جو اپنے آپ کو شیخ نجفی کے نام سے مشہور کرتا تھا ایک دفعہ لاہور میں آکر ہمارے مقابلے میں بہت شور مچانے لگا اور نشان کا طلبگار ہوا۔"[۳]

۱۔ نذر علی قادیانی۔ نذرِ علی، ص ۱۰، دسمبر ۱۹۱۲ء، رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور۔
۲۔ میرزا غلام احمد قادیانی۔ تذکرہ، ص ۲۹۵، طبع ربوہ۔
۳۔ میرزا غلام احمد قادیانی۔ نزول مسیح، ص ۲۰۹، طبع ربوہ

قصہ کوتاہ میرزا صاحب حضرت شیخ سے مقابلہ نہ کر سکے البتہ اشتہار بازی کرتے رہے[۱]
قارئین یہ جان کر حیران ہوں گے کہ میرزا صاحب نے اپنی کتاب "نزولِ مسیح" میں نذر علی کو شیعہ لکھا ہے[۲]
حالانکہ وہ قادیانی تھے، جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر میں اس کی تفصیلات دیکھی جا سکتی ہیں مثال کے طور پر
"رسالہ فدک" از میرزا محمد نذر علی پشاوری احمدی شائع کردہ اگست ۱۹۰۵ء میگزین پریس قادیان،
ص ۴۰، قیمت ۲ر اور علامہ سید علی الحائری کی کتاب "وسیلۃ المبتلا" کا رد بنام کشف الغطاء عن وسیلۃ
المبتلا" از نذر علی پشاوری کی ۱۹۰۲ء۔

حضرت شیخ لاہور و پشاور میں تبلیغ کر رہے تھے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے حکم پر کھرمنگ
بلتستان گئے، جہاں راجہ صاحب کھرمنگ اور حکیم سید محمد عباس کے پاس رہے، اخوند غلام حسین مرحوم
کے پاس بھی رہے جو شیخ محمد حسن جعفری نجفی خطیب جامع مسجد شیعہ سکردو کے دادا تھے سکردو ہی میں
شیخ مرحوم کا دیوبند کے ایک عالم کے ساتھ بھی مناظرہ ہوا، سید محمد شاہ آپ کے شاگرد تھے، شیخ علی
قمری نجفی اور شیخ عباس علی نجفی آپ کے صاحبزادگان تھے۔ دن رات دینی خدمات سرانجام دیتے تھے
یہاں تک کہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو واصل بحق ہوئے، آپ کے صاحبزادے شیخ علی قمری نجفی نے
تاریخ کہی:

شیخ محمد رضای تہرانی | عالمی بود لیک ربانی
از تلامیذ حجت باری | حاجی شیخ مرتضای انصاری
از جمیع علوم دارا بود | علم فقہ و اصول را پیمود
از رجال دگر ز علم کلام | بہرہ داشت وا قرآن علام
ہم بعلم حدیث و ہم تفسیر | عالمی بود بیعدیل و نظیر

۱۔ اشتہار یکم فروری ۱۸۹۷ء، از طرف میرزا صاحب
۲۔ میرزا غلام احمد قادیانی۔ نزولِ مسیح، ص ۵۴، حاشیہ، طبع ربوہ۔

منطق وصرف ونحو علم حساب	بود مملو نظیر او کمیاب
خاصۃً در جواب اهل ملل	ید طولا بدش بغیر زلل
باشد او را مصنفاتِ عدید	در جمیع علوم و در توحید
بسر ترویج مذهب جعفر	از نجف رخت بست سوی سفر
لیک افسوس صد هزار افسوس	در سکردو بخاک شد افسوس
چه شد این مردمان بی همت	مرقدش را نمی کنند عزت
سالِ تاریخ فوت آں مرحوم	شد انار اللہ تربتہ مرقوم

۱۳۲۵ھ

آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے بعض یہ ہیں:

- ردّ تناسخ (فارسی)، ۱۳۱۰ھ بمبئی
- وجیزۃ الصلواۃ (عربی)، قلمی
- دیوان (فارسی و عربی)، قلمی

آخری دو کتابوں کے قلمی نسخے مولانا سید جعفر شاہ آف سکردو کے پاس موجود ہیں، آپ عربی اور فارسی کے بہترین شاعر تھے۔

نمونۂ کلام عربی:

الحمد للہ مصلیا علی	مؤسس الصلواۃ من رب العلی
والہ المنتجبین الخیرۃ	الا طهرین الاکرمین البررۃ
واللعنۃ المخزیہ علی الذین	انکرهم حقوقهم فهوالبذی
وبعد فالعاصی محمد رضا	نجل محمد جعفر طوع القضا
یقول ان هذاہ فرائض	علی المصلی جهلها لا جائز
نظمت تسهیلاً علی الانام	مستکشفا احافظ الاحکام

فارسی:

شاہ ایجاد چون ز حق مجید — خلعت ہستی و بقا پوشید
نور او در سماء عز و جل — شد ہویدا ز مشرق توحید
از طفیلش تمام کون و مکان — راہ روحانی وجوہ چشید
انما الاحمد اوحد الایجاد — واحد الکون مرکز الارشاد
از وجوب وجود چون اشراق — مہر امکان نمود در آفاق
ہمہ امکانیان پی خدمت — بکمر در حضور بستہ نطاق
کای قدما سوی بنرد توخم — شاہد صدق پشت سبع طباق
ہمہ سکان نشہ ناسوت — دیگر ارواح عالم ملکوت
انبیاء و تمام جن و بشر — اولیاء و ملائک و طالوت
چشم امید جملگی بتو باز — کہ توئی بحر فیض ذی الجبروت
نوح آن کشتی نجات امم — چون در آمد بفلک اندریم
گر نہ امواج بحر رحمت تو — در طلاطم کجا رہید از غم
خود تو کشتی و توکشتی بان — بحر فیض خود ای مراد قدم

در بارہ غدیر خم می گوید:

دوش از حوادث این دل تنگم چہ شد بجوش
عزلت گزیدمی و شدم لحظہ خموش
گاھی نظر برنگ و بہ نیرنگ چرخ دون
کہ والہانہ از ستمش میزدم خروش
گاہ دگر بفکر رھائی ز کینہ اش
ناگاہ ز غیب ہاتفی آورد این سروش
یا ایہا الرسول الا بلغ القضا — ان الولاء جاء من الحق المرتضا

سید محمد رضا رضوی نجفی

غندوس۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے آپ آغا سید حیدر رضوی کے بڑے بھائی ہیں نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی واپسی پر مسجد و امام بارگاہ پنجتنی ابی سینا لائن کراچی میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے کچھ عرصہ بلتستان رہنے کے بعد آجکل مسجد صادقین بنگش محلہ کراچی میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

شیخ محمد رضا مظفری قمی

ولدیت : زوّار محمد شاہ

ولادت : ۱۹۵۵ء

اسکرداس بگر میں پیدا ہوئے، گلگت و پاکستان کے مختلف دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قم گئے، آیت اللہ شیخ مجتبیٰ لنکرانی سے بطور خاص اخذ فیض کیا، آج کل جامعۃ المرتضیٰ لاہور میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد رضا نجفی

کیندرک۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے نجفِ اشرف میں تعلیم پائی۔ کیندرک میں وعظ و ارشاد اور امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں، موسم سرما میں کھرمنگ کے مختلف گاؤں میں باری باری احکامِ دین بیان کرنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں آپ کا تقدس مشہور ہے۔

شیخ محمد رضا نجفی

ولادت : ۱۹۰۷ء

وفات : ۱۹۸۷ء

مدفن : برسیل

شیخ محمد رضا نجفی

ولدیت : محمد حسین

ولادت : ۱۹۲۲ء

برسیل میں پیدا ہوئے اور نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی

شیخ محمد رضا فاضلی نجفی

ولدیت : قربان علی

ولادت : ۱۹۴۵ء

پاری کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آغا سید ابراہیم شاہ رضوی سے حاصل کی پھر نجفِ اشرف چلے گئے اور مدرسہ حاجی خلیل بزرگ میں داخل ہو گئے وہاں آپ کے حسبِ ذیل اساتذہ تھے:
شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ علی؟

۱۳۹۲ھ کو وطن واپس تشریف لائے کچھ عرصے دار العلوم پاری میں، تین سال دار العلوم غواڑی میں، دو سال دار العلوم ڈوغنی میں مدرس رہے۔ ۱۴۰۴ھ سے دار العلوم المصطفویہ السجادیہ کریس* میں مدرس ہیں، مجالس بھی پڑھتے ہیں۔

شیخ محمد رفیع نجفی

ولدیت : محمد خان

ولادت : ۱۹۰۸ء

وفات : ۱۹۷۸ء

مدفن : اسقرداس

اسقرداس نگر میں پیدا ہوئے تمام تر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی، ۱۹۴۰ء کو عازمِ نجف ہوئے، وطن واپسی تا دمِ واپسیں جامع اسقرداس کے خطیب رہے۔

مولانا شیخ محمد سلیمان صدر الدین نجفی

ولدیت : محمد حسن

ولادت : ۱۹۴۵ء

سکونت : ای-۲۳۱ جی ۶/۴- اسلام آباد

---

* اس مدرسے کی تاسیس ۱۹۸۱ء کو ہوئی، ۱۳۰ کے قریب طلبہ ہیں، چار اساتذہ ہیں، شیخ جواد و اخون غلام رسول وغیرہ۔

مولانا شیخ محمد سلیمان صدرالدین ۱۹۴۵ء میں شگر (بلتستان) میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم چھتروں (شگر) کے دینی مدرسے میں حاصل کی وہاں اس وقت مولانا ظہ موسوی مدرس اعلیٰ تھے۔ ۱۹۶۱ء میں عراق تشریف لے گئے جہاں نو سال تک زیرِ تعلیم و تربیت رہے۔ نجفِ اشرف میں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ علی تبریزی

۳۔ حضرت مولانا علامہ سید محمود فیروز آبادی

۱۹۷۰ء میں پاکستان مراجعت فرمائی، یہاں آکر اسلام آباد، باغ پونچھ (آزاد کشمیر) تریٹ (مری)، پشاور، ڈھڈیال، حسن ابدال میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

علاوہ ازیں مولانا کچھ عرصہ درسگاہ منظر الایمان ڈھڈیال تحصیل چکوال کے پرنسپل بھی رہے ہیں۔ آجکل اسلام آباد میں امام جماعت ہیں۔

راقم آثم کے حضرت مولانا مدظلہ سے خصوصی مراسم ہیں، کلمۂ حق کہنے میں تیغِ عریاں ہیں، شرک و بدعات کے سخت خلاف ہیں، راقم کے سامنے ایک شخص نے آپ سے یہ کہہ دیا کہ سیدہ سکینہ بنت الحسین علیہما السلام کا انتقال زندانِ شام میں ہوا، چونکہ یہ بات حقیقتِ حال کے خلاف تھی اس لئے آپ نے لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر سخت تنقید فرمائی۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے۔

شیخ محمد شفاء نجفی

ولدیت : خداداد (م ۱۹۹۱ء)

ولادت : ۱۹۵۱ء

سکونت : جامعۃ اہل بیت۔ اسلام آباد

اسقرداس نگر گلگت میں پیدا ہوئے اوائل عمر ہی میں جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں شیخ اختر عباس نجفی، مولانا حسین بخش نجفی، مولانا سید صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء) اور مولانا عبدالغفور سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک نجف اشرف میں رہے جہاں شیخ محمد علی

مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ مصطفیٰ الاشرفی، سید عباس خاتمی اور شیخ روشن علی ایرانی (م ۱۹۹۲ء) آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔

نجف سے واپسی پر دو سال تک دارالعلوم الجعفریہ خوشاب اور کچھ عرصے جامع المنتظر لاہور میں مدرس رہے۔ انقلابِ اسلامی ایران کے بعد قم چلے گئے جہاں سے ۱۹۸۵ء کو مراجعت فرمائی اور واپسی پر جامعہ اہلبیت اسلام آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ قابل، محنتی اور دردِ دل رکھنے والے اور صاحبِ تصنیف عالم ہیں۔

تصانیف:

- تفسیرِ البیان (عربی) آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) کا ترجمہ۔
- اخلاقِ اسلامی ترجمہ روشِ جدید اخلاقِ اسلامی (فارسی) از آیت اللہ محسنی مدظلہ۔
- توحیدِ اسلامی اور وہابیت پر ایک نظر ترجمہ توحیدِ اسلامی و نظری بر وہابیت (فارسی) از آیت اللہ محسنی۔
- ترجمہ تصوری از حکومتِ اسلامی در افغانستان۔ آیت اللہ محسنی۔
- شیعہ و سنی میں فرق ترجمہ فرق بین شیعہ و سنی۔ از آیت اللہ محسنی۔
- قرآن ۔ اہلبیت کی نظر میں۔ ترجمہ قرآن در نظر اہلبیتؑ از جعفر الھادی۔

شیخ محمد شفیع نجفی

ولدیت : شیخ محمد رفیع نجفی

ولادت : ۱۹۴۳ء

سکونت : خطیب جامع محمدی ۹۶/E-I حالی روڈ گلبرگ ۲ لاہور۔

اسقرداس نگر میں پیدا ہوئے۔ چھٹی کلاس تک سکول میں تعلیم حاصل کی ابتدائی دینی تعلیم والد صاحب سے حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۸ء کو جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں چار سال تک رہے شیخ اختر عباس نجفی، مولانا حسین بخش اور مولانا سید صفدر حسین (م ۱۹۸۹ء) سے اخذِ فیض

کیا۔ ۱۹۶۲ء کو نجفِ اشرف چلے گئے جہاں ۱۹۷۴ء تک رہے شیخ کاظم تبریزی، شیخ مجتبیٰ لنکرانی، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ محمد تقی آلِ راضی، آیت اللہ ابو القاسم کوکبی، آیت اللہ ابو القاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) اور آیت اللہ سید باقر الشہید (م ۱۹۸۰ء) سے اخذِ فیض کیا۔

وطن واپسی پر چودہ سال تک جامعۃ المنتظر لاہور، ڈیڑھ سال تک جامعۃ المصطفیٰ لاہور میں مدرس رہے آجکل جامعۃ المرتضیٰ★ ۷۹۔بی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں مدرسِ اعلیٰ ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب کے مصنّف ہیں مگر ان میں سے کوئی کتاب بھی تا دمِ تحریر شائع نہیں ہوئی:

○ نقد الآراء (منطق)
○ مرآۃ العقول (کلام)
○ حیاتِ طیبہ سیدہ کونین حضرت فاطمۃ الزہراء
○ ترجمہ تفسیر المیزان حصہ اوّل

مولانا مدظلہم انتہائی محنتی ہیں کام کرنے کا جذبہ و شوق رکھتے ہیں۔

محمد صادق حیدری (فاضل عربی)

ولدیت: غلام مہدی
ولادت: ۱۹۴۷ء

مہدی آباد۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ۱۹۶۵ء کو مدرسہ محمدیہ مہدی آباد میں داخلہ لیا اور مولانا حسین علی اور شیخ غلام علی سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۶۸ء کو جامع المنتظر لاہور میں داخل ہوئے جہاں مولانا صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء)، مولانا حافظ سید ریاض حسین نقوی نجفی، مولانا عبد الغفور جعفری اور مولانا امان اللہ ارائیں سے استفادہ کیا، ۱۹۷۵ء کو مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، کچھ عرصہ مدرسہ حیدریہ ڈپہ مہدی آباد میں مدرس رہے ایک سال تک مسجد خواجگان نارووالی

★ جامعۃ المرتضیٰ میں ۷۳ طلبہ ہیں، جہاں مولانا نجفی مدظلہم کے علاوہ شیخ محمد رضا مظفری قمی، شیخ عبد الحسین قمی اور مولانا سید اظفر کاظمی درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور میں پیش نماز رہے آجکل وطن ہی میں ہیں۔

مولانا محمّد صادق نجفی

ولدیت : اخوند مہدی

ولادت : ۱۹۴۹م

سکونت : کچورہ سکردو۔ بلتستان

کچورہ میں پیدا ہوئے قرآن شریف والد صاحب سے پڑھا، مقدمات شیخ حسن مقدس سے، ۱۹۵۷م سے ۱۹۶۵م تک مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد میں رہے جہاں حسب ذیل علماء سے اخذِ فیض کیا:

○ مولانا منظور حسین ممتاز الافاضل۔

○ مولانا سیّد ثمر حسن زیدیؒ

○ مولانا محمّد قائمؒ اور

○ مولانا صغیر حسین

اسی دوران میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا، اسی سال نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آپکے حسب ذیل اساتذہ تھے :

○ شیخ حسین علی غروی ○ شیخ محمّد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) ○ سیّد نصراللہ مستنبط ○ شیخ مجتبیٰ لنکرانی ○ آیت اللہ سیّد روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹م) اور ○ آیت اللہ ابوالقاسم خوئی (۱۹۹۲م) کے درسِ خارج میں شرکت کی، ۱۹۷۷م میں وطنِ واپس ہوئے کچورہ ہی میں مدرسہ امام جعفر صادق اور مدرسہ زینبیہ کی تاسیس کی جہاں سو کے قریب طلبہ و طالبات دینی علوم حاصل کر رہے ہیں۔

شرعی عدالت میں دس سال تک علامہ شیخ غلام محمّد (م ۱۹۹۲م) کے ساتھ انچارج محکمہ شرعیہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ شعر و شاعری سے بھی شغف ہے۔

نمونۂ کلام : درشان امام حسن علیہ السلام

خورشید و ماہ کو نہ فقط یہ بہا ملی | نور رخ حسنؑ سے جہاں کو ضیا ملی
افلاک پہ ہے جشن مسرت زمیں پہ دھوم | پیدائش حسنؑ سے خوشی کی فضا ملی
یہ وہ حسنؑ ہے جس کی ہے تصغیر وہ حسین | یہ شان مجتبیٰ ہے انہیں کو بجا ملی
ہے یہ صفت مشبہ جو حسن حسنؑ بنا | یہ وہ حسن ہے جس کو خدا سے ثنا ملی
جو مقصد حسنؑ ہے وہی مقصد حسینؑ | دونوں کی ذات ہی سے توامت کو جاہ ملی
صلح حسنؑ نے کرکے دکھایا ہے وہ کمال | جس کی وجہ سے دین نبی کو بقا ملی
یہ وہ عظیم ذات ذوی الاحترام ہے | انسانیت کو جس سے حقیقی بقا ملی
صلح حسنؑ کہ صبر حسینؑ، مختصر یہ ہے | اسلام کو انہیں سے تو نشو و نما ملی
صادق پیو یہ حب حسنؑ کی شراب ہے | یہ وہ عسل ہے جس سے جہاں کو شفا ملی

مولانا سید محمد طہٰ موسوی

ولدیت : سید محمود شاہ
ولادت : ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء
سکونت : گوہری بلتستان

مولانا سید محمد طہٰ موسوی ۱۳۵۴ھ میں گوہری بلتستان میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ فاطمیہ غاسنگ بلتستان میں داخل ہوگئے وہاں آپ کے استاذ مولانا سید محمد غازیؒ تھے اس کے بعد مولانا سید احمد موسوی گوہری مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ سال تک علوم آلِ محمد علیہم السّلام حاصل کئے اس کے بعد آپ مدرسہ مشارع العلوم حیدرآباد میں داخل ہوگئے جہاں آپ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء تک رہے یہاں آپ نے حضرت مولانا سید ثمر حسن زیدی اور حضرت مولانا منظور حسین کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔
۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک نجف اشرف میں تحصیل علم کرتے رہے جہاں آپ کے استاذ حضرت مولانا علامہ شیخ محسن علی نجفی مدظلہ تھے، آج کل مولانا مدظلہ وطن ہی میں سلسلۂ تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں، خطبۂ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا سیّد محمّد طاہر

ولدیت : مولانا شاہ عباس (م ۱۹۷۴م)

ولادت : ۱۹۳۵م

سکونت : خپلو خاص بلتستان

پرائمری تک سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۶م کو دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخل ہوئے جہاں تین سال تک رہے، مولانا شیخ نصیر حسین نجفی اور مولانا نذر حسین ظفر سے اخذ فیض کیا، ۱۹۵۹م کو جامعہ امامیہ لاہور چلے گئے جہاں مولانا سیّد قمر الزمان (م ۱۹۶۰م) سے اخذ فیض کیا، جامع مسجد شیعہ خپلو میں امامِ جماعت ہیں اور مدرسہ جعفریہ خپلو پائین میں مدرس ہیں، یہ مدرسہ ۱۹۸۲م کو تاسیس کیا گیا، ۲۵ طلبہ ہیں اخوند علی بھی اس مدرسے میں مدرس ہیں، مولانا محمد طاہر انتہائی مقدس اور متقی ہیں۔

مولانا محمّد عبّاس

ولدیت : سید محمد

ولادت : ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴م

وفات : ۱۹۲۰ھ

مدفن : چھترون (بلتستان)

مولانا سیّد محمد عباس موسوی چھترون (شگر بلتستان میں ۱۲۴۰ھ میں پیدا ہوئے، وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد عراق چلے گئے اور وہیں تکمیل کی، وطن واپس آکر تبت، کرگل، لداخ کے علاقوں میں بڑی لگن اور جانفشانی کے ساتھ تبلیغ کی، بدھوں کو مسلمان بنایا اور نوربخشیوں کو صحیح معنی میں سیّد محمد نوربخش رح (م ۱۴۶۴م) کا پیروکار بنایا۔

آپ نے ملک میں مساجد امام بارگاہیں اور مدارس کی تاسیس کی مدرسہ قائمہ اب تک اُن کی یادگار ہے، مولانا مرحوم کا لگاؤ عرفانیات کی طرف بھی تھا، اسی وجہ سے آپ کا مزار جو چھترون میں مرجع خلائق ہے، مراثی، قصائد کے علاوہ بعض غیر مطبوعہ تالیفات بھی ہیں۔*

* سیّد حسین عارف نقوی۔ تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان، ص ۳۵۴۔

سید محمد عباس رضوی خطیب

ولدیت : سید مختار رضوی

ولادت : ۱۹۳۹م

آستانہ سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد کے پاس حاصل کی، ۱۹۵۵م کو نجف اشرف تشریف لے گئے جہاں بارہ سال تک رہے حجۃ الاسلام فیروز آبادی، شیخ غلام حسن کرگل، شیخ محمد راستی کاشانی، شیخ مہدی بلتستانی اور شیخ علی محمد بلتستانی سے تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ جامعۃ الکوثر کے بانی ہیں اور وہیں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں

مولانا شیخ محمد عسکری نجفی

ولدیت : جعفر علی

ولادت : ۱۹۴۱م

سکونت : خطیب جامع مسجد امامیہ واہ کینٹ

مولانا شیخ محمد عسکری ۱۹۴۱م کو بمقام تسوگول بلتستان میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی رسائل و مکاسب کا درس حجۃ الاسلام حضرت مولانا علامہ شیخ علی بزرگ باشوی مدظلہ سے حاصل کیا، آجکل آپ شیعہ جامع مسجد واہ کینٹ میں خطیب ہیں* جہاں سیرت اہلبیت علیہم السلام کو عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سید محمد علی شاہ

ولدیت : سید احمد شاہ

ولادت : ۱۹۰۸م

وفات : ۱۹۴۸م

مدفن : استور

مجالس (فارسی)، اور تلخیص انوار المجالس (فارسی) کے مصنف ہیں۔

* مکتوب مولانا مدظلہ بنام مؤلف

ولدیت : غلام حسین

مولانا شیخ محمد علی جوہر

(فاضل عربی۔ ایم اے (عربی اسلامیات۔ ایل ایل بی)

مولانا شیخ محمد علی بلتستان کے ایک انتہائی مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اس کے بعد جناب اخوند علی حیدر مرحوم کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، اس کے بعد مدرسہ امامیہ پرکوتہ میں داخل ہو گئے جہاں آپ کے اساتذہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید حسن مدظلہ اور مولانا شیخ حسین علی مدظلہ تھے۔ ۱۹۶۵ء میں آپ دارالعلوم جعفریہ خوشاب میں داخل ہو گئے اور حسب ذیل علمای کرام سے اخذ فیض کیا۔

- حجۃ الاسلام حضرت مولانا ملک اعجاز حسین مدظلہ فاضل نجف
- حضرت مولانا شیخ محمد حسین مدظلہ

مدرسے سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے فاضل عربی، فاضل فارسی ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات اور ایل ایل بی کے امتحانات پاس کئے۔

دو سال تک آپ دارالعلوم جعفریہ میں مدرس رہے۔ ۱۹۷۱ء سے حسینی سفارتخانہ ملیر کراچی میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں

آپ کو عربی، فارسی، اردو، انگریزی، بلتستانی اور گلگتی زبانوں پر عبور حاصل ہے آپ مختلف جگہوں پر مجالس عزا بھی پڑھ چکے ہیں۔

سید محمد علی الحسینی سبزواری

ولدیت : سید قاسم شاہ (م ۱۹۷۱ء)

ولادت : ۱۹۴۴ء

گمبہ سکردو میں پیدا ہوئے علی بک ڈپو گلگت آپ کی زیرِ نگرانی چل رہا ہے، متقی اور اہلِ علم ہیں۔

سیّد محمد علی شاہ

ولدیت : مولانا سیّد عنایت حسن

ولادت : ۱۹۶۶ء

گول بکردو میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم کرنے کے بعد ۱۹۸۳ء کو قم چلے گئے جہاں ۱۹۸۸ء تک رہے مدرسہ حجتیہ میں داخلہ لیا اور آقای سیّد ھاشم حسینی، آقای محمد تقی قادری اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے اخذِ فیض کیا پاکستان واپسی جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں ۹۱-۱۹۸۸ء تک رہے اور حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا موسیٰ بیگ نجفی سے علوم آلِ محمدؐ کا درس لیا ادبیات عربی میں خاص ذوق کے مالک ہیں میری آپ سے اگست ۱۹۹۳ء کو گول میں ملاقات ہوئی۔

شیخ محمد علی طاہر قمی

ولدیت : عبد العلی

ولادت : ۱۲ مئی ۱۹۵۴ء

پاری میں پیدا ہوئے نویں جماعت پاس کرنے کے بعد مدرسہ باب العلوم پاری میں ایک سال، جامع المنتظر لاہور میں دو سال اور دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں دو سال رہے اس دوران درجِ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

- شیخ محمد حسین امینی
- مولانا امان اللہ
- مولانا محمد حسین ڈھکو اور
- مولانا حسین بخش (م ۱۹۹۰ء)

اس دوران شیخیت کی بحث چھڑی ہوئی تھی مولانا نے اس کی ردّ میں بھرپور حصّہ لیا بلکہ ایک مرتبہ مولانا سیّد ضمیر الحسن نجفی سے بھی مباحثہ ہو گیا۔ ایک سال مشہدِ مقدس اور ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۳ء تک قم میں تحصیلِ علوم آلِ محمد کرتے رہے جہاں • آیت اللہ سیّد محمد شیرازی • آقای سیبویہ • آقای بیدار سے، اخذِ فیض کیا، حج پر بھی تشریف لے گئے اور وہاں استعمار کے خلاف مظاہروں میں بھرپور حصّہ لیا کچھ عرصے مدرسہ مقامیہ غواڑی میں مدرسِ اعلیٰ رہے۔

شیخ محمد علی صلاح الدین نجفی

کرگل میں پیدا ہوئے وہاں سے ہجرت کر کے سوکسی تھنگ۔ کھرمنگ میں آباد ہوگئے تمامتر دینی تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی آجکل جامعہ محمدیہ کھرمنگ میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد علی غروی نجفی

ولدیت : حاجی حسین مرحوم

ولادت : ۱۹۲۹ م

مولانا محمد علی غروی ۱۹۲۹ م میں سکردو بلتستان کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، آپ کے والد مرحوم حاجی حسین ذاکر اہلبیت تھے، ابتدا میں آپ نے قرآن شریف اور چند دینی رسائل اپنے والد مرحوم سے پڑھے پھر ایک پرائمری سکول میں داخل ہوگئے اور ساتھ ساتھ مولانا اخوند حسین سے دینی کتب پڑھنے لگے، مولانا مذکور کے انتقال کے بعد آپ رئیس العلماء آقا سید مہدی شاہ حسین نوری کی خدمت میں آئے، بعد ازاں اسکردو تشریف لے گئے اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا شیخ غلام محمد غرویؒ سے اخذ فیض کیا، کچھ عرصے بعد عازم نجف اشرف ہوئے، وطن واپس آکر تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

شیخ محمد علی (ممتاز الافاضل)

ولدیت : غلام حیدر

ولادت : یکم مارچ ۱۹۳۸ م

آپ یکم مارچ ۱۹۳۸ م کو پاری کھرمنگ بلتستان میں پیدا ہوئے ۱۹۴۴ م کو مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۵۵ م تک رہے مندرجہ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

- مولانا سید محمد کاظمؒ
- مولانا سید محمد مرتضیٰؒ (م ۱۹۷۰ م)
- مولانا سید رسول احمدؒ (م ۱۹۷۹ م)
- مولانا سید ابرار حسین (م ۱۹۵۵ م)

○ مولانا سیّد ایّوب حسین

○ علاّمہ سیّد علی نقی النقوی (م ۱۹۸۸م)

○ علاّمہ السیّد محسن نواب رضوی (م ۱۹۶۹م)

اس کے علاوہ لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب عربی، فاضل تفسیر عربی، دبیر کامل فارسی، علی گڑھ یونیورسٹی سے ادیب کامل اردو، الہ آباد یونیورسٹی سے فاضل ادب عربی اور فاضل طب والجراحت، شیعہ عربی کالج لکھنؤ سے عماد الکلام اور عماد التفسیر کی اسناد حاصل کیں، آجکل گورنمنٹ ھائی سکول شگر میں استاذ ہیں۔

مولانا سیّد محمّد علی نجفی

ولدیت : سیّد جعفر شاہ

ولادت : ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳م

سکونت : خطیب منڈی بہاؤالدّین ضلع گجرات

مولانا سیّد محمد علی مدظلّہ ۱۳۶۲ھ کو بمقام سکردو ضلع بلتستان میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے، جہاں آپ آٹھ سال تک رہے وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

∆ استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ محمد علی فغانی (م ۱۹۸۶م)

∆ حضرت مولانا علاّمہ سیّد ذیشان حیدر نجفی مدظلّہ

∆ حضرت مولانا سیّد علی موسوی مدظلّہ

آجکل آپ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں خطیب ہیں، دینی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

شیخ محمّد علی نجفی

ولدیت : غلام رضا

ولادت : ۱۹۱۷م

وفات : ۱۹۶۷م

نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی آپ کے صاحبزادے شیخ محمد ہادی ہیں۔

شیخ محمّد علی نجفی

ولدیت : اخوند مہدی علی

ولادت : ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴م

طولتی میں پیدا ہوئے سیوطی تک اپنے والد صاحب ہی سے تعلیم حاصل کی، پھر نجفِ اشرف چلے گئے جہاں شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م)، شیخ علی بلتستانی سے اخذِ فیض کیا، آپ کے صاحبزادے مہدی علی جامعہ اہلِ بیت اسلام آباد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ محمّد علی نجفی

ولدیت : محمّد

ولادت : ۱۹۴۰م

تھانوٹ علاقہ گلتری میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم شیخ محمد خان نجفی سے حاصل کی پھر نجفِ اشرف چلے گئے جہاں بارہ سال تک شیخ غلام حسن کرگلی، شیخ علی مدرس شگری اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م) سے تعلیم حاصل کی وطن واپسی سے تادمِ تحریر اپنے ہی علاقے میں مصروف تبلیغ و تدریس ہیں۔

شیخ محمّد علی نجفی

ولدیت : شیخ عبدالرحیم

غندوس۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی واپسی پر تبلیغ وارشاد میں مصروف ہو گئے، غندوس میں سماجی و اصلاحی کام کیا، آپ کی محنت و تدبر سے علاقے میں نہر نکالی گئی۔

شیخ محمّد علی نجفی

ولدیت : اخوند مبارک شاہ

ولادت : ۱۹۲۲م

سمائرنگو (گلگت) میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۰م سے ۱۹۵۸م تک نجفِ اشرف میں رہے جہاں شیخ مرتضیٰ الگیلانی، شیخ محمّد علی ترکستانی اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) سے اخذِ فیض کیا آجکل گورنمنٹ ہائی سکول اسکردو اس میں مدرس ہیں۔

شیخ محمدؐ عیسیٰ محقق نجفی

ولدیت : شیخ موسیٰ

ولادت : ۱۹۴۵ام

کچورہ سکردو میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم کچورہ ہی میں شیخ حسنؒ سے حاصل کی ۱۹۶۶ام کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے دس سال تک وہاں رہے شیخ محمد علی مدرس افغانی اور شیخ زاہدی سے تعلیم حاصل کی ۱۹۷۵ام کو کچورہ واپس آئے، آٹھ سال تک کچورہ ہی میں امام الصّلوٰۃ رہے چند سال جامعہ منصوریہ سکردو میں مدرس رہے آجکل سکردو میں قیام ہے۔

شیخ محمدؐ کاظم قمیؒ

ولدیت : اخوند محمد شفاء

ولادت : ۱۹۶۰ام

نگر۔ گلگت میں پیدا ہوئے ۹۲-۱۹۸۴ام قم میں مدرسہ حجتیہ و مدرسہ فیضیہ میں سیّد محمدؐ ہاشم حسنی، آقای نظری، آقا مصطفیٰ اعتمادی، آقا رحمان اور آقای وجدانی سے اخذِ فیض کیا، آجکل وطن ہی میں خدماتِ دینی سرانجام دے رہے ہیں۔

شیخ محمدؐ کاظم نجفی

ولدیت : حاجی غلام

ولادت : ۱۹۴۷ام

سکونت : ڈاپہ۔ مہدی آباد۔ ڈاکخانہ طولتی بروق کھرمنگ۔ بلتستان

ڈاپہ مہدی آبادی میں پیدا ہوئے ۱۹۶۵ام سے ۱۹۷۲ام تک جامع المنتظر لاہور میں پڑھتے رہے، مولانا حافظ سیّد ریاض حسین نقوی، مولانا امان اللہ ارائیں اور مولانا عبدالغفور جعفری سے اخذِ فیض کیا ۱۹۷۲ام کو نجفِ اشرف گئے اور مدرسہ ثانویہ صغریٰ میں داخل ہوئے شیخ علی فیّاضی اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ام) سے استفادہ کیا ۱۹۷۶ام کو وطن مراجعت فرمائی ڈاپہ میں میر واعظ ہیں، شرعی فیصلہ جات آپ ہی صادر فرماتے ہیں۔

شیخ محمد کثیر مخلصی

ولدیت : محمد رمضان

ولادت : ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء

اکمل شل نگر گلگت میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم مشہدِ مقدس میں حاصل کی آقای ادیب نیشاپوری سے ادبیات، سید نہنگ سے فقہ، حاجی میرزا احمد سے اصول، میر یونس اردبیلی اور آیت اللہ آشتیانی سے درسِ خارج حاصل کیا، آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) کے زمانے میں ایک سال نجفِ اشرف میں رہے، آج کل وطن ہی میں تبلیغِ دین کر رہے ہیں، میری ملاقات ۱۹۸۰ء کو کراچی میں ہوئی تھی۔

شیخ محمد نیاز نجفی

ولدیت : رحمت اللہ

ولادت : ۱۹۴۳ء

وفات : ۱۹۹۰ء

مدفن : چنداسکردو

سکردو میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں آقای غدیری، شیخ مجتبیٰ لنکرانی، شیخ زاہدی اور سید مصطفیٰ خمینی (م ۱۹۷۷ء) سے اخذِ فیض کیا ۱۹۷۶ء میں مرکزی شیعہ مسجد اسلام آباد میں بھی نماز پڑھاتے رہے۔

سید محمد ھادی الحسینی نجفی

ولدیت : سید مہدی

ولادت : ۱۹۴۵ء

چنداسکردو میں پیدا ہوئے ابتدا ہی میں نجفِ اشرف چلے گئے جہاں بارہ سال تک رہے دینی خدمات میں مصروف ہیں زمینداری و کاشتکاری سے بھی خاص شغف ہے

سید محمد ھادی الحسینی نجفی

ولدیت : سید حسین شاہ

ولادت : ۱۹۵۱ء

سکونت : قمراہ سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے ۱۹۶۵ء کو عازم نجفِ اشرف ہوئے جہاں آٹھ سال تک دینی تعلیم حاصل کرتے رہے آیت اللہ محمد غدیری، شیخ محمد منتظر شہید (م) اور شیخ حسن کرولی سے استفادہ کیا، ۱۹۷۳ء کو شام گئے جہاں تین سال علامہ سید احمد الواحدی سے اخذِ فیض کیا دو سال تک لبنان میں رہے وطن واپسی پر تبلیغ و ارشاد میں مشغول ہیں فعال کارکن ہیں

شیخ محمد ھادی فاتحی نجفی

ولدیت : حاجی حسن

ولادت : ۱۹۳۹ء

منٹوکہ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ۱۹۶۷ء کو عراق برائے زیارات گئے مگر تحصیلِ علوم کے لئے وہیں ٹھہر گئے اور ۱۹۷۵ء تک نجفِ اشرف میں رہ کر علومِ آلِ محمدؐ سے سیراب ہوتے رہے، آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد علی مدرس افغانی (۱۹۸۶ء) و شیخ محمد علی ایرانی قابلِ ذکر ہیں آجکل جامعہ محمدی مہدی آباد میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد ھادی نجفی

ولدیت : شیخ محمد علی

ولادت : ۱۹۴۲ء

گمنگوہ میں پیدا ہوئے ۱۳۸۶ھ کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے اساتذہ میں شیخ محمد اسماعیل قابلِ ذکر ہیں، ۱۳۹۷ھ کو نجفِ اشرف سے واپس آئے آجکل تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

سید محمد ھادی نجفی

ولدیت : سید حسین شاہ

ولادت : ۱۹۰۰ء

وفات : ۱۹۹۰ء

مدفن : گول

ابتدائی تعلیم آقای سید عباس آف چھترون سے حاصل کی بعد ازاں نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور آیت اللہ محمد حسین نائینی سے بطورِ خاص اخذِ فیض کیا، علاقے میں خوب تبلیغ کی آپ کے دونوں صاحبزادے مولانا سید عنایت حسن نجفی اور مولانا سید شاکر حسین نجفی ارشاد و تبلیغ میں مصروف ہیں

سیّد ضیاء الدّین قمی

ولدیت : سیّد میر فاضل (م ۱۹۹۲ء)
ولادت : ۱۹۶۰ء
سکونت : خطیب جامع مسجد شیعہ گلگت

گلگت میں پیدا ہوئے، ایف اے میں پڑھ رہے تھے کہ دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے ۱۹۷۶ء کو جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۸۰ء تک رہے مولانا سیّد صفدر حسین نجفی (م ۱۹۸۹ء)، حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا غلام حسین نجفی، مولانا محمد شفیع نجفی، مولانا موسیٰ بیگ نجفی سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۸۰ء کو قم گئے اور مدرسہ فیضیہ میں داخلہ لیا جہاں کفایہ اور مکاسب تک کتابیں پڑھیں، ۱۹۸۵ء کو جامعۃ المنتظر بریسٹن (برطانیہ) میں ڈیڑھ سال تک رہے، اپریل ۱۹۸۷ء کو وطن واپس آئے چند ماہ گلگت میں رہے پھر ایران چلے گئے جہاں ۱۹۹۰ء تک رہے، وطن واپسی سے تادم تحریر دینی خدمات میں مشغول ہیں، بہترین مقرر اور کلمۂ حق کہنے والوں میں سے ہیں نوجوانوں میں بطور خاص پسند کئے جاتے ہیں۔ درجِ ذیل کتاب کے مصنّف ہیں:

عبداللہ بن سبا۔ ایک افسانوی کردار

سیّد محمّد عباس رضوی

ولدیت : سیّد قاسم شاہ
ولادت : ۱۸۸۵ء
وفات : ۱۹۶۰ء
مدفن : قتل گاہ سکردو

کھرمنگ میں پیدا ہوئے اس وقت کے بلتستان کے جیّد علماء سے تعلیم حاصل کی بہترین خطیب تھے، اسلامی تاریخ پر خاص نظر رکھتے تھے آپ کے شرعی فیصلے مشہور ہیں اپنے زمانے کے عظیم طبیب تھے۔

سیّد محمّد علی رضوی نجفی

ولدیت : سیّد ابراہیم رضوی (م ۱۹۹۱ء)

پاری۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے آیت اللہ سیّد اسد اللہ مدنی شہید محراب، آیت اللہ شیخ کاظم

یزدی، شیخ مجتبیٰ لنکرانی، آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی (م ۱۹۹۲ م) اور آیت اللہ سید محسن الحکیم (م ۱۹۷۱ م) سے اخذ فیض کیا۔

آیت اللہ سید محسن الحکیم کے مقرب افراد میں سے ہیں جب سید مہدی الحکیم شہید پاکستان کے دورے پر آئے تو آپ ان کے ہمراہ تھے، مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں آپ پاکستان پیپلز پارٹی تحصیل کھرمنگ کے صدر تھے۔ ۸۷-۱۹۸۰ م کے دوران کھرمنگ سے نادرن ایریاز کونسل کے ممبر ہے شمالی علاقہ جات کی سطح پر آپ کا کردار نمایاں ہے، سیاسی، دینی اور سماجی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں آجکل کراچی میں مقیم ہیں۔

اخوند مہدی نجفی

ولدیت : اخوند خدایار*

مدفن : نجفِ اشرف

کوارد میں پیدا ہوئے نجفِ اشرف میں تعلیم حاصل کی درجۂ اجتہاد پر فائز تھے نجف ہی میں واصل بحق ہوئے۔

* خدایار ولد اخوند علی، ولادت : ۱۸۲۰ م، وفات : ۱۹۱۰ م، مدفن : کوارد و بلتی اور فارسی زبان کے بہترین شاعر تھے۔

نمونۂ کلام:

برخ انور خورشید رسالت صلواۃ	بہمہ خادم تنویر نبوت صلواۃ
ید و بازوی ظفر بخش ید قدرتِ حق	بہ پرو بال ہمی شاہ ولایت صلواۃ
میوہ باغ جناں بضعۂ محبوب اللہ	فاطمہؑ خیر نساء بانوی جنت صلواۃ
بجگر پارہ زہرا حسنؑ سبز قبا	قرۃ العین نبی نور امامت صلواۃ
بنجم آل عبا لال قبا غرق بخوں	بگل سر سبد باغ شہادت صلواۃ
زینبؑ غمزدہ بلبل بستان حسینؑ	با اسیران و اسیر غم و محنت صلواۃ
بعلمدار وفادار شہ تشنہ جگر	بہ نہنگ در دریای شجاعت صلواۃ
بشبیہ گل رخسار رسول مدنیؐ	علی اکبر مہ تاباں نجابت صلواۃ
بشہیدان و یتیماں و اسیران بلا	بہمہ آل نبی شافع امت صلواۃ

شیخ محمّد یوسف حسین آبادی

ولدیت : حاجی غلام مھدی

ولادت : ۲۵ فروری ۱۹۵۰ء

(سلطان الافاضل، ایم اے)

حسین آباد سکردو میں پیدا ہوئے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۶۸-۱۹۶۶ء کے دوران آغا محمد سعید کھرگرونگ سکردو سے جامع المقدمات شرح انموذج تک پڑھا، شیخ احمد علیؒ سے حمدیہ پڑھا ۷۱-۱۹۶۹ء مدرسہ جعفریہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں شرح الفیہ، شرح تہذیب، مختصر المعانی، معالم الاصول، شرح لمعہ شیخ محمد سلطان، شیخ محمد منہاج، شیخ محمد جعفر، شیخ محمد لالہ زاری اور شیخ علی اسلامی سے پڑھیں۔ ۱۹۷۷ء کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اسلامیات میں ایم اے کیا مختلف سرکاری عہدوں پر کام کیا، آجکل سکردو میں ایک سکول چلا رہے ہیں۔

"بلتستان پر ایک نظر" نامی کتاب کے مصنّف ہیں۔ قرآن پاک کا بلتی ترجمہ بھی کیا ہے، "بلتی زبان" نامی کتاب بھی لکھی ہے۔

سیّد محمود رضوی

ولدیت : سید مصطفیٰ شاہ رضوی

ولادت : ۱۹۳۳ء

کھرمنگ خاص میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سیوطی تک آغا سید علی شاہ سے اخذِ فیض کیا، وفاق المدارس شیعہ سے الشہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی، مجالس المؤمنین (فارسی) نامی کتاب لکھی ہے جو منتظرِ اشاعت ہے جامعہ محمّدیہ★ کھرمنگ کے مؤسس ہیں۔

★اس مدرسے کی تاسیس ۱۹۷۳ء کو ہوئی جہاں اس وقت ۵۸ طلبہ اور ۳۵ طالبات پڑھ رہی ہیں، شیخ محمد علی صلاح الدین، سید حیدر رضوی اور اخوند امداد علی مدرس ہیں کھرمنگ سے متصل علاقہ غندوس میں تین سو سال پہلے کی خانقاہ موجود ہے۔

محمود حسین حیدری ایم اے

ولدیت : شیخ غلام علی حیدری

ولادت : ۱۹۶۸ء

پاری میں پیدا ہوئے تمامتر دینی تعلیم پاری میں حاصل کی کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامیات کیا۔

شیخ مختار علی

سکونت : جامعہ تعلیمات العلوم الاسلامی، گلشن آباد ۳ عظیم گوٹ کراچی

نگر۔گلگت میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قم چلے گئے آج کل جامعہ تعلیمات کراچی میں مدرس ہیں۔

سیّد مرتضیٰ

ولدیت : سیّد مختار

ولادت : ۱۹۳۷ء

وفات : ۲۴ شعبان ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

مدفن : کورو

کورو کرس میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد کرس میں آغا سیّد علی سے لمعہ تک تعلیم حاصل کی بعدازاں کورو میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے رہے کچھ عرصے بریسل اور باغیچہ کھرمنگ میں بھی رہے شیخ حسن پرکوتوی (م ۱۹۸۶ء) کی تحریک پر کورو کے مؤمنین نے مدرسہ کے لئے زمین وقف کی جہاں مدرسہ کی تاسیس ہوئی تادم واپسیں اسی مدرسے میں مدرس رہے آپکے صاحبزادے سیّد علی میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعۃ المعصومین فیصل آباد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مرتضوی، شیخ علی محمّد

ولدیت : اخوند قلب حسن

ولادت : ۱۹۴۸ء

گول، سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم مولانا سیّد عنایت حسن شاہ نجفی سے حاصل کی بعد ازاں مشہدِ مقدس چلے گئے واپسی پر گول کے دینی مدرسے میں مدرس رہے آجکل مدرسہ سجادیہ کرس (خپلو)

میں مدرس ہیں۔

سیّد مظاہر حسین موسوی قمیؒ

ولدیت : مولانا سیّد علی موسوی

ولادت : ۱۹۵۶ء

سکونت : مسجد و امام بارگاہ عزیز کالونی شاہدرہ

حسین آباد۔ سکردو میں پیدا ہوئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حوزۂ علمیہ مشہدِ مقدس تشریف لے گئے جہاں ۷۸۔۱۹۷۳ء تک رہے بعد ازاں قم گئے جہاں ۸۸۔۱۹۸۲ء تک رہے ہر دو جگہ شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ علی بوستانی بلتستانی، شیخ محمد علی خراسانی، شیخ اعتمادی، شیخ عباس واعظ طبسی اور علّامہ سیّد ساجد علی نقوی مدظلہم سے اخذِ فیض کیا واپسی پر کچھ عرصے فیصل آباد میں رہے آجکل لاہور میں مشغولِ تبلیغ ہیں، مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنّف و مترجم ہیں:

△ تعقیباتِ نماز

△ وصیّت نامہ

△ ترجمہ نور اخلاق *

مقدس، شیخ حسن

ولدیت : علی محمد

ولادت : ۱۹۱۰ء

وفات : ۱۹۷۰ء

مدفن : شگر

آیت اللہ سیّد ابوالحسن اصفہانی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد شملہ (ہند) چلے گئے، بلتی زبان میں مرثیے اور قصائد بھی کہتے تھے
ہدیۃ المؤمنین (فقہ۔ فارسی) آپ کی تصنیف ہے جو شملہ میں چھپی تھی۔

* شیخ فرمان علی نجفی بنام مؤلف

اخوند مہدی

ولدیت : حاجی حیدر

ولادت : ۱۹۵۲ء

ترکتی کھرمنگ میں پیدا ہوئے مدرسہ قائمیہ ترکتی میں مدرس ہیں۔

سیّد مہدی جعفری نجفی

ولدیت : سیّد ھادی

ولادت : ۱۹۴۷ء

گول سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجفِ اشرف چلے گئے جہاں دس سال تک رہے حسبِ ذیل اساتذہ سے اکتساب فیض کیا:

△ شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)

△ شیخ علی مدرس تنگری

△ سیّد علی شرف الدین بلتستانی

△ سیّد محسن گوھری

△ زاہدی اصفہانی

۱۹۷۱ء کو کوئٹہ آئے جہاں ایک سال رہنے کے بعد ۱۹۷۲ء کو قم چلے گئے اور گیارہ سال تک درجِ ذیل علماء سے علومِ آلِ محمد کا اکتساب کیا۔

○ سید طاہر خرم آبادی ○ آقای نیک نام ○ شیخ باقر ○ آیت اللہ محمّد رضا گل پائیگانی ○ آیت اللہ علی منتظری ○ آیت اللہ مشکینی ○ آیت اللہ شیخ ناصر مکارم شیرازی

بعدازاں ایک سال کراچی اور ایک سال چنیوٹ میں رہے، آجکل شیعہ مسجد صدر پشاور میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

سیّد مہدی شاہ حسینی نجفی

ولدیت : سیّد احمد شاہ حسینی میر واعظ چندا (م ۱۹۲۶ء)

ولادت : ۱۹۰۰ء

وفات : ۱۹۸۱ء مدفن : چندا (سکردو)

چندا (سکردو) میں پیدا ہوئے، ۱۹۱۷م سے ۱۹۳۰م تک نجف اشرف میں پڑھتے رہے وطن واپسی سے تادمِ حیات دینی خدمت میں مصروف رہے آپ "منابر المھدی" نامی کتاب کے مصنف ہیں، آپ کے صاحبزادے سید محمد طٰہٰ ملیر کراچی میں خطیب ہیں۔

سیّد مھدی شاہ

ولدیت : سید محمد

ولادت : ۱۹۱۴م

وفات : ۱۹۸۹م

مدفن : گوھری

گوھری کھرمنگ میں پیدا ہوئے آقای سیّد محمد غاسنگ سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عازمِ نجفِ اشرف ہوئے جہاں آٹھ سال تک رہے ۱۹۵۸م کو وطن مراجعت فرمائی، تمام عمر تبلیغ و تدریس میں گزاری۔

سیّد مھدی شاہ رضوی

غندوس۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے اخوند غلام مھدی آف طولتی سے اخذِ فیض کیا، آپ غندوس کے میر واعظ تھے، آپ کے صاحبزادے سیّد حیدر رضوی ہیں۔

شیخ مھدی قمّی

ولدیت : محمد عظیم

وفات : ۱۹۸۱م

گول۔ سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم گمبہ سکردو میں حاصل کی، پھر قم چلے گئے، سند فراغ حاصل کرنے کے بعد سفارت خانہ ایران میں ملازمت اختیار کرلی، راولپنڈی سے سکردو ویگن میں جا رہے تھے کہ ویگن دریائے سندھ میں گر گئی اور آپ مع اہل و عیال واصل بحق ہوئے۔

اخوند مہدی علی

ولدیت : غلام علی

ولادت : ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء

وفات : ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء

مدفن : طولتی

طولتی میں پیدا ہوئے، پاری میں سید احمد علی شاہ اور اپنے برادرِ بزرگ اخوند علی سے تعلیم حاصل کی غضب کا حافظہ پایا تھا، شیخ علی برولموی (م ۱۹۰۷ء) بھی آپ کی علمی قابلیت پر حیران تھے، علمی شہرت کی وجہ سے آپ آیت اللہ الحکیم (م ۱۳۹۱ھ) کے وکیل تھے، علاقہ کے علماء آپ کے شاگرد تھے آپ کی دعا سریع الاثر تھی۔

طولتی میں خانقاہ نوربخشی موجود ہے مگر وہاں کوئی بھی نوربخشی نہیں ہے۔

شیخ مہدی علی داخلی

ولدیت : اخوند غلام حسین

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : مراہ پی، شگر، بلتستان

مولانا شیخ مہدی ۱۹۳۵ء میں شگر (بلتستان) کے ایک گاؤں "مراہ پی" کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے دادا اخوند محمد علی سے حاصل کی جو اپنے وقت کے معروف خطیب اور عالمِ دین تھے، تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں آپ مدرسہ مشارع العلوم حیدر آباد (سندھ) میں داخل ہو گئے جہاں آپنے کئی سال کا کورس صرف تین سال میں مکمل کیا، اس کے بعد نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور سات سال تک علومِ آلِ محمدؐ علیہم السلام کی تحصیل فرماتے رہے۔

نجفِ اشرف سے وطن واپسی پر آپ نے سب سے پہلے شگر میں ہونے والی خلافِ شریعت رسوم اور بدعات کے خلاف آواز بلند کی اور ان کا خاتمہ کیا۔ آپ کی مساعیِ جمیلہ سے وہاں کی تمام مساجد آباد ہو گئیں۔ آپ نے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مقدمات کے فیصلے شرعی

عدالت میں کرائے جائیں۔

بلتستان میں آپ سیاسی، مذہبی اور سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، خداوندِ عالم مزید توفیق عنایت فرمائے۔

شیخ مہربان علی

ولدیت : اخوند سلمان بالو

ولادت : ۱۹۵۰ م

بودلس چھلت نگر میں پیدا ہوئے آپکا تعلق قزلباش خاندان سے ہے ابتدائی تعلیم سید علی آف چھلت سے حاصل کی، ۱۹۶۷م سے ۱۹۷۵م تک نجفِ اشرف میں رہے آجکل مدرسہ حسنین بودلس میں مدرس ہیں، روضہ خوانی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

شیخ مہربان علی نجفی

ولدیت : بخت آور شاہ

ولادت : ۱۹۵۲م

سکونت : دارالعلوم امامیہ جعفرآباد نگر گلگت

مناپن تحصیل نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے ساتویں کلاس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۸م کو نجفِ اشرف تشریف لے گئے، حسبِ ذیل اساتذہ سے اخذ فیض کیا:

شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ عباس ایرانی، شیخ عباس قوچانی، شیخ عزالدین بحرالعلوم، درسِ خارج آیت اللہ سید محمد باقرالصدر الشہید (م ۱۹۸۰م) سے حاصل کیا، ۱۹۷۴م کو وطن واپس آئے انتہائی قابل اور ملنسار شخصیت ہیں۔

آخوند مہربان علی نجفی

ولدیت : غلام علی

ولادت : ۱۸۶۸م

وفات : ستمبر ۱۹۵۷م

"مدرسہ اخوند مہربان علی" کے نام سے معروف دینی درسگاہ کے بانی اخوند مہربان علی" ۱۸۶۸م کو گلگت کے موضع اچھری کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم سید رسول شاہ مرحوم

سے حاصل کرنے کے بعد مزید حصولِ علم کے لئے حوزۂ علمیہ نجفِ اشرف پہنچے، جہاں انہیں فقیہۂ دوران حضرت آیۃ اللہ السید ابوالحسن اصفہانی اعلی اللہ مقامہٗ جیسے جید استاذ ملے۔

عراق سے واپس وطن مالوف آئے اور علاقے کی جہالت کے پیشِ نظر ایک مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیا ہر قسم کی سماجی، سیاسی اور مالی مشکلات کے باوجود ہمت نہیں ہاری اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ضلع گلگت کے طلاب بالعموم اور ضلع دیامر (استور) کے طلاب بالخصوص مدرسۂ مہربان پورہ سے زیورِ علم و دانش سے آراستہ ہوئے

مرحوم نے اپنے دو بیٹوں شیخ محمد حسین اور شیخ محمد حسن کو اپنے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے حوزۂ علمیہ نجفِ اشرف اپنے ساتھ لے گئے، شیخ محمد حسین کا دورانِ تعلیم ہی نجفِ اشرف میں انتقال ہو گیا، جو آخوند مرحوم کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان تھا اور شیخ محمد حسن اس وقت دارالعلوم جعفریہ مجینی محلہ گلگت میں پرنسپل کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، اخوند صاحب کو فقہی مسائل میں ید طولیٰ حاصل تھا اور ایک بہترین مناظر بھی تھے۔

ان کے متعلق انگریزوں کے دور کا ایک واقعہ مشہور ہے وہ یہ کہ جنگی پیر نامی ایک مولوی صاحب نے دینی علوم میں گلگت کے علماء کو چیلنج کیا۔ اخوند صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو چیلنج قبول کیا، حکومت کی طرف سے جلسے کا بندوبست کیا گیا جس میں جنگی پیر کو شکست ہوئی اور اخوند صاحب نے حکومت اور عوام دونوں کی طرف سے خوب خوب داد حاصل کی اور جنگی پیر کو انگریزوں نے ضلع بدر کیا۔

خدا نے آپ کو ذوق جمالیات کی حسِ لطیف سے بھی نوازا تھا، چنانچہ شینا بولی میں آپ کے قصائد، مرثیے اور دیگر اشعار اہم مقام رکھتے ہیں، اصولِ دین کو اشعار کے الفاظ میں پرو کر زبان زدِ عام کر دیا۔ فارسی کلام کے چند بند درج ذیل ہیں:

اے شہ دُلدل سوار، شاہ سلامٌ علیک — دی مہ ذوالافتخار شاہ سلامٌ علیک

بابِ شبیر و شبر خسروِ والاگہر — صاحب تیغ دوسر شاہ سلامٌ علیک

اوّل و آخر علی ظاہر و باطن علی — نفس پیمبر علی شاہ سلامٌ علیک
دوشِ نبی زیرِ پا عرش خدا مُتکا — ہست شہ لافتیٰ شاہ سلامٌ علیک
جملۂ مجلس نشین خاص رئیسانِ دین — از من خدامِ دین باد سلامٌ علیک

۱۹۴۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران آپ نے قلمی جہاد اور جہاد باللسان سے کام لیا۔ علاقہ کے عوام کو اسلامی ریاست پاکستان کے بارے میں اپنی خطابت کے ذریعے نہ صرف روشناس کرایا بلکہ جہاد کے لئے بھی آمادہ کیا۔

آپ نے اپنی حیات میں ہی اپنی آخری آرام گاہ تعمیر کرائی تھی، جہاں ستمبر ۱۹۵۷ء کو ہمیشہ کے لئے آرام فرمایا۔ آپ نے اس بارے میں فرمایا:

"سائل بہ لبِ را ہست محتاج دعا است"

خدا کے نیک بندوں پر سدا رحمت برستی ہے
کرو مخلوق کی خدمت کہ یہ بھی حق پرستی ہے ★

مولانا مُوسیٰ بیگ

فاضلِ نجف

ولدیت : کلب علی

ولادت : ۱۹۴۴ء

سکونت : جامع المنتظر، ماڈل ٹاؤن لاہور

مولانا موسیٰ بیگ ۱۹۴۴ء میں ہنزہ (گلگت) میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۸ء میں جامع المنتظر لاہور میں داخلہ لیا۔ درسِ نظامی کی یہیں تکمیل کی، ۱۹۶۴ء میں نجفِ اشرف تشریف لے گئے۔ سطحیات مکمّل کیں، سطحیات کے فائنل کے امتحان میں جس میں عرب، ایران، پاکستان، افغانستان، ہندوستان اور دیگر ممالک کے طلبہ شریک تھے آپ نے اوّل پوزیشن حاصل

★ مکتوب مولانا حسین اکبر بنام مؤلف۔

کی، ۷ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ کو ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جامعۃ النجف کے مدرس اعلیٰ حضرت مولانا علامہ سید کلانتر الموسوی مدظلہ نے آپ کو انعامات سے نوازا۔

○ نجفِ اشرف میں آپ کے مشہور اساتذہ حسبِ ذیل ہیں:

○ آیت اللہ العظمیٰ حضرت ابو القاسم خوئی (م ۱۹۹۲م)

○ حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد علی مدرس (م ۱۹۸۶م)۔

○ حجۃ الاسلام آقای محمد سرابی مدظلہ

○ حجۃ الاسلام آقای محمد رضا باقری مدظلہ

○ حجۃ الاسلام آقای سید محمد کلانتر عمید جامعۃ النجف

گزشتہ سولہ سال سے آپ جامع المنتظر لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں کچھ عرصے مسجد الحسین اچھرہ لاہور میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں، آپ عربی، فارسی، اردو پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔

آپ نے علامہ حلی کی کتاب "منہاج الکرامۃ" کا اردو ترجمہ کیا ہوا ہے جو ابھی تک زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ "چرا شیعہ شدم" کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ لاہور اور ساہیوال میں مجالس عزا میں خطاب کرتے رہے ہیں۔

مولانا سید میر فاضل شاہ نجفی

ولادت : ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴م

وفات : ۲۷ فروری ۱۹۹۲م

مدفن : گلگت

مولانا سید میر فاضل شاہ ۱۳۲۲ھ میں گلگت میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آغا سید رسول شاہ صاحب سے گلگت میں حاصل کی، بعد میں مولانا شیخ محمد کثیر مرحوم سے صرف ونحو اور ادب کے اسباق حاصل کئے ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵م کو اعلیٰ تعلیم کے لئے نجفِ اشرف تشریف لے گئے اور مدرسہ سید محمد کاظم

میں داخلہ لیا

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبد اللہ شیرازیؒ سے فقہ اور اصولِ فقہ کی تعلیم حاصل کی، آغا شمس مدظلہ سے علم منطق کا درس لیا اور آغا شیخ محمد حسین سے "مقاصد" کا درس لیا حضرت علامہ آغا شیخ علی اکبر مدظلہ سے قرآنِ پاک کی تفسیر پڑھی۔ ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۱م وطن مراجعت فرمائی جہاں تادمِ واپسیں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ناصر، شیخ احمد علی

ولدیت : قنبر

ولادت : ۱۹۵۴م

سکونت : جامع مسجد امامیہ نشاط کالونی صدر۔ لاہور

کواردو۔ سکردو میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلطان المدارس خیرپور، دار العلوم المحمدیہ سرگودھا، دار العلوم الجعفریہ خوشاب اور جامعۃ المنتظر لاہور میں تعلیم حاصل کرتے رہے جہاں مولانا محمد حسین ڈھکو نجفی، مولانا ملک اعجاز حسین نجفی، مولانا نصیر حسین نجفی، مولانا سید صفدر حسین (م ۱۹۸۹م)، مولانا حافظ ریاض حسین، مولانا اختر عباس نجفی اور مولانا محمد عباس قمی سے اخذ فیض کیا۔★

شیخ ناصر حسین نجفی

ولدیت : شیخ عبد الرحیم قمی (م ۱۹۵۱م)

ولادت : ۱۹۴۰م

حراموش ساسی (گلگت) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم، سید فاضل شاہ اور سید ابراہیم شاہ حراموشی سے حاصل کی '۶۳ - ۱۹۶۰م تک مدرسہ قلندر نجفِ اشرف میں رہے، جہاں شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م) اور شیخ روشن علی ہندی سے اخذِ فیض کیا، ۱۹۸۲م کو حراموش میں جامعہ حسینیہ کی بنیاد رکھی وطن ہی میں تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

★ شیخ فرمان علی بنام مؤلف۔

ناصر الاسلام شیخ محمد جواد نجفی

ولدیت : اخوند علی

ولادت : ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء

وفات : ۲۸ رجب ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء

مدفن : سکردو

سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد اور اخوند غلام حسینؒ سے حاصل کی بعد ازاں لکھنؤ تشریف لے گئے وہاں سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد عازم نجف اشرف ہوئے اور آیت اللہ ضیاء الدین عراقی اور آیت اللہ محمد حسین نائینی سے بطور خاص اخذ فیض کیا آپ نجف اشرف میں تیس سال تک رہے، عربی و فارسی ہر دو میں مہارت تامہ حاصل کی بعد ازاں تہران چلے گئے جہاں بیس سال تک درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے آپ کی شادی بھی تہران ہی میں ہوئی۔

آپ کی شہرت شاہ وقت احمد شاہ قاچار تک پہنچی اسی نے آپ کی قابلیت سے متاثر ہو کر آپ کو "ناصر الاسلام" کا خطاب دیا اس سلسلے میں جو سند آپ کو دی گئی اس کے الفاظ یہ ہیں:

"از آنجا کہ حفظ مقام و رعایت احترام علماء اعلام کہ در ترویج دین متین و نشر احکام حضرت خاتم النبیین عمر خود را مصروف داشتہ اند فرض و منت ہمت والا ملوکانہ و منظور نظر کیمیا مرتبت شاہانہ است کہ بمراحم نہمت خاص و مکارم بالاختصاص آنہارا قرین اعزاز و اکرام دارد للہذا در این موقع کہ مراتب علم و فضل و رحمات جناب مستطاب عمدۃ العلما الراشدین آقا شیخ جواد تبتی کہ قامت قابلیت ایشان بزیور علم و عمل آراستہ است در پیشگاہ معدلت گر ہمایونی معروض افتاد نظر بتشویق جناب معزی اللہ و لتصویب جناب مستطاب اجل اشرف افخم مہین دستور معظم پرنس علاء السلطنہ رئیس الوزرا ایشانرا ملقب بناصر الاسلام مفتخر و بصدور این فرمان مبارک امر و اشارات فرمودیم کہ بعواطف خسروبہ مستظہر باشند۔"

تحریراً فی شہر شوال المکرم من ۱۳۳۱ھ

آپ کے سینکڑوں سے متجاوز شاگرد ہیں جن میں سید قاسم شاہ، حاجی علی نقی نجفی، سید حسین اور شیخ محمد جوکواردوی مرحوم خاص مقام رکھتے ہیں۔

شیخ ناصر الاسلامؒ آیت اللہ سید ابوالحسن اصفہانی کے وکیل مطلق تھے آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں جو سب چھپی ہوئی ہیں۔

- انیسۃ النسوان (فارسی ۔ فقہ)
- ابتدائے ایمانی (فارسی)
- بدایۃ الصرف (فارسی)
- کفایت الصرف (فارسی)
- لغۃ الصرف (فارسی)

۸۲ سال کی عمر پاکر واصل بحق ہوئے۔

ناصر، سیّد ناصر الدّین مرحوم

ولدیت : سیّد مختار

ولادت : ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴م

وفات : ۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱م

مدفن : گمبہ سکردو

گمبہ سکردو میں پیدا ہوئے گیارہ سال کی عمر میں اپنے ماموں مولانا عزیز الدّین کے ہمراہ کربلا چلے گئے جہاں علومِ دینیہ حاصل کئے آپ کے اساتذہ میں آغا سیّد مہدی شاہ آف نر بطور خاص قابلِ ذکر ہیں آپ نمکین چائے کے بیحد شوقین تھے نمکین چائے پر ایک نظم بھی کہی جو کافی مشہور ہے، آپ بلتی زبان کے بہترین شاعر تھے۔*

ناظم الدین، شیخ غلام حسن نجفی

ولدیت : حاجی حمزہ علی

ولادت : ۱۹۵۱م

تسر۔ شگر میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آغا طٰہٰ آف چھترون کے پاس حاصل کی ۱۹۶۵م کو نجفِ اشرف گئے جہاں شیخ علی قائینی اور سیّد کاظم سرابی سے بطور خاص اخذِ فیض کیا، ۱۹۷۳م کو وطن مراجعت فرمائی آجکل مدرسہ رسولِ اعظم سکردو میں مدرس ہیں۔

سیّد نجف شاہ شملوی نجفی

ولدیت : سیّد علی شگری

ولادت : ۱۸۹۵م

وفات : ۱۹۵۰م

مدفن : نجف اشرف

تمامتر تعلیم بلتستان اور لکھنؤ میں حاصل کی، آیت اللہ سیّد ابو الحسن علی اصفہانی (م ۱۳۶۵ھ) کے وکیل تھے، شملہ میں مسجد، مدرسہ و امامبارگاہ کی تعمیر کی کراچی میں انتقال ہوا اور حسبِ وصیت وادی السلام نجفِ اشرف میں دفن ہوئے۔

---

* حسرت، محمد حسن۔ تاریخ ادبیات بلتستان، ص ۱۹۷۔

سیّد نجم الحسن حسینی نجفی

ولدیت : مولانا سیّد علی (م ۱۹۸۵ء)

ولادت : ۱۹۴۱ء

سکونت : شیعہ جامع مسجد گوجرانوالہ

سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ۱۹۵۵ء کو عازم نجف اشرف ہوئے جہاں نو سال تک شیخ محمّد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ علی مدرس بلتستانی، شیخ مجتبیٰ لنکرانی اور شیخ احمد حسینی بلتستانی سے اخذِ فیض کیا۔ ۱۹۶۴ء کو وطن مراجعت فرمائی ۱۹۶۹ء سے تا دمِ تحریر جامع مسجد شیعہ گوجرانوالہ میں خطیب ہیں۔

سیّد نظام الدّین نجفی

ولدیت : سیّد محمد کاظم شاہ

ولادت : ۱۹۳۵ء

شہیار تحصیل نگر ضلع گلگت میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی حسبِ ذیل اساتذہ سے اخذِ فیض کیا:

- علامہ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)
- آیت اللہ سیّد اسد اللہ مدنی شہید (م ۱۴۰۱ھ)
- آیت اللہ ابوالقاسم رشتی

آج کل شہیار ہی میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا شیخ نوروز علی نجفی

ولدیت : جناب رستم مرحوم

ولادت : ۱۹۳۷ء

سکونت : مدرسِ اعلیٰ مدرسہ جعفریہ۔ کراچی

مولانا شیخ نوروز علی ۱۹۳۷ء میں نگر گلگت میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء کو نجفِ اشرف چلے گئے وہاں پندرہ سال تک تحصیلِ علم کرتے رہے، نجفِ اشرف میں آپ کے اساتذہ حسبِ ذیل تھے:

○ حجۃ الاسلام آقای راستی کاشانی

○ حجۃ الاسلام آقای صدرا

○ حجۃ الاسلام آقای مرزا باقر زنجانی

۱۹۷۱ء میں آپ کراچی تشریف لے آئے اور مدرسۂ جعفریہ کراچی میں مدرسِ اعلیٰ مقرر ہوئے مولانا کے عمِّ محترم حضرت مولانا شیخ سرور مدظلہ، نگر گلگت کے مشہور عالمِ دین ہیں۔

ہدایت علی

ولدیت : محمدؐ شاہ

ولادت : ۱۹۶۵ء

شنگشن۔ رونددو میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۸۵ء کو دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۹۱ء تک رہے اور مولانا نصیر حسین نجفی، مولانا سیّد اعجاز حسین کاظمی اور مولانا نذر حسین سے اخذِ فیض کیا، آجکل وطن ہی میں ہیں۔

سیّد یوسف شاہ

ولدیت : سیّد احمد شاہ

ولادت : ۱۹۳۸ء

بگاردوا سکردو میں پیدا ہوئے صرف بلتستان کے مدارس میں تعلیم حاصل کی۔

میرزا یوسف حسین

ولدیت : شیخ غلام محمدؐ (م ۱۹۹۲ء)

ولادت : ۱۹۴۸ء

سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصے جامع المنتظر میں بھی رہے پھر جامعہ امامیہ کراچی چلے گئے جہاں علّامہ طالب جوہری، حافظ غلام حیدر، مولانا علی اصغر ترابی، مولانا محمد حسین اور مولانا محمد موسیٰ نجفی سے استفادہ کیا ۱۹۸۶ء کو ایم اے (اسلامیات) کیا آج کل جامع مسجد نورِ ایمان کراچی میں خطیب ہیں "مسلم متحدہ محاذ" کے چیئرمین ہیں آپ کی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے متعلق بھی کافی خدمات ہیں سیاسی ذہن رکھتے ہیں۔

شیخ یوسف علی نجفی

ولدیت : محمد

ولادت : ۱۹۳۲م

آپ ۱۹۵۳ـ۵۸م تک مدرسہ استاذ اخوند نجفِ اشرف میں آیت اللہ سید اسد اللہ مدنی اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶م) سے اخذِ فیض کرتے رہے آجکل جعفر آباد۔ نگر میں مدرس ہیں۔

ضمیمہ

شیخ ایوب صابری قمی

استور میں پیدا ہوئے نجفِ اشرف اور قم میں تعلیم حاصل کی، آجکل مدرسہ معصومین حالی روڈ کراچی میں مدرس ہیں۔

شیخ جعفر حسین نجفی

غندوس۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے، خوشاب، ملتان، لاہور اور نجفِ اشرف کے مدارس میں تعلیم حاصل کی، وعظ و ارشاد کے علاوہ سکردو بازار میں ھارڈویئر کی دکان کے مالک ہیں۔

ولدیت : تقی

شیخ جعفر علی فیاض نجفی

ولادت : ۱۹۴۷م

سکونت : صحنِ انقلاب آستانہ قدسِ رضوی مشہد۔ ایران

کتپہ سنہ۔ سکردو میں پیدا ہوئے اوائل عمر ہی میں نجفِ اشرف چلے گئے، جہاں آیت اللہ مرتضوی میرزا علی غروی اور شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶م) سے اخذِ فیض کیا، انقلاب سے پہلے آیت اللہ سید عبداللہ شیرازی (م ۱۴۰۵ھ) کی معیت میں مشہد آئے، انقلاب کے دوران آیت اللہ کے گھر میں تھے۔ مشہد میں آیت اللہ نصر اللہی کے پاس درسِ کفایہ حاصل کیا ما بعد درسِ خارج میں شرکت کی، آپ کی شادی ایک ایرانی خاتون سے ہوئی جو ذاکرہ بھی ہیں، آجکل حوزہ علمیہ مشہدِ مقدس میں مدرس ہیں اور آستانہ قدس رضوی میں غیر ملکی زائرین کے امور سے متعلق دفتر کے انچارج ہیں۔

شیخ حر علی مرحوم

ولدیت : علی بیگ

ولادت : ۱۹۰۱م

وفات : ۱۹۴۶م۔ مدفن : دبنور

دینور میں پیدا ہوئے شیخ عباس بن شیخ محمد رضا تہرانی سے بطور خاص اخذ فیض کیا پورے علاقے میں دینی خدمات کی وجہ سے انتہائی معروف ہیں، حج بیت اللہ اور کربلا و نجف اشرف کی زیارات کے لئے پیدل سفر کیا دینور ہی میں انتقال ہوا جہاں محو استراحت ہیں.

شیخ حسن نجفی

مدفن : قم

پاری۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم نجف اشرف میں حاصل کی۔تمام عمر دینی خدمات میں گزاری۔قم میں وفات پائی اور وہیں پیوند خاک ہوئے.

اخوند حسن

ولدیت : غلام حسین

ولادت : ۱۸۹۰ء

وفات : ۱۹۶۰ء

مدفن : رگیایل۔سکردو

۱۵ رمضان المبارک میں ولادت کے حوالے سے آپکا نام حضرت امام حسن علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا، اپنے والد سے ابتدائی کتابیں پڑھیں پھر اپنے والد کے چچازاد بھائی حاجی علی نقی نجفی، علامہ شیخ محمد جواد ناصر الاسلام اور شیخ علی محمد نجفی سے اخذِ فیض کیا۔

دورانِ تعلیم ہی مجالسِ عزا سے خطاب کرنا بھی شروع کر دیا تھا اس لئے آپ کو آپکے اساتذہ نے اخوند کا خطاب دیا۔آپ نے حمد، نعت، قصائد، مراثی و نوحہ جات بہت لکھے جو غالباً سب کے سب بلتی زبان میں ہیں، ۱۹۵۵ء کو زیاراتِ مقدسہ کے لئے ایران و عراق کا سفر اختیار کیا۔*

شیخ حسن علی نجفی

ولدیت : شیخ علی مقدس

ولادت : ۱۹۴۵ء

* حسرت، محمد حسن۔تاریخ ادبیات بلتستان، ص ۱۸۴۔

مرتضی آباد (حطو)، سکردو میں پیدا ہوئے والد کے ہمراہ نجفِ اشرف تشریف لے گئے جہاں ۱۹۷۶ء تک رہے، شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)، شیخ ھادی معرفت، شیخ محمد اشرفی، آیت اللہ سید ابو القاسم خوئی (م ۱۹۹۲ء) اور آیت اللہ سید روح اللہ خمینی (م ۱۹۸۹ء) سے اخذِ فیض کیا، سالِ گزشتہ سے آئی ٹن اسلام آباد کی مسجد میں امام جماعت ہیں

شیخ حسنین نجفی

ولدیت : شیخ علی برولموی نجفی (م ۱۹۷۴ء)

ولادت : ۱۹۴۲ء

سکونت : نجفِ اشرف

برولمو۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے نجف اشرف اور شام میں تعلیم حاصل کی۔ نجف اشرف میں فقہ و اصول پر درس خارج دیتے ہیں ۱۹۷۱ء کو کرگل گئے ہوئے تھے، جنگ بندی کے بعد وہیں رہ گئے اور انڈین پاسپورٹ پر نجف گئے آپ کی اہلیہ طورغون۔ کھرمنگ کے عالم دین حجۃ الاسلام سید حسین حسینی کی صاحبزادی ہیں۔

سیّد حسین حسینی نجفی

ولادت : ۱۹۲۷ء

طورغنڈ کھرمنگ میں پیدا ہوئے کھرمنگ کے وسیع نالے طورغنڈ کے میر واعظ ہیں تمامتر دینی تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی تھی۔

سیّد حیدر رضوی

غندوس کھرمنگ میں پیدا ہوئے اپنے ماموں سیّد ابراہیم رضوی (م ۱۹۹۱ء) اور طولتی کے اخوند مھدی (م ۱۹۶۰ء) سے اخذ فیض کیا آپ کا تعلق میر سیّد علی رضوی کے خاندان (سیّد علی پا) کی اکبر شاہی شاخ سے ہے۔

علاقہ کھرمنگ کی بااثر دینی و سیاسی شخصیات میں سے ہیں جامعہ محمدیہ کھرمنگ کے

ناظم الامور بھی رہے ہیں کھرمنگ خاص کے امام جمعہ و جماعت ہیں اور تحریک جعفریہ تحصیل کھرمنگ کے صدر۔

سید حید رنجفی

ولدیت : آغا سید علی موسوی

ولادت : ۱۹۵۰ء

نجف میں پیدا ہوئے، نجف و قم میں دینی تعلیم حاصل کی، آج کل لاہور کے ایک دینی مدرسے میں مدرس ہیں۔

شیخ رجب علی نجفی

وفات : ۱۹۷۱ء

مدفن : اسقرداس

اسقرداس۔ نگر میں پیدا ہوئے، نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی واپسی پر پارا چنار کو مستقر بنایا جامعہ جعفریہ کی تاسیس کی، تمام عمر تبلیغ و ارشاد میں گزاری۔

شیخ رضا مرحوم

الڈینگ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے، تعویذات و علم جفر کے مالک تھے، دُور دراز سے لوگ ان کے پاس روحانی علاج کے لئے آتے تھے دینی خدمات اس سے بھی زیادہ ہیں، چند سال قبل واصل بحق ہوئے۔

سرباز، سیّد مہدی مرحوم

ولدیت : آغا سید محمد علی شاہ

ولادت : ۷/ جولائی ۱۹۵۲ء

وفات : ۱۴/ جون ۱۹۹۰ء

گمنبہ، سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی، میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی میں داخلہ لیا جہاں علّامہ طالب جوہری اور شیخ محمد موسیٰ سے اخذِ فیض کیا، فاضل عربی، فاضل فارسی اور فاضل اُردو کے امتحانات پاس کئے، آپ کچھ عرصہ

روزنامہ "جمہور" لاہور میں کام کرتے رہے بعدازاں قم تشریف لے گئے اور چھ سال تک علوم دینیہ حاصل کرتے رہے، آپ نے مندرجہ ذیل کتابوں کے تراجم کئے جو چھپ چکے ہیں

- توحید (فارسی) از آیت اللہ سید علی خامنہ ای
- کائنات (فارسی)، از شہید محمد جواد باھنر
- اسلامی جمہوریہ کا آئین از ڈاکٹر مدنی

شیخ سلطان محمود ایم اے

ولدیت: مولانا حر علی (م ۱۹۴۶م)

ولادت: ۲۹ محرم ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲م

دینور۔ گلگت میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم والد مرحوم سے حاصل کی جامعہ رحیمیہ لاہور میں مولانا خیر اللہ سے شمس بازغہ پڑھی پھر جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں رسائل و مکاسب تک کتابیں پڑھیں تجوید و قراءت کے اسباق قاری شاکر قاسمی سے حاصل کئے، پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے (عربی)، ایم اے (فارسی) اول درجے میں پاس کیا علم کلام و ادب عربی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں آجکل "اھدنا الصراط المستقیم" کی اردو میں تفسیر لکھ رہے ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول دینور میں استاد بھی ہیں۔

شیخ سلیم قمی

نر۔ میں پیدا ہوئے، تمام تر تعلیم قم میں حاصل کی۔ آجکل قم ہی میں ہیں۔

سید عنائت حسن نجفی

ولدیت: سید محمد ھادی (م ۱۹۹۱م)

ولادت: ۱۹۴۲م

سکونت: گول۔ سکردو

گول میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق علماء کے خاندان سے ہے دینی تعلیم والد صاحب سے حاصل کرنے کے بعد عازم نجف ہوئے آجکل گول ہی میں امام جمعہ و جماعت ہیں اور بڑے جوش و جذبے

کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

شیخ غلام حسین نجفی

ولادت : ۱۹۵۳ء

۱۹۷۲ء کو سلطان المدارس خیرپور میں داخلہ لیا آج کل بلتستان میں مصروفِ تبلیغ ہیں۔

ولدیت : سید محمد عباس

سید قاسم شاہ رضوی نجفی

ولادت : ۱۹۵۴ء

وفات : ۱۹۸۹ء

مدفن : کراچی

کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمام تر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی کراچی میں دینی خدمات میں مصروف تھے کہ پیغامِ اجل آگیا۔

سید غلام مصطفیٰ شاہ رضوی

مدفن : کراچی

کھرمنگ خاص میں پیدا ہوئے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد شملہ چلے گئے، ۱۹۴۷ء کو کراچی آئے اور دینی خدمات سرانجام دیتے ہوئے واصل بحق ہوئے آپ کی اولاد سید سبطین رضوی وغیرہ راولپنڈی میں آباد ہیں۔

سید محمد رضوی مرحوم

ولدیت : سید اکبر شاہ رضوی

کھرمنگ خاص میں پیدا ہوئے، اہل غندوس نے وہاں سے آپ کو بلایا، آپ سید حیدر شاہ اور سید حسین شاہ کے والد تھے، دو صاحبزدگان طبقۂ علماء سے تعلق رکھتے تھے۔

شیخ محمد حسن نجفی

ولدیت : روشن علی

ولادت : ۱۹۴۰ء

جعفر آباد میں پیدا ہوئے، قراءت و تجوید اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف چلے گئے جہاں آپ کا بارہ سال تک قیام رہا آپ کے مشاہیر اساتذہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

- آیت اللہ سید محمد باقر الصدر الشہید (م ۱۹۸۰ء)
- شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء)
- حجۃ الاسلام سید عز الدین مدظلہ
- حجۃ الاسلام سید جمال الدین الخوئی رح

تعلیم سے فراغت کے بعد ایک مدرسہ بنام دار العلوم امامیہ جاری فرمایا، مولانا علاقائی زبانوں کے علاوہ عربی، فارسی و اردو پر بھی حاوی ہیں۔ جعفر آباد۔ نگر، گلگت میں سکونت پذیر ہیں۔

شیخ محمد محسن صلاح الدین نجفی

ولدیت : قاسم

ولادت : ۱۹۴۸ء

سکونت : دوبئی

سکردو میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بلتستان ہی میں حاصل کی ۱۹۶۴ء کو نجف اشرف تشریف لے گئے، جہاں تفسیر، حدیث، فقہ و اصول فقہ، فلسفہ اور منطق کی انتہائی کتابیں پڑھیں نجف اشرف میں طلباء میں آپ کی ایک امتیازی حیثیت تھی وہاں آپ کے حسب ذیل اساتذہ تھے:

- علامہ ڈاکٹر محمد صادق (تفسیر)
- آیت اللہ سید روح اللہ الخمینی (م ۱۹۸۹ء) (درس خارج)
- آیت اللہ بجنوردی (درس خارج و اصول)
- شیخ محمد علی مدرس افغانی (م ۱۹۸۶ء) (ادبیات)
- شیخ رضوانی رکن نگران کونسل اسلامی جمہوریہ ایران۔ (اصول فقہ و فلسفہ)

۱۹۷۴ء کو عراق کی سوشلسٹ حکومت نے جب دینی مدارس کے طلباء کو نکالنا شروع کیا تو آپ کو بھی مجبوراً وہاں سے نکلنا پڑا اور آپ واپس بلتستان تشریف لائے اور وہیں دینی

خدمات سرانجام دینی شروع کر دیں، ۱۹۷۹ء کو جامعہ اہلِ بیت اسلام آباد میں بطور مدرس تشریف لائے، حضرت شیخ مدظلہ جہاں ایک اچھے مدرس ہیں وہاں آپ کے لکھنے کا انداز بھی اچھوتا ہے، آپ کی درج ذیل تالیفات ہیں:

فدک (عربی)

معاد (فارسی)

توحید۔ جدید نظریات کی روشنی میں (اردو)

ولایت فقیہ (اردو)

تفسیر جو زیر ترتیب ہے۔ شہید اسلام[۴]

شیخ محمد حسن مقدس نجفی

ولادت: ۱۹۳۲ء

الڈینگ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم نجفِ اشرف میں حاصل کی آج کل تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

محمد حنیف جاوید قمی

گلگت میں پیدا ہوئے دینی تعلیم جامعۃ المنتظر لاہور اور قم میں حاصل کی اشاعتِ مذہب کی تڑپ رکھتے ہیں آج کل خانۂ فرہنگ ایران لاہور میں کام کر رہے ہیں، دعوت حق نامی کتاب کے مصنف ہیں۔

سید محمود شاہ رضوی

ولدیت: سید محمد رضوی

مدفن: پاری

کھرمنگ میں پیدا ہوئے، آیت اللہ شیخ محمد علی کاشف الغطاء اور خپلو کے ایک سنی عالم دین سے تعلیم حاصل کی۔ آپ شاہ عباس آف نگر کے ہم جماعت تھے، آپ نے خلاصۃ الحساب کی شرح لکھی جس کا قلمی

نسخہ مولانا سید علی رضوی نجفی (م ۱۹۹۳ء) کے کتب خانہ میں موجود ہے۔
اخوند غلام حیدر، آغا سید احمد موسوی، اخوند مہدی طولتی، سید ابراہیم رضوی آپ کے شاگرد تھے
آپ کی دینی خدمات کھرمنگ کے علاوہ کوگل تک پھیلی ہوئی تھیں، پاری کے عوام نے دینی خدمات کے لئے اپنے علاقے میں بلایا۔ آپ کا مزار پاری کے وسط میں ایک ٹیلے پر واقع ہے جو ہر جگہ سے نظر آتا ہے۔

شیخ مہدی جعفر نجفی

ولدیت : حسن
ولادت : ۱۹۳۸ء
سکونت : سوڈان

کمنگوہ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم شیخ محمد جو کواردوی (م ۱۹۹۴ء) سے حاصل کی پھر عازم نجف اشرف ہوتے پہلے مدرسہ قوام الشیرازی اور پھر مدرسہ بروجردی میں داخلہ لیا اور شیخ محمد تقی الجواہری، آیت اللہ سید عبدالاعلیٰ سبزواری (م ۱۹۹۳ء) اور شیخ محمد علی افغانی (م ۱۹۸۶ء) سے اخذ فیض کیا۔
سولہ سال تک نجفِ اشرف میں اخذ علوم آل محمد کے بعد ۱۹۶۴ء کو عازم سامرلو ہوئے وہاں چار سال تک رہے ۱۹۶۸ء کو حکومتِ عراق نے آپ کو نظر بند کر دیا رہائی کے بعد ایران آئے جہاں دو سال تک رہے ۱۹۷۱ء کو کراچی آئے جہاں دو سال تک رہنے کے بعد جدہ چلے گئے وہاں سات سال تک خدمات سر انجام دینے کے بعد سوڈان چلے گئے اور تا دم تحریر وہیں خدماتِ دینی سر انجام دے رہے ہیں آپ کے اہلِ خانہ کراچی میں مقیم ہیں۔

حافظی، شیخ محمد جوّاد

ولدیت : شیخ غلام حافظی

ولادت : ۱۹۵۵م

سکونت : سکردو

پاری۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا بعدازاں ایران چلے گئے آجکل مدرسہ قبا زدیہ سکردو میں مدرس ہیں۔

سید حسن شاہ

ولدیت : سیّد محمد علی شاہ

ولادت : ۱۹۵۳م

سکونت : پل پل دو۔ کھرمنگ

باغیچہ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی آپکے جدّ سید محسن شاہ کھرمنگ خاص سے پل پل دو میں تبلیغ کے لئے آئے تھے آپ نے تین سال کربلا میں علومِ آلِ محمد حاصل کئے آجکل پل پل دو ہی میں ہیں جہاں آپ کے زیرِ اہتمام ایک مدرسہ بنام "مدرسۃ الرضویہ" چل رہا ہے۔

زاہدی، شیخ محمّد الیاس

ولدیت : حاج برکت علی

ولادت : ۱۹۶۴م

سندس میں پیدا ہوئے ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا، ۱۹۸۴م کو مشہد چلے گئے اور وہاں دینی تعلیم حاصل کی ۱۹۹۱م کو قم چلے گئے، ایران میں ادبیات و اصول شیخ حجّت ہاشمی، شرح لمعہ آیت اللہ صالحی، کفایہ آیت اللہ رضازادہ مکاسب آیت اللہ مرتضوی کے علاوہ آیت اللہ وحید خراسانی و شیخ جعفر سبحانی سے اخذِ فیض کیا آجکل تبلیغِ دین میں مصروف ہیں۔

شریفی، شیخ علی حسین

ولدیت : محمد آخوندی

ولادت : ۱۹۲۸م

سکونت : کتی شو

کتی سو۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اخوند ابراہیم و شیخ محمد تقی مرحوم سے حاصل کی ۱۹۶۵م کو جامعۃ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا جہاں تین سال تک رہے بعدازاں جامعہ امامیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں چار سال تک رہے۔ ۱۹۷۲م کو نجف اشرف گئے۔ ۱۹۷۷م کو قم آئے درس کی تکمیل کے بعد ۱۹۸۰م کو کراچی آئے اور محفل شاہ خراسان میں امام جماعت رہے ۱۹۸۳م سے اب تک وطن ہی میں ہیں آپکے صاحبزادے محمد حسین مشہد مقدس میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صالحی، شیخ محمّد رضا

ولدیت : علی حسین

ولادت : ۱۹۴۸م

اولڈینگ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم شیخ محمد جو کوار دوی (م ۱۹۹۴م) و اخوند محمد حسین آخوندی سے حاصل کی ۱۹۶۴م کو نجف اشرف گئے دو سال تک وہاں رہنے کے بعد کربلا چلے گئے جہاں آٹھ سال تک رہے اور شیخ محمد صالح، شیخ میرزا شیرازی، سید جوّاد تبریزی و آیت اللہ سید محمّد شیرازی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا ۱۹۷۵م کو آپ کا عراق سے اخراج ہوا اور آپ لاہور آگئے جہاں ایک سال تک دینی خدمات سرانجام دیتے رہے چکوال و ساہیوال میں بھی رہے، ۱۹۸۴م کو اولڈینگ آگئے اور تادم تحریر وہیں خدماتِ دینی سرانجام دے رہے ہیں۔

طاہری، شیخ غلام محمّد

ولدیت : اخوند حسین

ولادت : ۱۹۴۹م

سکونت : طولتی۔ کھرمنگ

ابتدائی دینی تعلیم شیخ حسن نجفی بانی جامعۃ المحمدیہ مہدی آباد سے حاصل کی۔ ۱۹۶۰م کو عازمِ عراق ہوئے تین سال تک مدرسہ شیرازی سامرّہ میں رہے بعدازاں نجف اشرف میں مدرسہ قوام شیرازی میں داخلہ لیا جہاں سات سال رہے اس دوران شیخ

محمد علی مدرس افغانی، شیخ جوّاد عاملی اور سید محمد تقی بحر العلوم کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا، جب عراق سے علماء کا اخراج ہوا تو آپ بھی مہدی آباد آ گئے جہاں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے ۱۹۸۸ء سے تادم تحریر اپنے وطن طولتی میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سید علی موسوی نجفی

ولدیت : سید احمد موسوی نجفی

سکونت : گوہری ۔ کھرمنگ

گوہری ۔ کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد مدظلہم سے حاصل کی ۱۹۴۰ء کو عازم نجف اشرف ہوئے اور مدرسہ قوام شیرازی میں داخلہ لیا جہاں آیت اللہ اسد مدنی، شیخ محمد تقی جواہری سے اخذ فیض کیا ۱۹۷۱ء کو قم آئے جہاں آیت اللہ مشکینی، شیخ مہدی آصفی اور شیخ بوستانی بلتستانی سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۵ء کو جامعہ محمدی مہدی آباد آ گئے جہاں مدرس اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیتے رہے آجکل گوہری میں دعوت و ارشاد میں مشغول ہیں۔

شیخ عنایت حسین

ولدیت : ابوتراب شیرازی

ولادت : ۱۹۴۸ء

کھرمنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم شیخ علی برولموی (م ۱۹۷۴ء) سے حاصل کی بعد ازاں شیخ علی اصغر ترابی شیرازی سے اخذ فیض کیا۔ آپ کے جدِّ امجد محمد یحییٰ شیراز سے کشمیر بسلسلہ تبلیغ آئے تھے آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے :-

شیخ عنایت حسین بن ابوتراب بن خواجہ علی بن محسن علی بن عبدالرحیم بن محمد جوّاد بن مرتضیٰ بن مصطفیٰ بن محمد یحییٰ۔

محمد جواد جو ملا محمد مہدی کے نام سے معروف ہیں کشمیر سے کواردو تشریف لائے وہاں امام بارگاہ کی بنیاد رکھی آپ صاحب کرامت بزرگ تھے آپ کی قبر کھرمنگ میں ہے۔

آجکل شیخ مدظلہم مدرسہ فاطمیہ میں مدرس ہیں جہاں ۴۳ طلباء و طالبات علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ آپ عربی، فارسی، اردو و بلتستانی سے واقفیت رکھتے ہیں کھرمنگ کھر میں کل ۵۴ خاندان رہتے ہیں۔

شیخ محمد اسمٰعیل نجفی

شگر میں پیدا ہوئے لکھنؤ اور نجفِ اشرف کے مدارس میں تعلیم حاصل کی، گزشتہ تیس سال سے اسلام آباد میں قیام ہے اور یہیں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

شیخ محمد بشیر نجفی

ولدیت : شیخ حسین مدبری
سکونت : قم

باشہ۔ تنگر میں پیدا ہوئے شیخ محمد تقی جواہری، شیخ محمد علی مدرس افغانی، شیخ لنکرانی و آیت اللہ خوئی (م ۱۹۹۲ء) سے اخذِ فیض کیا ۱۹۷۵ء کو وطن مراجعت فرمائی اور وہیں دعوت و ارشاد میں مشغول رہے ۱۹۷۷ء کو جامع المنتظر لاہور گئے ۱۹۸۵ء کو قم گئے جہاں درس و تدریس میں مصروف ہیں۔

سیّد محمد علی حسینی

ولدیت : سید احمد شاہ
ولادت : ۱۹۶۰ء

سکردو میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ المؤمنین راولپنڈی میں داخلہ لیا اور مولانا سید حامد علی شاہ موسوی سے اخذ فیض کیا اس مدرسے میں ۱۹۸۰ء تک رہے بعدازاں قم چلے گئے جہاں چار ماہ رہے اسی سال حوزہ امام خمینی شام چلے گئے جہاں ۱۹۹۲ء تک رہے اور آیت اللہ سید احمد فہری اور آقای نوری سے اخذِ فیض کیا، واپسی پر راولپنڈی آگئے جہاں مسجد جعفریہ صادق آباد میں امام الصلوٰۃ ہیں اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ آفندی کالونی میں مدرس ہیں۔

علمای امامیہ نوربخشیہ

سیّد ابراہیم

ولدیت : سیّد اصغر شاہ نوربخشی

سکونت : گورنمنٹ مڈل سکول چھوار۔ گانچھے

چھوار - چھوربٹ (گانچھے) میں پیدا ہوئے، تمام تر تعلیم مدرسہ جعفریہ کراچی میں حاصل کی، آجکل مدرس ہیں.

میر ابوسعید

اٹھارہویں صدی عیسوی میں کشمیر سے برائے تبلیغ تشریف لائے آپ میر شمس الدین عراقیؒ کے اخلاف میں سے تھے آپ نے کریس میں سکونت اختیار کی اور وہیں خانقاہ بنوائی.

شیخ خادم حسین

پندہ - مہدی آباد (کھرمنگ) میں پیدا ہوئے جامعہ اہلبیت اور دیگر دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی "احوال و آثار شاہ سید محمد نور بخشؒ"، نامی کتاب تالیف کی آجکل شگر میں ایک سکول میں عربی کے استاذ ہیں.

زائر، محمد ابراہیم

ولدیت : محمد

ولادت : ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

براہ - خپلو میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ امامیہ لاہور میں داخلہ

لیا سند فراغ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء کو عراق بغرض زیارات گئے، ۱۹۸۹ء کو حج کیا، آجکل براہ کے ایک سکول میں استاذ ہیں، مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں:

- مخلصانہ گزارش۔ برائے اہالیان بلتستان و گلگت
- تسہیل الدعاء (مخصوص دعاؤں کا مجموعہ)
- مشارب الجنان (مخصوص نمازوں کا مجموعہ)
- چراغ مصطفوی (سید منظور حسین صاحب ہمدانی کی کتاب مصحفِ مصطفائیہ کا ردّ)
- گلستان اعمال۔ برائے اہل تصوّف
- قاعدۂ ابتدائیہ
- نفحات طیبہ (قصائد و نوحہ جات و مراثی)۔ اُردو و بلتی
- ارضِ بلتستان۔ بلتستان کے بارے میں مختلف دانشوروں کے مقالات کا مجموعہ

اس کے علاوہ شیخ حمزہ علی مرحوم کی کتاب

- فلاح المومنین بھی اپنی زیرِ نگرانی دوبارہ چھپوائی

آپ اپنا تمام وقت علم و ادب کی نشر و اشاعت کی طرف صرف کر رہے ہیں، خداوند عالم قبول فرمائے۔

سعادت جان

ولدیت : سید مرتضیٰ

ولادت : ۱۹۴۴ء

کورو میں پیدا ہوئے مولانا سید علی شاہ آف پھڑوا اور آغا سید علی کرسی سے دینی تعلیم حاصل کی۔ مسجد امامیہ نوربخشیہ کورو میں خطیب ہیں انتہائی خوش اخلاق اور ملنسار ہیں۔

شیخ سکندر علی قمی

مدرسہ آیت اللہ الحکیم راولپنڈی میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قم میں داخلہ لیا، آجکل دار العلوم نوربخشیہ محمود آباد کراچی کے مہتمم ہیں۔

میر عارف

اٹھارہویں صدی عیسوی میں کشمیر سے برائے تبلیغ تشریف لائے آپ میر شمس الدین عراقی کے اخلاف میں سے تھے آپ نے تھگس (گانچھے) میں سکونت اختیار کرلی وہیں خانقاہ بنوائی اور تھگس ہی میں محو خواب ہیں۔★

شیخ عبد الغفور شاہد المعروف شیر علی (فاضل عربی)

ولدیت : محمد مراد

ولادت : ۱۹۴۹ء

ڈوغنی میں پیدا ہوئے فقہ الاحوط تک تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی اس کے بعد دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا اور مفتی جعفر حسین (م ۱۹۸۳ء) سے اخذِ فیض کیا بعدازاں جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں داخلہ لیا، دورۂ حدیث یہاں پڑھا، یہاں آپ کے استاذ علامہ سید احمد سعید کاظمی (م ۱۹۸۶ء) اور علامہ عبدالحق افغانی تھے، فاضل عربی کی تیاری جامعہ عربیہ چنیوٹ میں کی، او ٹی کی سند حاصل کرنے کے بعد آج کل گورنمنٹ ہائی سکول ڈوغنی میں استاذ ہیں۔

اخوند علی

ولدیت : غلام حسین

ولادت : ۱۹۳۷ء

سکونت : کھرکوڈا کھانہ ڈوغنی خپلو ضلع (گانچھے)

کھرکو میں پیدا ہوئے تمامتر تعلیم مدرسہ سراج العلوم (براہ) اور مدرسہ نصرت الاسلام پھرڑوا۔ خپلو میں مولانا محمد تقلوی اور سید علی شاہ آف پھرڑوا سے حاصل کی۔

★ غلام حسن سہروردی نوربخشی۔ تاریخ بلتستان صـ۱۱۸

ولدیت : سید محمد

سیّد علی شاہ موسوی

ولادت : ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۹م

ابتدائی دینی تعلیم پھڑوا میں حاصل کی، پانچ سال تک سیّد محمد شاہ پیر نوربخشیہ سے کرس میں علوم اہلبیت حاصل کرنے کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں داخلہ لیا جہاں مولانا سید قمر الزمان (۱۳۷۹ھ)، مولانا ابرار حسین (م ۱۳۷۵ھ)، مولانا ابوالقاسم اور مولانا ضیغم حسین سے اخذ فیض کیا، مولانا علمائے نوربخشیہ میں قابل ترین شخصیت بلکہ استاذ الاساتذہ ہیں موجودہ پیر نوربخشیہ سید محمد شاہ کریسی کے سسر ہیں پھڑواھی میں خطیب ہیں۔

ولدیت : سید مختار حسین

سیّد علی محمّد شاہ موسوی

ولادت : ۱۹۵۰م

سکونت : کھرکو کھربونگ، ڈاکخانہ ڈوغنی ضلع گانچھے

کھرکو میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد اور سیّد مختار حسین تھلوی سے حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۰م کو مدرسہ غوثیہ عربیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں آپ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے :

مولانا محمد شفیع اکاڑوی ، شیخ نصر اللہ، شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی اور مولانا شیخ احمد رضا بریلوی۔ کچھ عرصہ دار العلوم محمدیہ سرگودھا میں بھی رہے جہاں شیخ محمد حسین ڈھکو نجفی سے اخذ فیض کیا آپ ایک اچھے خطیب ہیں۔

ولدیت : ھادی

علی محمّد ھادی ایم اے

ولادت : ۱۲ دسمبر ۱۹۶۵م

سکونت : گورنمنٹ ہائی سکول، گلاب پور، تنگر

گلاب پور۔ تنگر میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ابتدائی دینی تعلیم مولانا عبدالکریم نوربخشی سے حاصل کی بعد ازاں جامعہ صدیقیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں مولانا اسفندیار سے اخذِ فیض کیا بعد ازاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا موقوف الیہ تک

یہیں تعلیم حاصل کی اس دوران مفتی ولی حسن ٹونکی، مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد ادریس میرٹھی، مولانا رضاء الحقؒ اور مفتی عبدالسلام چاٹگامی کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اسی دوران کسی نہ کسی طریقے سے کارپردازانِ مدرسہ کو یہ معلوم ہوگیا کہ آپ نوربخشی ہیں اس لئے مہتمم مدرسے نے آپکو مزید تعلیم حاصل کرنے سے روک دیا چنانچہ آپ دارالعلوم امجدیہ کراچی میں داخل ہوگئے اور دورۂ حدیث اسی مدرسے میں مولانا عبدالمصطفٰے الازہری اور مفتی وقارالدین سے پڑھا بعدازاں کراچی بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا وطن واپس آنے کے بعد تبلیغ و ارشاد کے ساتھ ساتھ ملازمت بھی کررہے ہیں۔ ایم اے (اسلامیات) اور بی ایڈ بھی ہیں، آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مترجم بھی ہیں:

○ نجم الھدیٰ (فارسی) حصۂ اوّل، طبع شدہ

یہ کتاب "چار کوکب" پر مشتمل ہے زیر نظر ترجمہ "دو کوکب" کا ہے مولانا موصوف نے اس کا ترجمہ کیا ہے اور ترجمے پر نظرِ ثانی مولانا محمد بشیر مدظلہ آف براہ حال اسلام آباد نے کی ہے، کتاب کا مصنف شاہ سید محمد نوربخش الموسوی کو ظاہر کیا گیا ہے زیرِ نظر ترجمہ شدہ کتاب دراصل سید محمد والہ موسوی (م ۱۱۸۴ھ) کی ہے اس بات کا تذکرہ قاموس الکتب (اردو) طبع کراچی کے صفحات ۴۰۴ اور ۱۰۳۳ پر موجود ہے اس کے کوکب چہارم کا نسخہ خطی مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں موجود ہے (فہرست مشترک نسخہ ھای خطی فارسی پاکستان صفحہ ۱۱۰۲ جلد ہشتم) اس کتاب کا طبع شدہ نسخہ جو بمبئی میں ۱۲۷۱ھ کو چھپا پیش نظر ہے اس میں مصنف سید محمد والہ موسوی ہی مندرج ہے طبع شدہ کتاب کے صفحہ آخر پر یہ شعر درج ہے جس سے ۱۲۷۱ھ کی تاریخ نکلتی ہے۔

بہر تاریخش مرا شد رھنما
نسخہ پر معنی آن نجم الھدیٰ

پھر کتاب کے متن کی اندرونی شہادت اسبات پر دلیل ہے کہ یہ کتاب شاہ سیدؒ کی نہیں بلکہ ان کے وصال کے ایک عرصے بعد کی ہے مثلاً:

(۱) خوب گفتہ این دو بیت دلپذیر — خوش سخن میرزا جلالای اسیر
جلوہ اش از چشم و دِل مستور نیست — لن ترانی پردہ دار طور نیست
چشم و دِل سیر دو عالم می کنند — یکسر مژگاں تماشا دُور نیست
(۲) گوش کن ای زاھد عقل آفرین — از بہائی این سہ بیت دِل نشیں
شو بدقت زانچہ گفتم بہرہ ور — زانکہ علم این است باقی دردِ سر
ایہا القوم الذی فی المدرسہ — کلّما حصلتموھم وسوسہ
فکرکم ان کان فی غیر الحبیب — مالکم من نشاۃ الاخری نصیب
(۳) گوش کن بیتی کہ باشد بی بدل — از بہاؤ الدین عامل در عمل
چشم براجر عمل از کوری است — طاعت از بہر طمع مزدوری است
(۴) شارح گلشن رقم زد این چنیں — کہ اگر عشق مجاز دِل نشیں
باشد از پاکی نفس خویش کام — بی ہمہ شہوات نفسانی تمام
شیخ شارح بعد ازاں ای مولوی — می نگارد این دو بیت مثنوی
عشق انبازد کہ باطل حق شود — قید را بگزارد و مطلق شود
عشق عاشق را بود حبل المتین — عاشقی بالاتر است از کفر دیں
وغیرہ وغیرہ

ان اشعار میں میرزا جلال الدین اسیرؔ، شیخ بہاؤ الدین عاملی اور شارح گلشنِ راز شمس الدین محمد اسیری لاھیجی کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ میرزا جلال الدین اسیرؔ کی وفات ۱۰۶۹ھ، شیخ بہاؤ الدین عاملی کی وفات ۱۰۳۱ھ ہے جبکہ ولادت ۹۵۳ھ۔ شمس الدین محمد اسیرؔ لاھیجی کی وفات ۹۱۲ھ میں شیراز میں ہوئی چنانچہ سعید نفیسی اپنی کتاب تاریخ نظم و نثر در ایران در زبان فارسی جلد اوّل صفحہ ۳۱۹ طبع ایران ۱۳۶۳ھ ش میں لاھیجی کے متعلق لکھتے ہیں ؛

"از بزرگان طریقہ نوربخشیہ بود نخست در ری جزو اصحاب سید محمد نوربخش می زیستہ و پس

ازمرگ او بشیراز رفتہ و آنجا بطریقہ خود ارشاد کردہ و پیشوائی نوربخشیاں فارس شدہ و در شیراز خانقاہ مجللی بنام "نوریہ" داشتہ است و سرانجام در ۹۱۲ھ در شیراز درگذشتہ است و در تصوف مؤلفات معتبر دارد و از آنجملہ کتاب معروف مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز است کہ معروف ترین و اراج ترین شرح این کتاب بشمار می رود آنرا در روز دوشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۸۷۷ھ بپایان رسانده است۔"

جبکہ ڈاکٹر برات زنجانی نے اس کتاب کا زمانہ تالیف ۸۷۰ھ تا ۹۰۰ھ لکھا ہے (دیوان و اشعار و رسائل اسیری لاہیجی طبع ۱۳۵۷ھش تہران)

ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا اپنی کتاب تاریخ ادبیات در ایران جلد پنجم بخش دوم طبع تہران ۱۳۶۴ھش میں میرزا جلال الدین اسیر کے متعلق لکھتے ہیں :

"میرزا جلال الدین محمد پسر میرزا مؤمن شہرستانی اصفہانی از خاندان بزرگ و از سادات محترم اصفہان بود کہ بسال ۱۰۲۹ھ ولادت یافت و در دوران شاہ عباس بزرگ و شاہ صفی و شاہ عباس دوم زندگی کرد و از طرازان میرزا صائبا شاعر استاد عہد صفوی بود.... مرگش را در ماخذھای مختلف ۱۰۴۰ھ، ۱۰۴۹ھ و ۱۰۶۹ھ نوشتہ اند۔"

بہاؤالدین محمد بن حسین عاملی کی تاریخ ولادت ۹۵۳ھ ہے اور تاریخ وفات ۱۰۳۱ھ۔

(لغت نامۂ دھخدا)

اور ہمیں معلوم ہے کہ شاہ سید کا انتقال ۸۶۹ھ کو ہوا آپ کے ایک مرید شیخ محمد بحری نے تاریخ کہی:

آفتاب اوج دانش نور چشم اھلِ دین
نوربخش جسم و جان آں قہرمان ماء و طین
سال عمرش بود ھفتاد و سہ سال و وفات
ہشت صد و شصت و نہ باہش ربیع الاولین
چاردہ زاں ماہ رفتہ پنجشنبہ چاشتگاہ
درگذشت از عالم فانی امام العالمین

اس سے ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا تمام کے تمام شعراء شاہ سید کے بعد کے ہیں ورنہ ان کا کلام بطور مثال کیونکر پیش کیا جاسکتا ہے آیئے اب مندرجہ بالا شعراء کے دیوان وکلیات میں دیکھیں کہ آیا یہ پیش کردہ اشعار وہاں بھی ہیں یا نہیں۔

(۱) کلّیات میرزا جلال الدین اسیر صفحہ ۲۱۸، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۲۹۷ھ۔

جلوہ اش از چشم دل مستور نیست ‏ لن ترانی پردہ دار طور نیست
پاکبازاں را نشان دیگر است ‏ ہر کہ سر بازی کند منصور نیست
از غبارم آسمانہا ساختند ‏ بیش ازیں افتادگی مقدور نیست
توبہ کی دارد خلاف شرح دل ‏ در قیامت بوالھوس معذور نیست
تخم حسنت در جہاں پاشیدہ اند ‏ حرص اگر باشد گناہ حور نیست
دیدہ ام سیر دو عالم می کند ‏ یکسر مژگان تماشا دور نیست
نشر در عالم سراسر می رود ‏ از نگاہت ہیچ کس مخمور نیست
گر شود خاک آب گوھر می شود ‏ ساغر دل کاسہ فغفور نیست
تا چہ خواہد کرد دل با چشم او ‏ خانہ آئینہ ھم معذور نیست
چوں بگل نسبت کند روی ترا ‏ دیدۂ دارد تماشا کور نیست
تا تو می آئی قیامت رفتہ است ‏ وعدہ وصل اینقدرھا دور نیست
از برای چشم بیمارش اسیر ‏ شربتی چون شیرہ انگور نیست

(۲) مثنوی نان وحلوہ از بہاؤالدین عاملی صفحہ ۵، مطبع مجتبائی دھلی ۱۳۲۹ھ۔

ایہا القوم الذی فی المدرسہ ‏ کلّما حصلتموھم وسوسہ
فکرکم ان کان من غیر الحبیب ‏ مالکم من نشاۃ الاخری نصیب
فاغسلوا یا قوم عن لوح الفواد ‏ کل علم لیس ینجی فی المعاد
ساقیا یک جرعہ از روی کرم ‏ بر بہائیؔ ریز از جام قدم

تا کند شق پردہ پندار را | هم بچشم یار بیند یار را

(۳) مثنوی مذکور صفحہ ۱۸-۱۹ طبع سابق

نان و حلوہ چیست ای نیکو سرشت | این عبادتهای تو بهتر بهشت
نزد اهلِ دین بود دین کاستن | در عبادت مزد از حق خواستن
رو حدیث ما عبدناک ای فقیر | از کلام شاه مردان یاد گیر
چشم از اجر عمل از کوری است | طاعت از بهر طمع مزدوری است
خادمان بی مزد گیرند این گروه | خدمت با مزدگی دارد شکوه

(۴) مثنوی اسرار الشهود از شیخ محمد اسیری لاهیجی شارح گلشنِ راز بہ تصحیح دکتر برات زنجانی صفحہ ۲۰۸، انتشارات امیر کبیر تهران ۱۳۶۵ھ

عشق چه بود قطره دریا ساختن | از دو عالم با خدا پرداختن
عشق او باشد که باطل حق شود | قید را بگزارد و مطلق شود
عشق از هستی خود وارستن است | در بقاء سرمدی پیوستن است
عشق افراط محبت گفته اند | درِّ این معنی چه نیکو سفته اند
عشق شد ایجاد عالم را سبب | گوش کن احببت ان اعرف زرب
عشق آمد واسط کون و مکان | گر نبودی عشق کی بودی جهان
عشق آمد عروة الوثقیٰ ی دین | عشق باشد رهبر راه یقین
عشق عاشق را بود حبل المتین | عاشقی بالاتر است از کفر و دین
عشق دریا است بی قعر و کران | عشق بیرون است از شرح و بیان

طبع شدہ اور قلمی نسخے میں مصنف کا کہا ہوا قطعہ تاریخ بھی موجود ہے (صفحہ ۲۸۵-۲۸۶ طبع بمبئی) و نسخہ خطی موجود در مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد۔

شکر کاین مجموعہ نجم الهدیٰ | ختم شد زمداد وحی رهنما

آنکه کلکم را توانای از وست — صفحه را این نقش پیرای از وست
فیض او چون چاره سازی کرده است — خاصه ام صنعت طرازی کرده است
روشناس فکر این نظم متین — تا خمیرم گشته با صدق و یقین
فارغ از افکار نیک و بد شدم — بلکه چندین فیض را مورد شدم
قلزم دل را شناور گشته ام — در صف معنی دلاور گشته ام
از در دل کرده ام دریوزه — جلوه دادم بحر را در کوزه
ز آب حیوان خامه لب تر کرده است — که فن عیسی مکرر کرده است
این بود دریای امواج علوم — حرف حرفش گوهر تاج علوم
عارفان از ظاهرش در وجد و حال — عاشقان را باطنش بزم وصال
صفحه صفحه زین رقم سنبلستان — گلستان در گلستان در گلستان
این گلستان را بهار دیگر است — رونقش از جویبار دیگر است
بیت بیت آمد عروس گلعذار — از حنای غیب دستش پرنگار
جلوه دادم عقل دور اندیش را — مختصر کردم کلام خویش را
تازه افگندم بنای کاخ نظم — بشگفاندم غنچه های شاخ نظم
مصرعه تاریخ ختم این بنا — عین معنی نسخه نجم الهدی (۱۱۴۹ھ)
یا الهی تا ابد مقبول باد — ناسخ اقوال نا معقول باد
از همه اول هدایت کن شواد — مر مصنف را و حاسد منشواد
نازل از حق باد صلوات و سلام — بر رسول و آل و اصحابش مدام

سید محمد واله موسوی، سید محمد باقر موسوی خراسانی کے فرزند تھے اپنے والد کی وفات کے بعد عین عالم شباب میں قم سے نکلے چند روز لاہور میں قیام کیا پھر دہلی گئے تمامتر دینی تعلیم اور اصلاح شعر و سخن اپنے والد سے حاصل کی۔ دہلی میں شاہ عالم بہادر شاہ نے واله کو شاہی منصبداروں میں

شامل کرلیا بعدازاں آپ حیدر آباد دکن اور پھر آپ ارکاٹ چلے گئے اور زندگی کے آخری ایام تک وہیں رہے نجم الهدیٰ کے علاوہ دستور نظم، اساس الایمان، قانونچہ انشاء، کشف الرموز، در مکتوم، عین تماشا یعنی مرغ نامہ، کبوتر نامہ، گلستان جناں یعنی دیوان فارسی، رازق باری، طالب موہنی۔ آپ کی تصانیف ہیں:

اردو و فارسی ہر دو کے بہترین شاعر تھے۔

نمونۂ کلام:

اسی کے عشق کا واآلہ ہے دن رات کرے یوں اس کی درگہ میں مناجات
یہ بزم عشق واآلہ نے سنوارا نوای سوز کا ڈالا پکارا
بچن کا انجمن جو دلکشا ہے چراغ اس بزم کا حمد خدا ہے
خدا ہے بندہ پرور جو زبان کو دیا قدرت مطالب کے بیان کو

تفصیلات کے لئے دیکھئے:

۱۔ تذکرہ مخطوطات، ج ۵ از ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور طبع نئی دہلی۔
۲۔ تذکرہ محبوب الزمن، ج ۲، طبع حیدر آباد دکن۔
۳۔ یورپ میں دکنی مخطوطات از نصیر الدین ہاشمی۔

اس پوری کتاب میں کہیں بھی شاہ ہمدان سید علی ہمدانی (م ۷۸۶ھ) یا اس سلسلے کے اکابرین کا ذکر نہیں آیا، ہاں سید محمد گیسو دراز کا ذکر بار بار آیا ہے۔ مثلاً:

گفت تمثیلی درین باب ای فتی سید گیسو دراز مقتدا
حضرت گیسو دراز ارجمند در حق توبہ چنین فرمودہ اند
سید عارف شہ گیسو دراز میدهد زین گونہ آگاہی زراز
باز گفت اندر بیان این سخن آن حسینی مقتدا قطب کہن
سید گیسو دراز نامدار گوید اندر شرح جبر و اختیار

سید گیسو دراز مقتدا گفت زین گونہ برای اهتدی
لیک در ملفوظ خودای سرفراز گفت زینساں سید گیسو دراز
سید گیسو دراز رهنمون کردہ تصدیقش بملفوظ اندروں

وغیرہ وغیرہ۔
آپ نے سید محمد گیسو دراز حسینی (م ۸۲۵ھ) کے اشعار کی "کشف الرموز" نامی کتاب میں شرح لکھی ہے۔

○ نجم الہدیٰ حصہ دوم ○ مکارم الاخلاق (فارسی) ○ سلسلۃ الذہب (فارسی)

سید عون علی شاہ الموسوی مرحوم

ولدیت : سید مختار حسین
ولادت : ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۹ء
وفات : ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء مدفن : خپلو

خپلو میں پیدا ہوئے علمی گھرانے کی شخصیت اور خود اہلِ علم تھے، آپ کے خسر سید محمد شاہؒ سلسلۂ نوربخشیہ کے پیر تھے آپ نے مولانا سید رضاء الحق اور پیر سید محمد شاہ سے اخذ فیض کیا دارالعلوم محمدیہ نوربخشیہ خپلو کے مؤسس تھے، مقدس شخصیت تھے، پاکستان میں موجود نوربخشیوں کو منظم کرتے میں عمر گزاری، ۱۹۸۵ء کو خپلو خاص ہی میں آپ سے ملاقات ہوئی شیخ حسن فخرالدین کواردوی ہمراہ تھے، انتہائی خلیق تھے، دورانِ ملاقات آپ نے فرمایا کہ مشجر الاولیاء اور طبقات نوریہ جو شاہ سید محمد نوربخش (م ۸۶۹ھ) اور سلسلۂ نوربخشیہ کی طرف منسوب ہیں اور جنہیں اہلِ حدیث نے شائع کیا ہے ان کی نسبت مذکورہ صاحبان علم کی طرف نادرست ہے اس بارے میں کہ سلسلۂ نوربخشیہ کو امامیہ بھی کہا جاتا ہے۔
فرمایا ہم ائمۂ معصومین علیہم السّلام کے ماننے والے ہیں ایسا کہنے میں کیا حرج ہے البتہ اگر امامیہ صوفیہ کہا جائے تو بہتر ہے آپ کا انتقال ۱۴۱۳ھ کو اسلام آباد میں ہوا بعدازاں میت کو خپلو لے جاکر دفن کیا گیا، موجودہ پیر سلسلہ نوربخشیہ سید محمد شاہ صاحب آپ کے صاحبزادے ہیں جو کرس میں رہتے ہیں۔

مولانا غلام حسین نورانی (ایم اے)

ولدیت : محمد جو

ولادت : ۱۹۵۵م

کرس بلتستان میں پیدا ہوئے دارالعلوم نعیمیہ لاہور اور دارالعلوم حامدیہ رضویہ کراچی میں مولانا منیب الرحمٰن اور مفتی سید شجاعت علی قادری سے اخذ فیض کیا کراچی یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کیا مختلف سرکاری محکموں میں ملازم بھی رہے آجکل ڈوغنی میں ہیں۔

اخوند غلام رسول

ولدیت : اخوند موسیٰ

ولادت : ۱۹۴۰م

سکونت : تیاری کھرکو۔ ڈوغنی

تیاری میں پیدا ہوئے موقوف علیہ تک دارالعلوم غواڑی (اہل حدیث) میں تعلیم حاصل کی، جہاں ۱۹۶۸م تک رہے بعدازاں مدرسہ نصرۃ الاسلام کھرکو چلے گئے آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالقادر غواڑی، مولانا محمد فاروق (بلغار)، مولانا سید مختار میر واعظ کھرکو اور مولانا علی موسیٰ مچلو شامل ہیں۔

شیخ غلام علی

ولدیت : محمد علی

ولادت : ۱۹۳۶م

ڈوغنی میں پیدا ہوئے جامعہ نعیمیہ لاہور، جامعہ حنفیہ ساہیوال، جامعہ غوثیہ کراچی میں تعلیم حاصل کی جہاں آپ کے اساتذہ حسب ذیل تھے:

مفتی اعجاز ولی (م ۱۳۹۳ھ)

مفتی عبدالرسول، ساہیوال

شیخ القرآن مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی

آج کل وطن ہی میں تبلیغ کر رہے ہیں۔

سید محمد شاہ

ولدیت : سید ابراہیم

ولادت : ۱۹۴۹م

سرمیک سکردو میں پیدا ہوئے جامعہ امامیہ کراچی میں علامہ طالب جوہری اور آقا سلطانی ایرانی سے تعلیم حاصل کی آج کل سرمیک میں امام جماعت ہیں۔

اخوند محمد ابراہیم

سکونت : کھرکو۔ ڈوغنی خپلو

مدرسہ اخوند موسیٰ خپلو اور مدرسہ ڈوغنی سے تعلیم حاصل کی اور ۱۹۷۵ء کو سند فراغ لی۔ مولانا محمد علی ڈوغنی، مولانا محمد علی مرحوم آف براہ، اخوند علی موسیٰ خپلو اور مولانا محمد فاروق اہلِ حدیث سے اخذ فیض کیا۔ آجکل وطن ہی میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔

شیخ محمد ابراہیم

ولادت : ۱۹۶۰ء

سکونت : یرکھور تھلے (گانچھے)

یرکھور میں پیدا ہوئے مدرسہ مظہر العلوم صوفیہ نور بخشیہ تھلے میں مولانا عبد الرحیم سے تمامتر تعلیم حاصل کی، آجکل وطن ہی میں مصروفِ تبلیغ ہیں۔

محمد ابراہیم فیضی

ولدیت : محمد علی

ولادت : ۲ جنوری ۱۹۶۱ء

یوچنگ خپلو میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی میں علامہ سید منتخب الحق قادری، مفتی خالد محمود اور مفتی اعظم بلتستان مولانا محمد عبد اللہ سے حاصل کی بی اے کرنے کے بعد بی ایڈ بھی کر لیا ہے سرکاری مدرسے میں مدرس ہیں فعال ہیں اور مسلک نور بخشیہ کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔

محمد ابراہیم

ولدیت : نور محمد

ولادت : ۱۹۳۰ء

خپلو بالا محلہ ڈنس میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مولانا سید مختار حسین خطیب خانقاہ نور بخشیہ خپلو سے حاصل کرنے کے بعد کرس چلے گئے جہاں پیر نور بخشیہ سید محمد شاہؒ سے استفادہ کیا آج کل

مکتب نوربخشیہ مدرسہ شمس الدین خپلو میں مدرس ہیں۔

شیخ محمد بشیر

ولدیت : محمد زکریا

ولادت : ۱۹۴۸ء

سکونت : جامع مسجد نوربخشیہ - ایف ۸/۴ اسلام آباد

براہ خپلو میں پیدا ہوئے، مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم المحمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا جہاں شیخ محمد حسین نجفی ڈھکو اور شیخ نصیر حسین نجفی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اس مدرسے میں ڈھائی سال تک رہے بعدازاں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا وہاں آپکے اساتذہ حسب ذیل تھے :

- شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری
- مولانا ولی حسن
- مولانا محمد ادریس میرٹھی
- مولانا سید مصباح اللہ شاہ

اس مدرسے سے ۱۹۶۹ء کو سند فراغ حاصل کی اور کچھ عرصے دارالعلوم نوربخشیہ خپلو میں مدرس رہے اور محکمہ شرعیہ نوربخشیہ میں قضاوت کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے، ۱۹۸۴ء کو جامع مسجد نوربخشیہ اسلام آباد آگئے اور تادم تحریر اسی مسجد میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔

مولانا مدظلہم کا علمائے نوربخشیہ میں ایک خاص مقام ہے۔ آپ مندرجہ ذیل کتابوں کے مترجم ہیں :

- الفقہ الاحوط از شاہ سید محمد نوربخش (م ۸۶۹ھ)
- دعوات صوفیہ
- الاعتقادیہ از شاہ سید محمد نوربخش (م ۸۶۹ھ) اور
- حل العقدین یعنی احکامات نکاح۔

شیخ محمد بشیر

ولدیت : روزی

ولادت : ۱۹۵۶ء

سکونت : خانقاہ نوربخشیہ براہ پائین (خپلو)

براہ میں پیدا ہوئے دیوبندی مکتبِ فکر کے مدرسے قاسم العلوم فقیر والی بہاولنگر میں تعلیم حاصل کی جہاں آپ کے اساتذہ میں صوفی محمد بشیر، مولانا عبداللطیف، مولانا عبدالستار اور مولانا محمد قاسم شامل تھے آجکل مدرسہ سراج العلوم براہ میں مدرس ہیں جہاں سو طلباء و طالبات علوم دین حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ محمد حسن نوری فاضل عربی

ولدیت : مراد علی

ولادت : ۴ ستمبر ۱۹۵۸ء

کرس میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم امجدیہ کراچی میں داخل ہو گئے، درجہ ثانیہ کے بعد مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا، دورۂ حدیث اسی مدرسہ میں پڑھا، بطورِ خاص مولانا محمد یوسف بنوری اور مفتی ولی حسن ٹونکی سے اخذِ فیض کیا، دورۂ تفسیر دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان (م ۱۹۸۰ء) سے پڑھا، آج کل ایف جی ھائی سکول کرس میں بطور ٹی جی ٹی کام کر رہے ہیں۔

شیخ محمد حسین

ولدیت : برات علی

ولادت : ۱۹۳۵ء

سکونت : خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ سکردو

خپلو خاص میں پیدا ہوئے تمام تر دینی تعلیم خپلو ہی میں مولانا سید شاہ عباس سے حاصل کی آجکل جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں خطیب ہیں، آپ کے دونوں صاحبزادے مولانا غلام حسن حسنو (ایم اے) اور مولانا محمد رضا عالم ہیں

محمد رضا ضیاء

ولدیت : محمد امیر

ولادت : ۵ مارچ ۱۹۶۵م

سکونت : خانقاہ نوربخشیہ۔ اسلام آباد

ایم اے ۔ (اسلامیات)

سرمک۔ سکردو میں پیدا ہوئے گورنمنٹ ہائی سکول مہدی آباد سے میٹرک کیا۔ ۱۹۸۲م کو مدرسہ قمر الاسلام کراچی میں داخلہ لیا جہاں ۱۹۸۸م تک رہے اس مدرسے میں آپ کے مندرجہ ذیل اساتذہ تھے :

۱۔ مولانا منتخب الحق قادری

۲۔ مولانا محمد اللہ بخش اویسی

۳۔ شیخ الحدیث مولانا خالد محمود

۴۔ مولانا ضیاء المصطفٰے قصوری

۵۔ مولانا محمد یوسف فاروقی

دورہ تفسیر مدرسہ احسن العلوم کراچی میں مولانا زرولی سے پڑھا۔
آجکل بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم اے (عربی) میں پڑھ رہے ہیں۔

سید محمد شریف

ولدیت : علامہ سید شاہ عباس مرحوم

ولادت : ۱۹۴۲م

سکونت : خطیب جامع مسجد امامیہ نوربخشیہ غور سے* ضلع گانچھے (بلتستان)

آپ کے اپنے الفاظ میں آپ نے مذہب امامیہ صوفیہ نوربخشیہ کی تعلیم مولانا سید مختار حسین ٹھلوی' مولانا محمد کثیر اور مولانا سید علی شاہ آف پھڑوہ سے حاصل کی، بعد ازاں مولانا سید امداد حسین لکھنوی کچھ عرصے کے لئے سیاچن گلیشیئر کی طرف آئے تو ان سے بھی اخذ فیض کیا۔

آپ اپنے علاقے میں بہت زیادہ دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، چہاردہ معصوم علیہم السلام کے روز ہائے ولادت وشہادت پر باقاعدہ مجالس منعقد کرتے ہیں۔

شیخ محمد علی

ولادت : ۱۸۸۰م

وفات : ۱۹۹۲م

مدفن : ڈوغنی

تمامتر تعلیم جامع اسلامی دہلی میں حاصل کی۔

شیخ محمد علی سلطان الافاضل

ولدیت : علی محمد

ولادت : ۱۹۶۵م

پندا مہدی آباد کھرمنگ میں پیدا ہوئے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامع المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور میں داخل ہو گئے جہاں دیگر اساتذہ کے علاوہ مولانا سید صفدر حسین (م ۱۹۸۹م) سے بطور خاص اخذ فیض کیا، آجکل جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ ایوانِ اقبال لاہور میں خطیب ہیں۔

---

* یہ گاؤں کوتی پانچ سو گھرانے پر مشتمل ہے جس میں ۴۷۵ گھرانے نوربخشیہ اور ۲۵ گھرانے شیعہ ہیں یہ تمام لوگ بڑی محبت سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

شیخ محمد علی

ولدیت : عبدالرحیم

ولادت : ۱۹۴۲ء

سکونت : تھلے چھلو

ابتدائی تعلیم اپنے وطن ہی میں مولانا سید عباسؒ اور مولانا محمد علی سے حاصل کی ۱۹۶۰ء میں دارالعلوم محمدیہ سرگودھا میں داخلہ لیا جہاں تین سال تک رہے بعدازاں مدرسہ مظہر العلوم کراچی تشریف لے گئے اور مولانا محمد زکریا سے اخذِ فیض کیا۔

میر مختار الاخیار

ولدیت : میر ابو سعید

وفات : ۱۱۳۷ھ/۱۷۲۲ء

مدفن : کریس

ابتدا میں شگر میں تھے پھر کریس میں تشریف لے گئے، آپ نے بائیس خانقاہیں اور بے شمار مساجد بنوائیں یہ خانقاہیں کریس، کورو، بلغار، تھلے، ڈوغنی، چھلو بالا، سرمو، سکسہ، پھڑوا، نر، سرمیک اور سینو وغیرہ میں ہیں۔

آپ نے شاہ سید محمد نوربخش (م ۸۶۹ھ) کی کتاب "الفقہ الاحوط (عربی) کی فارسی میں شرح لکھی جو "سراج الاسلام" کے نام سے مشہور ہے۔

ان سطور کے راقم کے پیشِ نظر یہ کتاب ۱۳۳۳ھ کو مطبع اعجاز حیدری متھرا میں چھپی ۶۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کا نام یوں ہے "کتاب لاجواب فقہ امامیہ نوربخش معروف بہ سراج الاسلام" اس کے قلمی نسخے بھی موجود ہیں جن پر سید نجم الدین ثاقب نبیرہ مترجم نے حاشیہ لکھا ہے اور بطور حوالہ شرح کلینی، من لایحضرہ الفقیہ، اعتقاد شیخ صدوق، شرائع الاسلام، وسائل الشیعہ، مجالس المؤمنین، تفسیر منہج الصادقین، استبصار اور جامع عباسی جیسی مشاہیر کتب شیعہ کے نام لکھے ہیں۔

مراد علی نوری (ایم اے فارسی)

ولدیت : ابراہیم حسنین

ولادت : ۴ مئی ۱۹۵۴ء

کرس بلتستان میں پیدا ہوئے تمام تر تعلیم مدرسہ جعفریہ کراچی میں اخوند محمد ابراہیم، اخوند مہدی علی اور آقای سلطانی سے حاصل کی سند فراغ حاصل کرنے کے بعد نوربخشی طلباء کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کی کوشش کی آجکل کرس ہی میں قیام ہے۔

قاری شکور علی انور

سکونت : مسجد نوربخشیہ گلگت

کورو۔ کرس میں پیدا ہوئے اہلسنت کے مدارس میں دینی تعلیم حاصل کی آجکل گورنمنٹ ہائی سکول گلگت میں مدرس ہیں اپنی بساط بھر دینی تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

سید نواز حسین ایم اے

ولدیت : سید حسن

ولادت : ۲۰ اپریل ۱۹۶۳ء

گلاب پور شگر میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۹ء کو دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں داخلہ لیا جہاں مفتی سید شجاعت علی قادری، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول سعیدی اور پروفیسر منیب الرحمٰن سے اخذِ فیض کیا ۱۹۸۵ء کو دورۂ حدیث پڑھا، ۱۹۸۶ء کراچی بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۰ء کو بی ایڈ اور ۱۹۹۱ء کو ایم اے (اسلامیات) کے امتحانات پاس کئے آجکل گورنمنٹ ہائی سکول گلاب پور میں ٹیچر ہیں اور خانقاہ گلاب پور میں امام جمعہ و جماعت ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ اپنی تعلیم کو آگے ہی کی طرف بڑھاتے رہیں گے۔

میر یحییٰ

ولدیت : میر ابو سعید

مدفن : شگر

آپ نے سات خانقاہیں شگر خاص، چھورکا، حشوپی، الچوڑی، گلاب پور اور وزیر پور میں اور چودہ مساجد تعمیر کروائیں۔

علمای امامیہ اسماعیلیہ

ثناء اللہ

وفات : ۱۹۸۳ م

مدفن : بلتت

بلتت کے رہنے والے تھے فارسی گرامر کے ماہر تھے فارسی کے بہترین شاعر تھے۔

سیّد جلال علی شاہ

ولدیت : سیّد شاہ کلاں ثانی (م ۱۸۹۲ م)

آپ انتہائی عالم و فاضل تھے تین کتابوں کے مصنف تھے

- ○ فضیلت نامہ
- ○ فقر نامہ
- ○ ہدایت نامہ*

شہزادہ سلطان

ولادت : ۱۹۳۱ م

وفات : ۱۹۹۱ م

گلمت کے رہنے والے تھے میر جمال خان کے کزن تھے، عربی و فارسی ہر دو زبانوں کے ماہر تھے۔

شیر احمد

ولدیت : آغا شیر

ولادت : ۲۵ جنوری ۱۹۴۳ م

رحیم آباد ۔ ھنزا میں پیدا ہوئے، جیّد اساتذہ سے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی، آجکل مصروف

* فدا علی ایثار ۔ شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی دعوت، صفحہ ۴۵، طبع گلگت۔

تبلیغ ہیں، مندرجہ ذیل تین مقالات کے مصنف ہیں:

مقامِ انسانیت

ناصر خسرو کی علمی تبدیلی ـ ملاقات امام کے بعد

علم دین

عبداللہ جان ایم اے

کریم آباد۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے ۱۹۶۱ کو میٹرک، ۱۹۷۳م کو پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کیا، کچھ عرصے مدرس رہے بعد ازاں ۱۹۷۴م سے اپنے آپ کو دینی خدمات کے لئے وقف کیا، جامعہ کراچی سے ایم اے (اسلامیات) کیا، کراچی ہی میں اسماعیلی مشن کی طرف سے دو سالہ دینی تربیت سے فیضیاب ہوتے گلگت واپسی پر اسماعیلی جماعت کی طرف سے دینی مدارس کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی آجکل آپ "شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی دعوت" پر کام کر رہے ہیں★، آپ کا ایک مقالہ "اسماعیلی ادب میں مناقب کا مقام" نامی کتاب میں بعنوان "مناقب اور اسلامی و اسماعیلی ادب" چھپا ہے★★.

علی قنبر

ولادت : ۱۸۵۲م

وفات : ۱۹۵۲م

مدفن : التت

نگر۔ گلگت میں شیعہ اثنا عشریوں کے مدارس میں تعلیم حاصل کی نہایت سریلی آواز تھی.

★ شیر باز علی خان برچہ۔ تذکرہ اہلِ قلم وشعرائے گلگت، صفحہ ۸۴.

★★ اسماعیلی ادب میں مناقب کا مقام صفحہ ۲۰ طبع کراچی.

غلام الدین غلاّم

ولادت : ۱۵ دسمبر ۱۹۲۴ء

حضور مکھی الواعظ غلام الدین۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مذہبی تعلیم حاصل کی، او۔ٹی کی سند حاصل کرنے کے بعد محکمۂ تعلیم سے منسلک ہو گئے، شیعہ امامی ریجنل کونسل کے خازن اور لوکل کونسل کے ممبر بھی رہے، صاحبِ دیوان ہیں۔ مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں :

- مجلس المعرفت
- حدودِ دین
- دیوانِ کریمی
- علمہ۔ بھمول۔ اسماعیلی مروجہ دعا کا بروشسکی ترجمہ
- قرآنِ پاک کے پہلے دو پاروں کا بروشسکی ترجمہ*
- ہفت دَور نورالٰہی

نمونۂ کلام :

چار روزہ زندگی میں بندگی کا مشغلہ
چلتا رہتا ہے سدا دنیا و دین کا سلسلہ
کس طرف سے لو چلی ہے کیا تمہیں معلوم ہے
کیا قیامت آگئی برپا ہوا ہے غلغلہ
اپنی ماہیت سے غافل ہر بشر چلتا رہا
خود کو سمجھا ہی نہیں ہے عکسِ نفسِ واحدہ

* سید عالم۔ شمالی علاقہ جات کے لسانی ادب کا جائزہ، صفحہ ۱۴۸۔

دعوتِ اسلام ہے معروف و منکر میں تمیز
آگے ہوگا محفل دنیا و دیں کا مرحلہ
ہفت اعضائے رئیس عقل کے تابع ہوتے
ربع مسکون میں رہے یوں دینِ حق کا تسمیہ
عاجزی و خاکساری سیکھ لے تو اے غلام
مت سمجھ تو زندگی کے مشغلہ کو زمزمہ ★

فدا علی ایثار

ولدیت : صادر علی

ولادت : ۱۹۴۴ء

کریم آباد۔ ھنزہ میں پیدا ہوئے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد علامہ محمد دارا بیگ سے اخذ فیض کیا۔ ۱۹۷۰ء کو فاضل فارسی کا امتحان پاس کیا، شاہ کریم ہاسٹل گلگت میں چھ سال تک دینی معلّم کے طور پر تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دیئے ۱۹۷۲ء سے شیعہ امامی اسماعیلی طریقہ بورڈ برائے پاکستان سے منسلک رہے تاحال شمالی علاقہ جات میں انچارج شعبہ واعظین کے عہدہ پہ کام کر رہے ہیں انتہائی خوش خلق ہیں، صاحبِ معلومات ہیں۔

تصانیف :

- شجرۂ امامت ، ائمہ اسماعیلی کا منظوم ترجمہ
- جواہر حکمت ، منتخب اشعار ناصر خسرو کا ترجمہ
- نُور بصیرت ، منتخب اشعار ناصر خسرو کا ترجمہ و شرح
- کلام پیر ناصر خسرو حصّہ اوّل و دوم کا ترجمہ
- شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی دعوت۔ ایک تاریخی جائزہ

★ محمد امین ضیاء۔ شمالی علاقے کا اُردو ادب، صفحہ ۲۹۲۔

○ ارمغان ایثار۔ اردو، فارسی و بروشسکی (غیر مطبوعہ)
○ خطبات ایثار (غیر مطبوعہ)
○ خطاباتِ عالیہ۔ فارسی سے ترجمہ ۔ سید شہاب الدین شاہ الحسینی کی کتاب کا ترجمہ
○ اسماعیلی ادب میں مناقب کا پس منظر

شعر و شاعری سے بھی شغف ہے
نمونۂ کلام:

پائندہ زمانے میں ہے پیغام محمدؐ	غالب ہے ہر اکرام پہ اکرام محمدؐ
اک ان کی نگاہوں سے بنی خاک بھی سونا	شاہوں پہ شرف رکھتے ہیں خدام محمدؐ
آنکھوں سے محمدؐ کی چھلکتی ہے مئے نور	ہیں مست ہوا پی کے وہی جام محمدؐ
واللیل کی تفسیر اگر زلف بنی ہے	والشمس ہے بس عارض گلزار محمدؐ
وہ آکے ہمیں زیست کے انداز سکھا ہیں	ہم تو ہیں فقط تابع احکام محمدؐ
ایثار ذرا آکے سر اپنا تو جھکا لے	باصد ادب و عجز سر گام محمدؐ ★

فدائیؔ، وزیر محمدؐ دارا بیگ

ولدیت : محمد رضا بیگ
ولادت : دسمبر ۱۹۰۸م
وفات : ۱۹۸۰م

بلتت۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے دینی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل کی بعد ازاں گلگت مڈل سکول سے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی عرصہ چار سال تک برطانوی قونصل خانہ کاشغر میں ترجمان کی حیثیت سے رہے آپ فارسی، ترکی اور اردو پر کمال دسترس رکھتے تھے، ۱۹۵۲م کو حضرت سلطان محمدؐ شاہ (م ۱۹۵۷م) نے آپ کو ناصر الدعوۃ کا عہدۂ جلیلہ عطا فرمایا۔

★ محمد امین ضیاء۔ شمالی علاقے کا اردو ادب، ص ۳۰۴۔

موجودہ امام کریم آغا خان نے آپ کو چیف مفتی کا لقب دیا۔
علامہ نصیر الدین نصیرؔ، عزیز اللہ نجیبؔ اور فدا علی ایثارؔ آپ کے شاگردوں میں ہیں، آپ اردو و فارسی کے شاعر بھی تھے، فدائیؔ تخلص تھا۔ نمونۂ کلام:

مہ سماء سعادت و فضل رحمانی — چراغ راہ ہدایت و لطف سبحانی
سپہر علم و عمل آفتاب فضل و مہر — همای اوج کمالات شاہ بو المعانی
ہزار و سیصد و پنجاہ و چار بد هجری — کشید رخت حیاتش ز عالم فانی
نہاد بر دل احباب خویشتن صد داغ — گزاشت رنج و فراقش بہ ہم ماہی
نہال گلشن یعقوب شاہ عالی جاہ — دو نور دیدہ شہزادہ لیث زیبائی
تمام شد چو سی و ہشت سال عمر شریف — بداد پیک اجل این صدا بناگاہی
کہ ای بلند نظر شاہباز قدسی مقام — بیا کہ تو نئی شایان کا یک خاکی۔
مناقب شہ و تاریخ فوت شرح فراق — عیاں نمود فدائیؔ بہ چند اشعاری*

محمد غلام

ولدیت: عبد الباقی
ولادت: ۱۹۳۲م

گلمت** ۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے دینی تعلیم علی قنبر آف التت***، ثناء اللہ (جو قدرت اللہ بیگ کے

---

* شیر باز علی خان برچہ ۔ تذکرۂ اہل قلم و شعرائے گلگت صفحہ ۱۳۱۔

** گلمت ۔ ہنزہ کا خوبصورت ترین علاقہ چاروں سے برف پوش پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے، سلیم خان نے گلمت کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں ہیں:

گلی گلمت چہ خوش است کہ با درختان بلند — تا خاک مرواری خوش ہمہ قند
عجب زیب و عجب زیباست گلمت — عجائب دلپسند آراست گلمت

*** مقامی زبان میں التت کا مطلب پائین اور بلتت کا مطلب بالا ہے۔

کزن تھے) اور شہزادوں سلطان خان سے حاصل کی ۱۹۵۴ء کو خلیفہ مقرر ہوئے، ۱۹۶۹ء کو کامڑیا اور چودہ سال تک مکھی بعد ازاں حضور مکھی کا لقب دیا گیا آج کل گلمت ہی میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

نجیب، عزیز اللہ

خیر آباد۔ ہنزہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد بھی عالمِ دین تھے اس وقت کی مروجہ دینی کتب اپنے والد سے پڑھیں، ۱۹۶۲ء کو معروف عالمِ دین محمد دارا بیگ المعروف بابا جان مرحوم کی شاگردی اختیار کی، ۱۹۷۰ء کو فاضل فارسی کا امتحان پاس کیا، ۱۹۷۹ء کو ایم اے کی سند حاصل کی، ۱۹۸۱ء کو ایل ایل بی کی ڈگری لی اور عربی میں ڈپلومہ حاصل کیا۔*

آپ نے خود کو دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے آپ دو کتابوں کے مصنف ہیں:

- حسن صباح۔ حقیقت اور افسانے**
- گلدستۂ مناقب (بروشسکی)

شعر و شاعری سے بھی شغف رکھتے ہیں نجیبؔ تخلص ہے

نمونۂ کلام:

حسن رنگینی کی خاطر آہ و زاری کب تلک — ہم نوا غیروں پہ چشم غم گساری کب تلک
خونِ دل سے گلشنِ امید کو سیراب رکھ — ابرِ باراں سے چمن کی آبیاری کب تلک

---

* شیر باز علی خان برچہ۔ تذکرۂ اہلِ قلم و شعرائے گلگت، صفحہ ۹۰۔

** حسن بن صباح سلسلہ اسماعیلیہ کے داعی و مبلغ تھے ان کی طرف بہت سی باتوں کا انتساب نادرست ہے مثلاً یہ کہ نظام الملک اور حسن ہم جماعت تھے کیونکہ حسن کی پیدائش ۴۳۰ھ اور ۴۴۴ھ کے درمیان بتائی گئی ہے جبکہ نظام الملک ۴۰۸ھ میں پیدا ہوئے اس لئے ان کا ہم جماعت ہونا ←

ابن آدم مست تر، آزادتر، بے باک تر
اے خدا اس دھر میں یہ لوٹ ماری کب تلک
کیوں نہ ہوں اب خوگر یاد خزاں اے عندلیب
فصل گُل کی آہ وزاری اشکباری کب تلک
آزما کر دیکھ لو اب پنجۂ خارا شکن
ساتھیو! یہ نالہ بے روزگاری کب تلک ★

نصیر الدین نصیر ھونزائی

ولدیت : خلیفہ حب علی

ولادت : مئی ۱۹۱۷ء

سکونت : کاشانۂ حکمت، ویسٹ کراچی ۳

آپ کا پہلا نام "پرتوِ شاہ" ہے "شاہ" اسمٰعیلی اصطلاح میں امام معصوم علیہ السّلام کو کہتے ہیں حیدر آباد (ہنزہ) گلگت میں پیدا ہوئے باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرسکے جو پڑھا خود بغیر استاذ کے پڑھا

← انتہائی مشکل ہے

اسی طرح اس بات کی شہرت کہ وہ اپنے مریدوں کو حشیش (بھنگ، پلا کر میدانِ جنگ میں بھیجتے تھے تاکہ دشمن پر بھاری رہیں مگر ہمیں یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ بھنگ پینے والے انتہائی بزدل ہوجاتے ہیں شاید وہ کسی اور قسم کی حشیش ہوگی جس کو پی کر انسان بہادر ہو جاتا ہو، اسی طرح فرضی جنّت و دوزخ اور حور و غلمان۔ ان باتوں کا ذکر ان کے مخالف معاصر مؤرخین نے بھی نہیں کیا سب سے پہلے جس نے ان من گھڑت اور بے سند باتوں کا ذکر کیا وہ مارکو پولو ہے حسن کا انتقال ۵۱۸ھ میں ہوا جبکہ مارکو پولو اس علاقے میں ۶۷۳ھ/۱۲۷۳ء کو آیا۔

تفصیلات کے لئے دیکھئے:

○ حسن صباح۔ حقیقت اور افسانے از عزیز اللہ نجیب، طبع کراچی۔
○ سیدنا حسن بن صباح۔ از شیخ محمد اقبال ایم اے، طبع کراچی۔
○ حسن بن صباح، از پروفیسر جواد المستقطی ترجمہ از جون ایلیاء، طبع کراچی۔

★ محمد امین ضیاء۔ شمالی علاقہ جات کا اردو ادب (حصۂ نظم) صفحہ ۳۳۴ طبع گلگت۔

گلستان و بوستان سعدی، دیوانِ حافظ اور مثنوی مولانا روم کے عاشق تھے اس کے علاوہ حکیم ناصر خسرو (م ۱۰۸۸م) کی کتابوں سے بھی خاص شغف تھا کچھ عرصے ایک سکول میں بطور مدرس کام کیا، چین اور کنیڈا وغیرہ کا سفر کر چکے ہیں اردو، فارسی اور بروشسکی کے بہترین شاعر ہیں، ڈیڑھ سو کے قریب کتابوں کے مصنّف، مؤلف اور مترجم ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔ سلسلہ نور امامت ۲۔ میزان الحق

۳۔ مفتاح الحکمت ۴۔ فلسفہ دعا

۵۔ مطلوب المؤمنین ۶۔ قرآنی علاج

۷۔ ترجمہ وجہ دین (فارسی) از حکیم ناصر خسرو

۸۔ ثبوتِ امامت ۹۔ جوانمردی

۱۰۔ پیر ناصر خسرو اور رھبانیت ۱۱۔ تجہیز و تکفین

۱۲۔ ایثار نامہ ۱۳۔ امام شناسی

۱۴۔ ذکرِ الٰہی ۱۵۔ نورِ عرفان

۱۶۔ حقیقی دیدار ۱۷۔ آٹھ سوال کے جوابات

۱۸۔ رموز روحانی ۱۹۔ پنج مقالہ (پانچ حصے)

۲۰۔ قرآن اور روحانیت ۲۱۔ معراجِ روح

۲۲۔ قرآن اور نورِ امامت ۲۳۔ گلشن خودی

۲۴۔ حروف مقطعات ۲۵۔ علم کے موتی

۲۶۔ گنج گرانمایہ ۲۷۔ میوۂ بہشت

۲۸۔ جواہر معارف (فارسی)

مندرجہ بالا تمام کتابیں نثری صورت میں ہیں جبکہ منظومات ان کے علاوہ ہیں:

۲۹۔ نغمۂ اسرافیل (بروشسکی) ۳۰۔ منظومات نصیری (بروشسکی)

۳۱۔ دیوان نصیری
۳۲۔ کلیات نصیری
۳۳۔ آئینہ جمال (فارسی)

نمونۂ کلام:

مقصدِ کائنات کیا ہوگا — سرّ سرّ حیات کیا ہوگا
کب سے دونوں جہاں ہوئے قائم — پھر کبھی یہ ثبات کیا ہوگا
جز خدا کل شی تو ھالک — عالم شش جہات کیا ہوگا
کیا ہلاکت فنائے کل ہے — یا فنائے صفات، کیا ہوگا
ہے تصوّر میں کوئی ایسی مثال — منظرِ کائنات، کیا ہوگا
عدل و رحمت کا کیا تقاضا ہے — حق کا وہ التفات کیا ہوگا
معرفت ہی رہے گی یا عارف — یہ فقط ذات ذات کیا ہوگا
خود شناسی ہے گر فنائے انا — ماورائے ممات کیا ہوگا
معرفت کی کوئی بقا بھی ہے — ورنہ یہ ترّھات کیا ہوگا
کیا دراں حال بھی دوئی ہوگی — ہے کوئی ایسی بات، کیا ہوگا
کیا بتوں کو دکھائے جائیں گے — حال لات و منات، کیا ہوگا
حال مطلق جواب کلّی ہے — حال بعد وفات، کیا ہوگا
اپنے انجام کی خبر ہے نصیرؔ — سرِ سرِ نجات، کیا ہوگا*

* محمد امین ضیاء۔ شمالی علاقے کا اردو ادب (حصّہ نظم)، صفحہ ۶۔

مُصنّف کی دیگر تالیفات

- تذکرۂ علمای امامیہ پاکستان
- آثارِ چاپی شیعہ در شبہ قارہ
- آثارِ چاپی علیہ شیعہ در شبہ قارہ
- کفیلِ رسالتؑ
- تعلیماتِ قرآن و اہلبیتؑ
- پاکستانی اخبارات میں علامہ اقبال پر مقالات